

پنجابی ادب



ننگران
☆
صوفی لیس
خالد لا



چو لباس می ہے
آب کی
شخصیت آج اگر مرقی ہے
اور ابھیہ لباس کے لئے اعلیٰ پارچہ سات ضرورت ہے
اعلیٰ پائین، سر، لہا، وایل، لون، دلفریب ہرٹ اور بے
میلومات ارزاں قریح پر ہم سے دستیاب
ہو سکتے ہیں
ملالین، ورہیل، ہونگ، ہلزر، ٹولید، ٹراپیکل، کمبل، مفلر و قمر
ہماری مقبول عام مصنوعات ہیں
آب کی ضرورت کا ہم جس کا اویں اور سویں کپڑا
ہماری ملوں میں لپار ہوتا ہے
اور

کالوایں سباز دیو
۲۸ - ۲۹ - ۳۰ - ۳۱ - ۳۲ - ۳۳ - ۳۴ - ۳۵ - ۳۶ - ۳۷ - ۳۸ - ۳۹ - ۴۰ - ۴۱ - ۴۲ - ۴۳ - ۴۴ - ۴۵ - ۴۶ - ۴۷ - ۴۸ - ۴۹ - ۵۰ - ۵۱ - ۵۲ - ۵۳ - ۵۴ - ۵۵ - ۵۶ - ۵۷ - ۵۸ - ۵۹ - ۶۰ - ۶۱ - ۶۲ - ۶۳ - ۶۴ - ۶۵ - ۶۶ - ۶۷ - ۶۸ - ۶۹ - ۷۰ - ۷۱ - ۷۲ - ۷۳ - ۷۴ - ۷۵ - ۷۶ - ۷۷ - ۷۸ - ۷۹ - ۸۰ - ۸۱ - ۸۲ - ۸۳ - ۸۴ - ۸۵ - ۸۶ - ۸۷ - ۸۸ - ۸۹ - ۹۰ - ۹۱ - ۹۲ - ۹۳ - ۹۴ - ۹۵ - ۹۶ - ۹۷ - ۹۸ - ۹۹ - ۱۰۰ - ۱۰۱ - ۱۰۲ - ۱۰۳ - ۱۰۴ - ۱۰۵ - ۱۰۶ - ۱۰۷ - ۱۰۸ - ۱۰۹ - ۱۱۰ - ۱۱۱ - ۱۱۲ - ۱۱۳ - ۱۱۴ - ۱۱۵ - ۱۱۶ - ۱۱۷ - ۱۱۸ - ۱۱۹ - ۱۲۰ - ۱۲۱ - ۱۲۲ - ۱۲۳ - ۱۲۴ - ۱۲۵ - ۱۲۶ - ۱۲۷ - ۱۲۸ - ۱۲۹ - ۱۳۰ - ۱۳۱ - ۱۳۲ - ۱۳۳ - ۱۳۴ - ۱۳۵ - ۱۳۶ - ۱۳۷ - ۱۳۸ - ۱۳۹ - ۱۴۰ - ۱۴۱ - ۱۴۲ - ۱۴۳ - ۱۴۴ - ۱۴۵ - ۱۴۶ - ۱۴۷ - ۱۴۸ - ۱۴۹ - ۱۵۰ - ۱۵۱ - ۱۵۲ - ۱۵۳ - ۱۵۴ - ۱۵۵ - ۱۵۶ - ۱۵۷ - ۱۵۸ - ۱۵۹ - ۱۶۰ - ۱۶۱ - ۱۶۲ - ۱۶۳ - ۱۶۴ - ۱۶۵ - ۱۶۶ - ۱۶۷ - ۱۶۸ - ۱۶۹ - ۱۷۰ - ۱۷۱ - ۱۷۲ - ۱۷۳ - ۱۷۴ - ۱۷۵ - ۱۷۶ - ۱۷۷ - ۱۷۸ - ۱۷۹ - ۱۸۰ - ۱۸۱ - ۱۸۲ - ۱۸۳ - ۱۸۴ - ۱۸۵ - ۱۸۶ - ۱۸۷ - ۱۸۸ - ۱۸۹ - ۱۹۰ - ۱۹۱ - ۱۹۲ - ۱۹۳ - ۱۹۴ - ۱۹۵ - ۱۹۶ - ۱۹۷ - ۱۹۸ - ۱۹۹ - ۲۰۰ - ۲۰۱ - ۲۰۲ - ۲۰۳ - ۲۰۴ - ۲۰۵ - ۲۰۶ - ۲۰۷ - ۲۰۸ - ۲۰۹ - ۲۱۰ - ۲۱۱ - ۲۱۲ - ۲۱۳ - ۲۱۴ - ۲۱۵ - ۲۱۶ - ۲۱۷ - ۲۱۸ - ۲۱۹ - ۲۲۰ - ۲۲۱ - ۲۲۲ - ۲۲۳ - ۲۲۴ - ۲۲۵ - ۲۲۶ - ۲۲۷ - ۲۲۸ - ۲۲۹ - ۲۳۰ - ۲۳۱ - ۲۳۲ - ۲۳۳ - ۲۳۴ - ۲۳۵ - ۲۳۶ - ۲۳۷ - ۲۳۸ - ۲۳۹ - ۲۴۰ - ۲۴۱ - ۲۴۲ - ۲۴۳ - ۲۴۴ - ۲۴۵ - ۲۴۶ - ۲۴۷ - ۲۴۸ - ۲۴۹ - ۲۵۰ - ۲۵۱ - ۲۵۲ - ۲۵۳ - ۲۵۴ - ۲۵۵ - ۲۵۶ - ۲۵۷ - ۲۵۸ - ۲۵۹ - ۲۶۰ - ۲۶۱ - ۲۶۲ - ۲۶۳ - ۲۶۴ - ۲۶۵ - ۲۶۶ - ۲۶۷ - ۲۶۸ - ۲۶۹ - ۲۷۰ - ۲۷۱ - ۲۷۲ - ۲۷۳ - ۲۷۴ - ۲۷۵ - ۲۷۶ - ۲۷۷ - ۲۷۸ - ۲۷۹ - ۲۸۰ - ۲۸۱ - ۲۸۲ - ۲۸۳ - ۲۸۴ - ۲۸۵ - ۲۸۶ - ۲۸۷ - ۲۸۸ - ۲۸۹ - ۲۹۰ - ۲۹۱ - ۲۹۲ - ۲۹۳ - ۲۹۴ - ۲۹۵ - ۲۹۶ - ۲۹۷ - ۲۹۸ - ۲۹۹ - ۳۰۰ - ۳۰۱ - ۳۰۲ - ۳۰۳ - ۳۰۴ - ۳۰۵ - ۳۰۶ - ۳۰۷ - ۳۰۸ - ۳۰۹ - ۳۱۰ - ۳۱۱ - ۳۱۲ - ۳۱۳ - ۳۱۴ - ۳۱۵ - ۳۱۶ - ۳۱۷ - ۳۱۸ - ۳۱۹ - ۳۲۰ - ۳۲۱ - ۳۲۲ - ۳۲۳ - ۳۲۴ - ۳۲۵ - ۳۲۶ - ۳۲۷ - ۳۲۸ - ۳۲۹ - ۳۳۰ - ۳۳۱ - ۳۳۲ - ۳۳۳ - ۳۳۴ - ۳۳۵ - ۳۳۶ - ۳۳۷ - ۳۳۸ - ۳۳۹ - ۳۴۰ - ۳۴۱ - ۳۴۲ - ۳۴۳ - ۳۴۴ - ۳۴۵ - ۳۴۶ - ۳۴۷ - ۳۴۸ - ۳۴۹ - ۳۵۰ - ۳۵۱ - ۳۵۲ - ۳۵۳ - ۳۵۴ - ۳۵۵ - ۳۵۶ - ۳۵۷ - ۳۵۸ - ۳۵۹ - ۳۶۰ - ۳۶۱ - ۳۶۲ - ۳۶۳ - ۳۶۴ - ۳۶۵ - ۳۶۶ - ۳۶۷ - ۳۶۸ - ۳۶۹ - ۳۷۰ - ۳۷۱ - ۳۷۲ - ۳۷۳ - ۳۷۴ - ۳۷۵ - ۳۷۶ - ۳۷۷ - ۳۷۸ - ۳۷۹ - ۳۸۰ - ۳۸۱ - ۳۸۲ - ۳۸۳ - ۳۸۴ - ۳۸۵ - ۳۸۶ - ۳۸۷ - ۳۸۸ - ۳۸۹ - ۳۹۰ - ۳۹۱ - ۳۹۲ - ۳۹۳ - ۳۹۴ - ۳۹۵ - ۳۹۶ - ۳۹۷ - ۳۹۸ - ۳۹۹ - ۴۰۰ - ۴۰۱ - ۴۰۲ - ۴۰۳ - ۴۰۴ - ۴۰۵ - ۴۰۶ - ۴۰۷ - ۴۰۸ - ۴۰۹ - ۴۱۰ - ۴۱۱ - ۴۱۲ - ۴۱۳ - ۴۱۴ - ۴۱۵ - ۴۱۶ - ۴۱۷ - ۴۱۸ - ۴۱۹ - ۴۲۰ - ۴۲۱ - ۴۲۲ - ۴۲۳ - ۴۲۴ - ۴۲۵ - ۴۲۶ - ۴۲۷ - ۴۲۸ - ۴۲۹ - ۴۳۰ - ۴۳۱ - ۴۳۲ - ۴۳۳ - ۴۳۴ - ۴۳۵ - ۴۳۶ - ۴۳۷ - ۴۳۸ - ۴۳۹ - ۴۴۰ - ۴۴۱ - ۴۴۲ - ۴۴۳ - ۴۴۴ - ۴۴۵ - ۴۴۶ - ۴۴۷ - ۴۴۸ - ۴۴۹ - ۴۵۰ - ۴۵۱ - ۴۵۲ - ۴۵۳ - ۴۵۴ - ۴۵۵ - ۴۵۶ - ۴۵۷ - ۴۵۸ - ۴۵۹ - ۴۶۰ - ۴۶۱ - ۴۶۲ - ۴۶۳ - ۴۶۴ - ۴۶۵ - ۴۶۶ - ۴۶۷ - ۴۶۸ - ۴۶۹ - ۴۷۰ - ۴۷۱ - ۴۷۲ - ۴۷۳ - ۴۷۴ - ۴۷۵ - ۴۷۶ - ۴۷۷ - ۴۷۸ - ۴۷۹ - ۴۸۰ - ۴۸۱ - ۴۸۲ - ۴۸۳ - ۴۸۴ - ۴۸۵ - ۴۸۶ - ۴۸۷ - ۴۸۸ - ۴۸۹ - ۴۹۰ - ۴۹۱ - ۴۹۲ - ۴۹۳ - ۴۹۴ - ۴۹۵ - ۴۹۶ - ۴۹۷ - ۴۹۸ - ۴۹۹ - ۵۰۰ - ۵۰۱ - ۵۰۲ - ۵۰۳ - ۵۰۴ - ۵۰۵ - ۵۰۶ - ۵۰۷ - ۵۰۸ - ۵۰۹ - ۵۱۰ - ۵۱۱ - ۵۱۲ - ۵۱۳ - ۵۱۴ - ۵۱۵ - ۵۱۶ - ۵۱۷ - ۵۱۸ - ۵۱۹ - ۵۲۰ - ۵۲۱ - ۵۲۲ - ۵۲۳ - ۵۲۴ - ۵۲۵ - ۵۲۶ - ۵۲۷ - ۵۲۸ - ۵۲۹ - ۵۳۰ - ۵۳۱ - ۵۳۲ - ۵۳۳ - ۵۳۴ - ۵۳۵ - ۵۳۶ - ۵۳۷ - ۵۳۸ - ۵۳۹ - ۵۴۰ - ۵۴۱ - ۵۴۲ - ۵۴۳ - ۵۴۴ - ۵۴۵ - ۵۴۶ - ۵۴۷ - ۵۴۸ - ۵۴۹ - ۵۵۰ - ۵۵۱ - ۵۵۲ - ۵۵۳ - ۵۵۴ - ۵۵۵ - ۵۵۶ - ۵۵۷ - ۵۵۸ - ۵۵۹ - ۵۶۰ - ۵۶۱ - ۵۶۲ - ۵۶۳ - ۵۶۴ - ۵۶۵ - ۵۶۶ - ۵۶۷ - ۵۶۸ - ۵۶۹ - ۵۷۰ - ۵۷۱ - ۵۷۲ - ۵۷۳ - ۵۷۴ - ۵۷۵ - ۵۷۶ - ۵۷۷ - ۵۷۸ - ۵۷۹ - ۵۸۰ - ۵۸۱ - ۵۸۲ - ۵۸۳ - ۵۸۴ - ۵۸۵ - ۵۸۶ - ۵۸۷ - ۵۸۸ - ۵۸۹ - ۵۹۰ - ۵۹۱ - ۵۹۲ - ۵۹۳ - ۵۹۴ - ۵۹۵ - ۵۹۶ - ۵۹۷ - ۵۹۸ - ۵۹۹ - ۶۰۰ - ۶۰۱ - ۶۰۲ - ۶۰۳ - ۶۰۴ - ۶۰۵ - ۶۰۶ - ۶۰۷ - ۶۰۸ - ۶۰۹ - ۶۱۰ - ۶۱۱ - ۶۱۲ - ۶۱۳ - ۶۱۴ - ۶۱۵ - ۶۱۶ - ۶۱۷ - ۶۱۸ - ۶۱۹ - ۶۲۰ - ۶۲۱ - ۶۲۲ - ۶۲۳ - ۶۲۴ - ۶۲۵ - ۶۲۶ - ۶۲۷ - ۶۲۸ - ۶۲۹ - ۶۳۰ - ۶۳۱ - ۶۳۲ - ۶۳۳ - ۶۳۴ - ۶۳۵ - ۶۳۶ - ۶۳۷ - ۶۳۸ - ۶۳۹ - ۶۴۰ - ۶۴۱ - ۶۴۲ - ۶۴۳ - ۶۴۴ - ۶۴۵ - ۶۴۶ - ۶۴۷ - ۶۴۸ - ۶۴۹ - ۶۵۰ - ۶۵۱ - ۶۵۲ - ۶۵۳ - ۶۵۴ - ۶۵۵ - ۶۵۶ - ۶۵۷ - ۶۵۸ - ۶۵۹ - ۶۶۰ - ۶۶۱ - ۶۶۲ - ۶۶۳ - ۶۶۴ - ۶۶۵ - ۶۶۶ - ۶۶۷ - ۶۶۸ - ۶۶۹ - ۶۷۰ - ۶۷۱ - ۶۷۲ - ۶۷۳ - ۶۷۴ - ۶۷۵ - ۶۷۶ - ۶۷۷ - ۶۷۸ - ۶۷۹ - ۶۸۰ - ۶۸۱ - ۶۸۲ - ۶۸۳ - ۶۸۴ - ۶۸۵ - ۶۸۶ - ۶۸۷ - ۶۸۸ - ۶۸۹ - ۶۹۰ - ۶۹۱ - ۶۹۲ - ۶۹۳ - ۶۹۴ - ۶۹۵ - ۶۹۶ - ۶۹۷ - ۶۹۸ - ۶۹۹ - ۷۰۰ - ۷۰۱ - ۷۰۲ - ۷۰۳ - ۷۰۴ - ۷۰۵ - ۷۰۶ - ۷۰۷ - ۷۰۸ - ۷۰۹ - ۷۱۰ - ۷۱۱ - ۷۱۲ - ۷۱۳ - ۷۱۴ - ۷۱۵ - ۷۱۶ - ۷۱۷ - ۷۱۸ - ۷۱۹ - ۷۲۰ - ۷۲۱ - ۷۲۲ - ۷۲۳ - ۷۲۴ - ۷۲۵ - ۷۲۶ - ۷۲۷ - ۷۲۸ - ۷۲۹ - ۷۳۰ - ۷۳۱ - ۷۳۲ - ۷۳۳ - ۷۳۴ - ۷۳۵ - ۷۳۶ - ۷۳۷ - ۷۳۸ - ۷۳۹ - ۷۴۰ - ۷۴۱ - ۷۴۲ - ۷۴۳ - ۷۴۴ - ۷۴۵ - ۷۴۶ - ۷۴۷ - ۷۴۸ - ۷۴۹ - ۷۵۰ - ۷۵۱ - ۷۵۲ - ۷۵۳ - ۷۵۴ - ۷۵۵ - ۷۵۶ - ۷۵۷ - ۷۵۸ - ۷۵۹ - ۷۶۰ - ۷۶۱ - ۷۶۲ - ۷۶۳ - ۷۶۴ - ۷۶۵ - ۷۶۶ - ۷۶۷ - ۷۶۸ - ۷۶۹ - ۷۷۰ - ۷۷۱ - ۷۷۲ - ۷۷۳ - ۷۷۴ - ۷۷۵ - ۷۷۶ - ۷۷۷ - ۷۷۸ - ۷۷۹ - ۷۸۰ - ۷۸۱ - ۷۸۲ - ۷۸۳ - ۷۸۴ - ۷۸۵ - ۷۸۶ - ۷۸۷ - ۷۸۸ - ۷۸۹ - ۷۹۰ - ۷۹۱ - ۷۹۲ - ۷۹۳ - ۷۹۴ - ۷۹۵ - ۷۹۶ - ۷۹۷ - ۷۹۸ - ۷۹۹ - ۸۰۰ - ۸۰۱ - ۸۰۲ - ۸۰۳ - ۸۰۴ - ۸۰۵ - ۸۰۶ - ۸۰۷ - ۸۰۸ - ۸۰۹ - ۸۱۰ - ۸۱۱ - ۸۱۲ - ۸۱۳ - ۸۱۴ - ۸۱۵ - ۸۱۶ - ۸۱۷ - ۸۱۸ - ۸۱۹ - ۸۲۰ - ۸۲۱ - ۸۲۲ - ۸۲۳ - ۸۲۴ - ۸۲۵ - ۸۲۶ - ۸۲۷ - ۸۲۸ - ۸۲۹ - ۸۳۰ - ۸۳۱ - ۸۳۲ - ۸۳۳ - ۸۳۴ - ۸۳۵ - ۸۳۶ - ۸۳۷ - ۸۳۸ - ۸۳۹ - ۸۴۰ - ۸۴۱ - ۸۴۲ - ۸۴۳ - ۸۴۴ - ۸۴۵ - ۸۴۶ - ۸۴۷ - ۸۴۸ - ۸۴۹ - ۸۵۰ - ۸۵۱ - ۸۵۲ - ۸۵۳ - ۸۵۴ - ۸۵۵ - ۸۵۶ - ۸۵۷ - ۸۵۸ - ۸۵۹ - ۸۶۰ - ۸۶۱ - ۸۶۲ - ۸۶۳ - ۸۶۴ - ۸۶۵ - ۸۶۶ - ۸۶۷ - ۸۶۸ - ۸۶۹ - ۸۷۰ - ۸۷۱ - ۸۷۲ - ۸۷۳ - ۸۷۴ - ۸۷۵ - ۸۷۶ - ۸۷۷ - ۸۷۸ - ۸۷۹ - ۸۸۰ - ۸۸۱ - ۸۸۲ - ۸۸۳ - ۸۸۴ - ۸۸۵ - ۸۸۶ - ۸۸۷ - ۸۸۸ - ۸۸۹ - ۸۹۰ - ۸۹۱ - ۸۹۲ - ۸۹۳ - ۸۹۴ - ۸۹۵ - ۸۹۶ - ۸۹۷ - ۸۹۸ - ۸۹۹ - ۹۰۰ - ۹۰۱ - ۹۰۲ - ۹۰۳ - ۹۰۴ - ۹۰۵ - ۹۰۶ - ۹۰۷ - ۹۰۸ - ۹۰۹ - ۹۱۰ - ۹۱۱ - ۹۱۲ - ۹۱۳ - ۹۱۴ - ۹۱۵ - ۹۱۶ - ۹۱۷ - ۹۱۸ - ۹۱۹ - ۹۲۰ - ۹۲۱ - ۹۲۲ - ۹۲۳ - ۹۲۴ - ۹۲۵ - ۹۲۶ - ۹۲۷ - ۹۲۸ - ۹۲۹ - ۹۳۰ - ۹۳۱ - ۹۳۲ - ۹۳۳ - ۹۳۴ - ۹۳۵ - ۹۳۶ - ۹۳۷ - ۹۳۸ - ۹۳۹ - ۹۴۰ - ۹۴۱ - ۹۴۲ - ۹۴۳ - ۹۴۴ - ۹۴۵ - ۹۴۶ - ۹۴۷ - ۹۴۸ - ۹۴۹ - ۹۵۰ - ۹۵۱ - ۹۵۲ - ۹۵۳ - ۹۵۴ - ۹۵۵ - ۹۵۶ - ۹۵۷ - ۹۵۸ - ۹۵۹ - ۹۶۰ - ۹۶۱ - ۹۶۲ - ۹۶۳ - ۹۶۴ - ۹۶۵ - ۹۶۶ - ۹۶۷ - ۹۶۸ - ۹۶۹ - ۹۷۰ - ۹۷۱ - ۹۷۲ - ۹۷۳ - ۹۷۴ - ۹۷۵ - ۹۷۶ - ۹۷۷ - ۹۷۸ - ۹۷۹ - ۹۸۰ - ۹۸۱ - ۹۸۲ - ۹۸۳ - ۹۸۴ - ۹۸۵ - ۹۸۶ - ۹۸۷ - ۹۸۸ - ۹۸۹ - ۹۹۰ - ۹۹۱ - ۹۹۲ - ۹۹۳ - ۹۹۴ - ۹۹۵ - ۹۹۶ - ۹۹۷ - ۹۹۸ - ۹۹۹ - ۱۰۰۰

کالوایں سباز دیو
کالوایں سباز دیو
اسیدھیل آباد (ملتان)

بسم اللہ

SERIES M
First Prize Rs. 20,000 — 285100
Second Prize Rs. 2,000 — 150000
Third Prize Rs. 500 — 180000
Fourth Prize Rs. 1,000 each
At 70, 047108 and 024107
Ten Prizes of Rs. 500 each
047130 047131 047132 047133

L. Series
Rs. 7,500 — Bond No. 485214
Rs. 2,500 — Bond No. 149554
Three prizes of Rs. 1000



انعامی نمبروں کی تلاش !

ہر قمرہ اندازی میں ہزاروں لیونڈ پر لاکھوں روپے تقسیم کئے جاتے ہیں۔ انعامی نمبروں کی فہرست ضرور دیکھئے۔ جو سکتا ہے کہ آپ کا لیونڈ بھی اس میں شامل ہو۔ انعامی نمبروں کی فہرست کے ترک کوئی بات نہیں۔ جو سکتا ہے آئندہ قمرہ اندازی میں آپ انعام حاصل کریں۔ بشرطیکہ آپ اپنا لیونڈ فروخت نہ کریں۔

دس روپے والے لیونڈ پر ہر قمرہ اندازی میں ۲۰,۰۰۰ روپے سے ۱۰ روپے تک کے انعامات حاصل کر سکتے ہیں۔

اپنے لیونڈ اپنے پاس رکھیے۔ ایک دن خوش قسمتی آپ کا ساتھ دے گی

بچے کو سنا دینا
بچے کو دیکھنے
اپنے وطن کو

انعامی لیونڈ

وطن کی مشرف اور خدمتِ ملت کے لئے

مشکور مشہور ہیئتوں اور نو انجمنوں سے دستیاب ہیں

راتاں ہنیریاں کی نوں ڈر آوے
پچھی لے کے آجا مڑا !

ملک دسے جوان سال شاعر "اے مشاد" دیاں نکلاں دا مجموعہ

راتاں ہنیریاں

جیسے کہ وہی کابیاں راتاں ہی نہیں مٹی ووصیاتی دی اے ۔ درود و تہذیب دے داخل ای نہیں ، پدوں
نال ہیا ران دی نہیں نویاں دیاں ہواں ، نویاں نکلاں ، نویاں سوچاں ، پچھلے طریقے نال کتاب چھپ گئی اے
مکتبہ پنجابی ادب سنت نگر - لاہور

پنجابی افسانوی ادب کے وچ آکے وادھا

کچ دی گڈی

حنیفہ چودھری دیاں کہانیاں

جیسے کہ وہی وچ وچوڑے دی آگ پیار دی ملک ، میری دامن نے غریبی دا دکھ دیناں دیاں
تے پراپاں دیاں پیار اے تہیہ دی کہانی کہانی اے ۔ مانی آکھ دے ہنجواں دے
تے ہنجواں دے ہاں ساڈوں متاثر ہیتے ہنیر نہیں رہتے ۔

کس ۲ روپے

مکتبہ - پنجابی ادب - سنت نگر - لاہور

پنجابی ادب دے کچھ داناں
ایس پرچے وچ

مضمون
۴

۵

۱۰

۱۴

۳۱

۳۶

۴۵

۲۳

۲۳

۲۳

۲۵

۲۵

۲۶

۳۴

۲۸

۲۵

۳۰

۵۶

۵۱

۵۲

۵۳

پنجابی ادب لایو

جلد ۱ مئی ۱۹۶۶ء شاہ ۵

نگران
صوفی ہستم

ایڈیٹر
خالد لاہوری

کتاب پرچہ ۵۰ روپے

۶ روپے

پنجابی ادب - سنت نگر - لاہور

پیشہ ورانہ اشاعتیں - طابع و نقوش پریس لاہور

پہلی گل

● مجلس شاہ حسین نے اپنی پیر مشہور سونی شاہ حضرت ماحو لال حسین دی یاد وچ پارہاٹ لاپور وچ رونق لائی دیکھیاں۔ گراہی امید آباد، ایشاور، مٹاں، گوجرانوالہ، جھنگ، جہلم تے دوہڑ لغاواں توں پنجابی دے ادبیاں تے شاہوں توں وکھ دوہیاں تہاں جیویں جنگلی دے جی چتو اردو دے شاعراں ادبیاں میلہ شاہ حسین وچ شرکت کیتی۔ ایہو ای نہیں مشرقی پاکستان دی تانگائی نئی ٹسکا کہوں مس حیدر رؤف دی آئیاں ہوئیاں سن۔ مغربی پاکستان دے وزراء جیویں میر غلام قادر آف مس بید، محمد حسین خان وکھ تے ملک خدا بخش کچھ ہوریاں مجلس دلوں کیتے کئے جن پروگراماں دیاں مذاکراتاں کیتیاں۔

ایہناں پروگراماں توں کامیاب بنان لئی جتے مجلس دے ہواں دن رات محنت کیتی تھی اوہناں پنجابی پراسیڈیاں دا ناں نہ لینا دی وجیہ ہووے گی جیہناں نے اس میلہ توں کامیاب بیان لئی سنجہ گ کے مالی مدد دتی۔ ایہناں وجوں پہلے قانونی مشین دا ناں سوہیاں وچ اسے جیہناں ہ ہزار روپیہ نقد تے قانونی ٹیکسٹائل دے میاں نمبر دے ہوریاں نے دوہڑ نقد تے ۱۰۰ روپے دا اشتہار دتا۔

● "پنجابی ادب" پڑھن والے سکین ایس پرچہ وچ اک نوواں وادھا دیکھن لے۔ اوہ ایہہ کہ پچھاواں دے نال نال کجھ کھاریاں دے فن دا گہارت دی دتا ہویا تے اگے توں دی ایہہ سلسلہ چاکو رہوے گا۔ کھاری جہناں توں چاہیدا اے کہ اوہ اپناں دو توں وکھ پچھاواں گھنیا کرن تاں جے ہر اک بارے تہارت لکھوایا جائے۔

● سبناں توں ایہہ پڑھ کے ودھیرے خوشی ہووے گی کہ مشہور کارٹونسٹ قاضی احمد علی "پنجابی ادب" توں ہر چیتے چار کارٹوناں دی اک ٹرکی دین دا وعدہ کیتا اے۔ ایہ سلسلہ ایسین ہون مشق دے پرچے توں شروع کر دسہ آں۔

● شاہ حسین لہری لئی کجھ سبناں ماحو لال حسین ہوریاں دیاں گافیاں دے لہو تہرے گھلے سس پر ہوریاں شامل نہ کیتے جائے۔ کجھ تہرے ایس ایس پرچہ وچ دے سہ آں تہاں تہرے ہوریاں دیاں دھاریاں

افریشیائی اتحاد تے پاکستان

ڈاکٹر عبد السلام خورشید

پچھ ویاں سلسل وچ دنیا جکتے دی جتے پتی گئی اے۔ تائیچ بدل گئی اے جغرافیہ بدل گیا اے۔ سیاست بدل گئی اے تے میشت نے دی توں روپ دھار لیا اے۔ ایہناں انقلابی ویاں وچ کجھ سارے قریب قریب مر گیا اے تے اک توں سارے لے تم لے لیا اے۔ تہاں وکھ توں آزاد ہو گئیاں نیں۔ ایہناں وچ پیس جیہا ملک دی اسے جیہی آبادی تہرے کوڑ دے تہرے تہرے اے تے ایہی ملک دی نیں جتے دور دور تیکر نہ بندہ بندا اے نہ بندے دا رات سبناں وچ افریشیا، ہندوستان تے پاکستان جیہ ملک دی میں جیہناں دی میشت بدل گئی تے کھوسکدی اے۔ تے ان گہرت ایہی ملک دی میں جیہناں کول ایسے پیسے دی جیہ کہ سارے کول سکین یا توں دی ہور دی وچ شام ہون لئی چندہ دے سکین۔ اک ملک ایہی دی اسے جیہے شاہی مل وچ کئی فون دی نیں۔ تے ہاں دی دنیا دا مال مالن لئی کدی کدی اک ملک دے ملک وچ جیہی باندا اے۔ افریقہ دا تھک دیکھو تاں تہاں توں ملکاں دیاں سرسراں سبناں وچ تہاں توں گئیاں۔ ایہہ وکھ قدرت لے نہیں کیتی پہلی صدی وچ سارے مائٹاں تے ہداف تھک دیاں تھیں۔ مہیاں تھک دیاں تھیں۔ ایہناں ملاقیاں وچ توں دیاں تے اپے آپ لوں قوم کرا۔ تے ہد آدھی مل تاں ایہہ توں وکھ وکھ ملکاں دے روپ وچ سامنے آ گئیاں۔ تے جیسے ہی مجلس دی گھلاں سپہ گئیاں۔ مہوالی قوم چار ملکاں وچ وکھ گئی۔ تے ہاس کالج قوم توں ملک وچ۔ تے سوہا قید چار ملکاں وچ وکھ گیا۔ وطنیت دی لہر دا اثر دیکھو کہ ایہہ ملک تے توں توں تیار نیں۔ ایس ساری افریشیائی دنیا وچ جتے یورپی جمہوریت لے پیر رکھیا اوہہ گولڈا بولی۔ وچ ایہہ اے کہ ایہناں ملکاں دا مزاج وکھ اے۔ دھارناں وکھ نیں۔ لوڑاں وکھ نیں۔ کسیم دی گت اے۔ تے قبائلی حبیت وچ تے اے۔ ایہہ جمہوریت ہاسے یورپی مغلاں دے دے تے کسے م توں کیہ گرا۔ اوہ عم ایہے چلدا ای نیں۔ ایس لئی ایس سستار وچ تھان تھان جمہوریت لے ملک جتے نیں۔ تے جے میری پچھو تاں میں کہوں گا کہ افریشیائی سستار وچ نظام حکومت ہاسے

پچھلے تھے امریکہ سے اصول کسی نہیں بن گئے۔ یہ جمہوریت تھی کہ اشتراکیت۔ لایا کھپ کیتے ہر
ایکے ہیں پچھلے۔ تھے بے اس علم نوں ٹھوس کیا تاں ہمیں اس اور ہی ہوسے کا جو نہیں
ہوتا تھے کھانا دینا ہوتا ہے۔

اوپریشیائی سستہ دین کا دسی بڑی تیزی نال دوسری ہی ہے۔ اس نئی نئی ترقی دوسری ہے۔
اور "گھمڈ کھپ" ہو جاندی ہے۔ تھے لوگوں دی حالت اسے طرح کی رہندی ہے۔ ایساں ہر
لڑائی جھگڑے ایسے ہیں کہ قومی آمدنی کا وافر حصہ قومی تھے بٹی تیاہیاں تھے خرچ ہو جاتا ہے۔
ایہناں نئی اختیاراں دی ہوتی ہوتی ہے۔ تھے قریب اختیار وڈے مٹاں کووں ہوسے میں ہوتی
جاری کرنیاں ہوں تاں مشیناں وڈے مٹاں کووں نئی ہیاں ہیں۔ دایہ ہوئی قوں سستہ ہوسے
تاں تریکٹر تھے بل ٹورڈ وڈے مٹاں کووں حاصل کری دے ہیں۔ نتیجہ ایہ ہے کہ سولے چوبیس
سائے ملک ملکتے ہتے ہوتے ہیں۔ تھے پڑانے سامری ملک ویا کووں کے سائے آوندے ہیں۔
وہاں ہوں نے کوئی فکر تھے کھوہیا نہیں کہ اور مٹاں قوں کھوہیا کے سب کووں ہر مٹاں۔
تھے سویت یونین ہوسے یا امریکہ یا کوئی ہور وڈا ملک۔ اور ہر اور دیندے میں ہر مٹاں
ہوسے۔ دوسرے اوس قوں ورتن کا طریقہ دین نئی اپنے آدمی گھمڈے ہیں۔ ویا کووں دی
کرکے ایہناں دی بڑی آؤ ہکت ہوتی ہے۔ تھے ایہ لوگ ملی سیاست دین دیندے ہیں۔
تھے قدرتی طور تھے ہا ہوسے میں ہینوں مدد دیتے۔ اور سڈا ساتھ دے تھے سائے
آوندے چلے۔ ہر کوئی حکومت دکر دی ہے تاں ہینو لوگ انقلاب کر دیندے ہر ہینو
ایہناں کا ایسا نہیں جتا انقلاب ہا دن دایاں کا ہوتا ہے۔ کیوں جو اور رشوت سے کے ہوتا
ہے اشتراک تھے چلے ہیں۔

ہن اسیں دیکھتے ہے کہ اوپریشیائی اتحاد کا وجود ہے یا نہیں۔ ایہیہ نئی نئی چیز ہے
ہوئی ہے۔ جیہی الیہی مٹاں دی اک فہم قائم ہے جیہیہ دین پچھتی قوں شامل ہیں۔
تیکر یہ موزر رزولوشن پاس ہوندے ہیں سارے شامی رہندے ہیں۔ ہر کوئی قدم اٹھاں دایا
آوندے ہے تاں پاکو پیار ہو جاندے ہیں۔ دکریشیائی دین شامل سارے ہے۔ الیہی مٹاں دی
علم دتا کہ سارے ملک برطانیہ نال سفارتی تاملے توڑ لیں۔ ہر چھٹیوں وچوں ہر مٹاں نے
تھے اور دی اک اک کرکے گھمڈے ہتے ہیں۔ ہر ملک قائم ہے ہر ہر ہر قائم ہے۔
قیس دی جاندے او تھے اسیں دی۔ ہر وڈے کانفرنس دا حشر اسیں دیکھ چکے آں۔ تھے

انڈیا تھے لائینی امریکہ دی ریاستاں دی پیڑی کانفرنس ہوئی ہے۔ اور رزولوشن پاس کرن قوں
وہاں کرکے۔ تھے جیہی سہاری پھر آتے اوپریشیائی کانفرنس ہوتا ہے ہوتی ہی اور آپس
کے مٹاں پاس ہوں دین ہی نہیں آوندی۔

اوپریشیائی اتحاد و اقارب ایسے صورت دین پورا ہو سکدا ہے جے اس سستہ دے دین
قوں پنے اپنی تعداد تے نور کرن۔ اولیہ دے پچھتی ملک سوچن کہ وکھو وکھری ڈنل
ہوں نال کہ نہیں بنے گا۔ میں جاندے آں کہ سیاسی اتحاد بڑا مشکل ہوتا ہے۔ ہر مٹاں
کے ملک ہندے ہیں۔ تھے بڑے لوگوں قوں عہدیاں قوں ہند دھو بیٹنا پیندا ہے۔
تھے ہر کے دے دس دی مل نہیں۔ ایس نئی سہ قوں پھیاں ملاقاتی بنادے آتے معیشت
یا پنا ہوسے۔ پچھلے دی کامن مارکیٹ کا نمونہ ساڈے سائے ہے۔ ایہ ساڈی دنیا دین
پورا سکدا ہے۔ اس نال بڑے دولت مند ہن کے۔ تھے شاید کسی ایساں ویا آ جاندے ہر
اس سستہ دیاں قوماں معاشی اختیار نال اپنے پیڑیاں تھے کھو سکے۔ پاکستان نے پیشانی استانی
کے ہر مٹاں ہے اور دوسری کامن مارکیٹ دے تصور دل جاندی ہے۔

ہن اسیں سوچتا ہے کہ پاکستان دی قریب پائیس دین اوپریشیائی اتحاد کا کیہ مقام ہے؟
قوں پائیس کے ملک دی ہوسے اوپے بنیادی اصول گھٹ دھ اک ہوسے نہیں۔ اولیہ مٹاں
کے دین۔ دوم، ہر کوئی گوانڈی کے ہے د مان ہوسے۔ تھے کے ہر مٹاں نال
ہر مٹاں کا ہوسے کہ معیشت ویلے کم آ سکے۔ سوم، گوانڈیاں قوں آؤ دینا دے چھڑے
ہر اپنے نئی مفید ہوں اوہناں نال دوستی پائی ہوسے۔ چہارم، دوستی پائیں ویلے اپنی قومی
دین تے بریتاں تے مفیدیاں دایاں رکھیا ہوسے۔ تاں جے دوستی دیاں بنیادیں مضبوط
ہوں دینا دے جاتی مٹاں نال ہوسے سارے تھے ہتے تعلقات دیکھے ہیاں۔ دوستی دیناں
ہر مٹاں دے یا قوں دین اصول قوں مینوں تھے میں تینوں ہی ہوتا ہے۔ شل مشہوریت
ہر مٹاں کے قوں تھے کھیا دھوئے ہتے قوں۔ ہر مٹاں سہا کے قوں دھوئے۔ تھے کھیا
ہر مٹاں قوں دے تھے تاں دوستی قائم ہو جاندی ہے۔ ہر مٹاں نئی ایہ اصول دی نیا پر مینا ہے۔
ہر مٹاں قومی تعلقات دین ہر کوئی مستقل دوست ہوتا ہے۔ مستقل دشمن۔ لوڑاں دے ہر
ہر مٹاں دینیاں دی بدلیاں رہندیاں ہیں۔

ہن اسیں اوہناں اصول قوں سنے دیکھ کے دیکھتے آں کہ پاکستان دی قریب پائیس کیہ ہے

دیکھو ایسی کی گرتے آں۔

ایسی نال گہری دوستی تے سویٹ یونین نال خوشگوار تعلقات دے ہونڈے ہوئے وی ایس
دیکھو نال چھڑیا اے "سنتو" توں۔ تے لائن ویلنڈ وچ دی شامل آں۔

جیسی شاہ قیس دا زبردست استقبال کیتا اے پر اوہ مسلمان گھانا دے سربراہاں دی جیڑی
الٹس ہا، پانڈے نہیں ایس اوس ہاسے یقین نہیں دلایا۔ ایس نئی کہ متحدہ عرب جمہوریہ۔ عراق تے
تے کچھ جھگڑا اوس دے خلافت تے۔ تے ایس نہیں پانڈے کہ اوہ سائے نال ناراض
ہوں۔ شاہ قیس دے استقبال توں اک چھٹک دی گیا اے کہ اوہ امریکہ دے دوست تے۔ تے
لے توں ایہ تھی ہوئی اے کہ سائے اک دشمن دا استقبال کیتا اے تے اک دوست دا
دی تے اے۔

سہاروی طاقتاں دے نال افریشیائی قوماں دے جھگڑیاں وی ایس افریشیائی قوماں دی حمایت تان
کدے آں پر ضرورت توں بہت نرہ پاری نہیں کردے۔ ایس نئی برطانیہ تے امریکہ ہتے پریشان
نہیں ہوندے۔

تے پھوگے چین توں سائے کوں کہہ فائدہ اے؟ جواب ایہ اے کہ ویٹ نام دے مئے
تے ایس امریکہ دا دیا قبول نہیں کیتا۔ فارموسا دے اے ویٹ کہندے آں کہ اوہ چین وچ شامل
کنا پانڈا اے۔ تے قوماں دی بروری وچ چین دے داخلے دی وچ دیا کے حمایت کردے
آں۔ تے ہندوستان دے خلافت چین دا ساتھ دیندے آں۔

یہ ساریاں گلاں میں ایس نئی کوں کے دتیاں تے کہ تہا کوں معلوم ہووے ہی خارج پانڈی وچ کوئی
نئی نالی پانڈی تے آسان نہیں ہووے۔ ہاں ایس اصول ایہ کہ سائے آں کہ سائے افریشیائی برادری نال
نال نال پانڈا اے۔ اوہناں دے کدے تے کدے وچ شریک ہونا چاہیدا اے۔ اوہناں نال تبار آسانی
تے پانڈی دتیاں وچ ناٹے دوجاے پانڈے نہیں۔ تے کدے ایس مسلمان آں۔ تے اپنی طاقت توں
دستی طاقت کہندے آں۔ ایس نئی افریشیائی دیا دے اسلامی ہتے نال سائے رشتے ناٹے دوجاں دوجاں
کدے پانڈے میں۔ تے ایہ وی مل ذہن وچ رکھنی چاہیدا اے کہ اک دن آوے گا جہاں سارے اسلامی
گلاں دے آواز دی سبب پیدا ہووے گی۔ پر یہ توقع کدی نہیں رہی پانڈی کہ ایس اپنا مفاد چھڈ کے تے
الہی زبانی دے کے بعض راہنما کوئی کم کراں گے۔ ایہ طاقتاں دی سیاست وچ نہ کدی ہو یا اے نہ
ہووے گا۔

یا کیہ ہوئی پانڈی اے؟

نقل ہندوستان نال ساڈی دشمنی اے۔ ایس نئی ہندوستان دے ہتے دشمنی اے اوہ سائے
دوست نہیں۔ ایہناں وچ چین سید توں وڈا اے۔ اوہ کشمیر دی گجیل توں مل کرن نئی قورون
دے مطالبے دی حمایت کردا اے۔ اوہنے سائے ٹینک تے ہاسے دتے۔ تے دوجاں
چے ہندوستان سائے تے جھگڑے کا تال اوہ ساڈا ساتھ دے گا۔

دوم: سویٹ یونین ساڈا اک ہور وڈا گوندی اے۔ اوہنے نال دوستی بروری اے۔ اوس
تاشقند نال ایہ دوستی وچ اے۔ کیونکہ سویٹ یونین دا دعویٰ اے کہ اوہ ہندوستان تے
پاکستان توں اک اکھ نال دیکھا اے۔

سوم: افغانستان تے ایران سائے پانڈی نہیں۔ دونوں نال دوستی اے۔ پر ایران نے سائے
برد کیتی، ایس نئی اوہنے نال بہت دوستی اے۔ تے پھر قریب اے ہور گوندیاں دی وچ
آوندی اے۔ تے دوسرے ساڈی روایاں تے عقیدیاں دا مسئلہ آوند اے۔ ایس نئی ایس
نے ترکیہ نال میثاق استنبول تے دستخط کیتے۔ سعودی عرب نے ساڈی مدد کیتی۔ ایس
بادشاہ دا زبردست استقبال کیتا۔ تے دوسرے اسلامی گھانا نال دی ایس اعلیٰ درجہ
جہاز: ساڈی میثاق دا اک وڈا حصہ مغربی طاقتاں دے سہاوت چلدا اے۔ ایس
برقیہ تے امریکہ تے دوسرے مغربی گھانا نال ایس ہا کے رکھتے آں۔ جیڑے سائے
دیندے نہیں۔

چہم: ایس سہاوت آں کہ کشمیر دا مسئلہ ساڈی کوں دے زبردست اے۔ تے مل ہل اے
دی آسکدا اے۔ تے پھر سائے قوماں دے وڈاں دی کوڑ پوسے گی۔ افریشیائی قوماں دے
بہت زیادہ اے۔ ایس نئی ایس سارے خلافت اوہناں دی پانڈی دی حمایت کردے
تا کہ اوہ کشمیر دی گجیل توں کوں وچ ساڈی مدد کرن۔

تیسریں کہو گے ایس میں تے امریکہ دے درمیان کس طرح توہن پیدا کراں گے؟
تے شاہ قیس نال نا تو وقت تے کیہہ جی سائے رکھاں گے؟ سچے ایس سارے خلافت
گھانا دے جھگڑیاں وچ افریشیائی قوماں دی حمایت کیتی تال برطانیہ تے امریکہ توں گے۔
سائے اے؟ ایہ سوال بڑے اہم تے۔ پر ایہی اے کہ دی خارج پانڈی یاں دیں
تے حمایتاں دا امتحان ہونا اے کہ اوہ کتھوں تیر لڑی دے دوجی ہتے برابر رکھتے۔

ساڈا قومی ادب

اوسے دیارے روایتاے دے مستقبلے

رشید احمد لاشاری

موجودہ دور وچ ساڈے قومی ادب دے مسئلے دے نال اک طرف جتھے علاقائی اک جٹی دی بارہ گرم اے۔ اوتھے دوجی طرف ہنس نظر آتی تے اٹھویں انتظام و قوت ساڈے بطن میںیاں تے ویہ نو بندہ پیتا اے کہ دنیا دے وچ نہ صرف آج کل پر اصل کولوں دے کے قویں تے پڑتے تے وچاے دشمنی چدی آئی اے۔

ساڈے ایہہ ایہہ ایس دعویٰ دے نال نال ایہہ کل وی قبول کر لیندے جیہ کہ ادب کو مستقل چیز نہیں۔ صرف انسانی زندگی دے ارتقا دا ناں ادب اے۔ جیہ جس صورت دے وچ تہ ہر گز ادب نہیں ملے۔ ادب ہر گز زندگی تسلیم کیت جاتا اے تاں پھر ایسے ٹکڑے دے علاقے تہ وی تسلیم کرنا ہوجوے گا کہ ادب دی پیدائش انسان دی پیدائش دے نال نال شروع ہوئی اے۔ جس طرح انسانیت ہر حالت دے وچ انسانیت اے۔ آسمان ہر حالت دے وچ آسمان اے تے زمین نوں ہر حالت دے وچ زمین کہیا جاتا اے۔ ایسے طرح ادب لوں زندگی دا کل دیونہ ایہہ وی تسلیم کرن گے کہ ادب وی زندگی دی طرح ہر حالت وچ ادب اے تے اوس لوں تہ تے جدید دے وچ تقسیم کرنا انسان دی کتنا عقل دیاں عقلیں کاوشاں جیہ۔

میں طرح زمین آسمان جیہ سورج تے ستارے گزرے ہوئے زندگی دے مطابق قدیم تے موجودہ دور دے مطابق جدید جیہ۔ ایہو جیہا نمونہ انسانیت دے قومی ادب دا وی اے۔ جیہ اپنے حقیقی رنگ دے وچ قدیم اے تے تیشل رنگ دے وچ جدید۔ تے جدید ہر حالت وچ تہ دا محتاج ہوندا اے۔ تے ایس "کل" تے "جز" اے منطقی ٹکڑے دے مطابق ساڈوں اپنے قوت لوں قدیم اسی تسلیم کرنا ہوجوے گا کیونکہ اوس دیاں جدید تے علاقائی حالتاں، ایس قدیم حقیقی تیشل حالتاں توں علاوہ ہور کچھ وی نہیں ہوسکدیں۔

جیہ ساڈوں جیہہ دیکھتا اے کہ پاکستان دا قومی ادب کیہ اے؟ تے اوس دیاں قدیم روایتاں پر لکھی ہاں جیہ دے متعلق ساڈوں سید قریب پہلے پاکستان دیاں موجودہ علاقائی زبانیں دی روشنی وچ پرکھتے کرنا ہوجوے گا کہ تمام وادی سندھ یعنی مغربی پاکستان دی قدیم قومی زبان آری۔ تے ایسے قلم کاراں نال ساڈا موجودہ قومی ادب تے ثقافتی ورثہ سید آؤ کچھ اے۔ تے ایس ادبیات چیزاں نوں کے مخصوص علاقائی نسبت، یا شعراں تے قبیلاں دے ناواں دے وچ ہرگز تقسیم نہیں کرسکدے۔

ایہہ کہ حقیقت اے کہ وادی سندھ دیاں موجودہ زبانیں دے وچ، وچیاں وچیاں کوہاں دے گائے آتے آتے اک نمایاں فرق نظر آوندا اے۔ مثلاً۔ پنجاب دے وچ لب و لہجہ، مہاراجاں تے اصطلاحاں دی بنا آتے جیہنا، پوٹوہاری، لاہوری، ملتان، چنگ، میانوالی دی زبان۔ دیرہ والی تے بہاولپور دی وغیرہ۔ آوٹیاں ہون دے باوجود دھڑیاں دھڑیاں زبانیں شادریکیتاں جاندیاں جیہ۔ تے ایسے طرح سندھ دے وچ جیہ ہونوالی تقسیم دے مطابق فارسی، غزلی، اترادھی، گجراتی، چچل، گجراتی تے کاہیں وغیرہ دے اوس نال لب و لہجہ تے اصطلاحاں دی بنا آتے آؤ زبان دے دھڑے دھڑے ہوئے شادریکیتے جیہ جیہ۔

وادی سندھ دیاں علاقائی زبانیں توں علاوہ پروفیسر حافظ محمود شیرانی نے پاکستان دی قومی زبان دے وچ دست تے پیدائش دے متعلق جس علاقے دا ذکر کیا اے اوہ دی سندھ تے ملتان دا مشترکہ علاقہ اے۔ تے عرب سیاحاں دے بیان دے مطابق ایس جگہ دے لوگ سندھی تے فارسی زبانوں جیہ سن۔ تے ایہہ اوہو اسی زبان اے جس نے سندھی تے فارسی دے وچ ہر حال مغربی پاکستان وچ مڑیگی یا عتباتی تے شمالی ہندوستان یعنی دلی تے اوس دے گرد و نواح دے وچ ہریاتی تے دکن دے وچ دکنی دی صورت اختیار کیتی تے ایسے طرح بعد دے وچ ایسے آوٹیاں دا مشترکہ ناں "اردو" رکھیا گیا۔

حافظ محمود شیرانی دے ایسے تاریخی اقتباس وچوں جیہہ کل تین دے نال ہی ہا سکدی اے کہ ایسے نکلنے دے وچ سندھ تے پنجاب دا ٹکرا دھڑاں کیسے دے دی ذہن دے وچ نہ سی۔ قریب تمام وادی سندھ دا دارالحکومت سی۔ تے عتباتی زبان دی کوئی دھڑی نہیں سی شادریکیتی جاندی۔ جیہ ایہ زبان سندھی تے مغربی پنجابی دا اک مشترکہ نمونہ سی۔ وادی سندھ دیاں ساریاں زبانیں توں ادب سیاحاں نے "سندھی" دا ناں دتا اے۔ مثلاً۔ چوتھی صدی دے سیاح اصطخری دا بیان اے

کہ "مقام" سے مصورہ سے لوگ سندھی تھے فارسی زبانوں سے سن۔ تھے پر غیر مکتوبہ طور پر
 نے مکتوبہ سے ایس بیان دی تائید کر کے ایس کل دا اثبات کرتا ہے کہ پختی مکتوبہ سے
 وچ مشہور ایرانی سیاح مسعودی نے مصورہ سے نزدیک ایک شہر "دشاب" دیکھا ہے
 سے اسے زمانے سے وچ وطن عزیز دی یاد کروں پچاں دیواروں سے دھپے ملائے دا بن دی
 "پنجاب" رکھیا گیا۔

ایس بیان توں بعد ثابت ہوتا ہے کہ وادی سندھ سے وچ "پنجاب" دا نام جیڑی
 دہود سے وچ آیا ہے۔ ایسے "پنجاب" دی نسبت نال ایس علاقے دی زبان دا نام دی پچاں
 مشہور ہویا لیکن "سندھ" تے "سندھی" دا لفظ ایس توں کافی پہلے موجود سی۔ تے قدیم مکتوبہ
 وادی سندھ سے ذکر سے وچ "پنجاب" دا ذکر کرتے دی نہیں کرتا۔

"پنجاب میں اردو" سے صفت نے سن مسعودی سے وچ غزنی خاندان دی حکومت دیاں حد
 سندھ توں لے کے دہلی تک دیساں جن تان پیر ایہہ کس طرح مکتوبہ سے کہ اس توں زبان
 دا درجہ وچ صرف لاہور تک اسی محدود ہوتے۔ تے "مقام" تے سندھ اس سے اترکوں
 خالی رہا ہاں وچ ایس توں علاوہ شیرانی صاحب نے "ہندی زبان کے ترجمان" سے عنوان بال
 کر کے ہوئے گویا خود ای ایس کل دی وضاحت کر چکے اسے کہ سندھ تے ہندو دھرم کے
 ملک سن۔

"آئینہ قدیم سندھ" سے مصنف شمس الدین قریشی نے دی ایس کل دا اثبات کرتا ہے کہ
 قدیم دور سے وچ ہند تے سندھ سے درمیان اک وادی سندھی کہادی وادی سی۔ میں
 نل وچ موجودہ لاہور تانہ دا مکتوبہ اسی سی۔ تے ایسے کہادی توں دوسرے ملک اک دوسرے
 ہاں اک ہونے سن۔ ایسے مکتوبہ سے نال جتے ہند ملک دی زبان توں ہندی کہا
 گیا ہے اوتھے تمام سندھ ملک دی زبان توں دی صرف "سندھی" کہا جاتا سی۔ تے اس سے
 وچ پنجابی، ہندو، ہندکو، مقامی، سرائیکی تے پشتواری وغیرہ دی کوئی تھیں سی۔

ہندیاں دا اصطلاح ہند مدح
 ہندیاں دا اصطلاح ہند مدح

پروفیسر حافظ محمود شیرانی نے مقامی تاجراں دا دہلی وچ رہائش اختیار کرنے توں یہ نتیجہ اخذ
 ہے کہ ایساں مقامی تاجراں سے میل چاپ وکوں، دیوی دی برہانی زبان آئے مقامی دا اثر ہوتا

ہندیاں میں اردو" واپیش خیر ثابت ہوئی۔

حقیقت شیرانی صاحب دی یہ تصدیق ہر طرح تصدیق طلب ہے۔ تے ساتوں ایس کل دا
 اس سے کہ مقامی زبان سے اترکوں بعد توں زبان پیدا ہوئی شیرانی صاحب اس توں خواہ مخواہ
 ہند کے پنجاب میں اردو ثابت کرن دی کوشش کیوں کرتے ہے۔ جس صورت وچ خود بخود
 مقامی سے مطابق قدیم مکتوبہ نے جتے "مقامی" دا لفظ استعمال کیا ہے۔ اس توں اوہناں دی
 جوت مقامی دی حد نہیں۔ بلکہ اس زمانے وچ وادی سندھ سے تمام لوکاں توں "مقامی" بتایا
 جاتا سی۔ کیونکہ "مقام" توں تمام وادی سندھ دی مرکزیت حاصل رہی ہے۔ تے موجودہ دور وچ دی
 پورہ مکتوبہ دی تائید کر کے بیسی نے کھٹیا وار دی طرف آج کل سے ہر اک سندھی توں مقامی
 تے ہندو سندھ یہی دی سندھی زبان توں "مقامی زبان" کہا جاتا ہے۔

غزنیوں سے زمانے دی عام تئیں سے مطابق مقامی یا سرائیکی زبان "شورسینی پراکرت"
 پیدا ہوئی ہے۔ "سندھی زبان" دی تاریخ سے صحت پیرول نے لکھا ہے کہ۔

"پراکرت سے زمانے وچ سارے کس توں بہوں پہلے "شورسینی" نام سے مکتوبہ وچ اک
 نامی میں دی نسبت نال مکتوبہ اس سے گردو نواح دا علاقہ "شورسینی" کہایا جاتا سی۔ تے
 انور دی زبان توں "شورسینی پراکرت" کہلے سن۔ یہ پراکرت کافی دور تک پہنچی ہوئی سی۔
 تے اس دا دور مکتوبہ پنجاب توں لے کے گجرات تے بنگال دی حد نال جا پاتا سی۔ تمام مکتوبہ
 تے وچ خاص "شورسینی پراکرت" لکھی سی۔ جس توں اک طرف اردو زبان پیدا ہوئی تے دوسری
 انی پاکستان دیاں مکتوبہ لکھی تے دوجاں وار دی زبانوں وجود وچ کتاباں تے ایسے طرح مشرقی
 اب دی ہندی سے وچ سرائیکی تے کشمیری زبان سے چاپ نال "مشرقی پنجابی" پیدا ہوئی۔

موجودہ سندھ دیکھن سے وچ جس ایہہ نقش دا علاقہ سی۔ وہ ایہوں دیاں دوہیاں زبانوں سے
 وچ وچ تغیر پکڑی۔ ایسے واسطے اس توں "ورچہا ایہہ" یعنی "بہوں پکڑی ہوئی زبان" کہا گیا۔
 تے "ورچہا ایہہ" نے ایسے دور زیادہ پکڑ کے موجودہ سندھی زبان دی صورت اختیار کیتی ہے۔
 "نورسینی" سے مصنف سید سلیمان ندوی سے لکھیے ہے مطابق مسلمان غیر منقسم ہندوستان
 سے وچ سہ توں پہلے سندھ وچ آئے۔ اسلامی شرف وچ دھڑاں دھڑاں توں سے
 تان آئے شریک ہوئے سن۔ اردو زبان دا جنم دی سندھ تے پنجاب سے مشرقی علاقے وچ
 پیا ہوا۔

سرکاری زبان اسی ایٹھوں دی وہ سبھ قومیں پرانی تے مشترک زبان اے جو مغربی پاکستان دے ہم
منشیان وچ، قدیم علاقیاں، قدیم شہراں تے قدیم قبیلان دی نسبت نال پکادی جاندی اے۔ تے ترکی
زبان اسی وہ پہلی ترکی اے جو سندھی قوم پنجابی نال ملاوندی اے۔

ایسے طرح وادی سندھ دی وہ قدیم زبان جس نے موجودہ دور دے وچ "اردو" دی شکل
صورت اختیار کیتی اے۔ جو موجودہ سندھی زبان دے تحت تے فخر علاقے دی سندھی دے ہی جڑی
زبان دی قدیم صورت اسی اے۔ جس نوں مرکزی شہر دی نسبت نال "عانی" تے وادی سندھ دی
نسبت نال "سراہی" کہیا جاندا اے۔

قومی ادب۔ اگرچہ موجودہ دور دے وچ وادی سندھ دیاں تمام زبانیں نے بھٹی قوم
"اردو زبان" دی مشترکہ صورت اختیار کیتی اے۔ تے اوسے "اردو زبان" نوں اپنی قومی زبان کہیا
وچ فراموش کر رہے نیں لیکن اس دے باوجود ایس وقت "تیک" "اردو زبان" دے وچ جو
پیدا ہويا اے۔ اسی اوسے نوں کہے دی حالت وچ "قومی ادب" نہیں کہہ سکے۔ بلکہ سلا
"قومی ادب" پاکستان دیاں علاقائی زبانیں سندھی، سرکاری پنجابی، پشتو تے بلوچی دھرم دے
سمایا ہويا اے۔ ایسے نوں اسی اپنا "قومی ادب" کہندے آں جس دے وچ اک طرف دھرم
نے ایہہ نور بند کیتا اے کہ۔

ہرگز نہیں بددست جو دور اس نوں ڈھونڈھا

پہنے ہی گروہ وچ ہے رب ہم کنار مسیحا

تے دوجی طرف حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی تے دی ایہہ فرمایا اے کہ۔

ہوت بلوچ لوں اتھ نہ گولیندی، جاندی ہیں وٹکانے

آٹھ "طیبت" نہیں اوہ بلوچا، غلّی دھبے پارے

سختی! ستمدانہ، کہ پھوما نال پنوں آوازے

تیرے وچ ہے دوست دا دیرانگ نیماں دے نکاسے

اک طرف سلطان امارتین حضرت سلطان بابو صاحب فرماتے ہیں کہ۔

ایکھت احمد جڈاں دئی وکھال، ہیں از خود ہويا قانی

قرب وصال مقام نہ منزل نا آتھ جسم نہ سہانی

نہ اٹھاں عشق محبت کائی نا اٹھاں کھن ورمکانی

غینوں میں قیوسے "بابو" ہر وحدت سیمانی

تے دوجی طرف حضرت گل مرست نے وی ایسے منواری نوٹوں میں طرح بند کیتا اے کہ۔

آپ کوں کہہ کہتے ہر یک صورت وچ سیٹانی

ہر کوئی صورت ساڈی آئی، قیوسے لامکانی

کرا دوت اسلام دھوبے لٹکا راہ میرانی

پچل ہم ہويا گم اٹھاں، ہاتی ہر سیمانی

اگرچہ مرست نے ایہہ آواز بند کیتی اے کہ۔

تورے تاج ہويا سارا جگ

تا وی کیا غی بیجا

تاہیں متا وچ مطلب

تاجرت خواہ نظام لپٹا نے اوہناں دی ترجمانی ایناں لفظاں دے وچ ای فرمایا اے کہ۔

غلی تاج غفلت سب

تا وی کیا غی بیجا

جہی گم غیون مطلب

ایسے طرح ساڈی ادبی تاریخ گواہ اے کہ پاکستان دے "قومی ادب" دی بنیاد اسلام دے

خالق کریم اکتے قائم اے۔ یعنی اساتذے باغی دے اہل دل تے انسان دوسرے شاہوں کے د

نور وادی سندھ نوں بلکہ اپنے "قومی ادب" دے وچ تمام عالم انسانیت نوں "وحدت لاشعریہ"

نے "دعا وطلب" اور رحمت تعالیں دے واحد نظریے دے مطابق اس تے مساوات دا پیغام

دیا اے۔ چونکہ اسلام تمام دنیا تے انسانیت دے واسطے اک غری قانون دی حیثیت رکھدا

اے۔ تے خدا پاک دے رسول تمام عالم انسانیت دے محافظ تے مہر دار ہیں۔ لہذا اگر کسی

حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی دے کلام وچوں "سر سارنگ" پڑھ کے دیکھو گے تاں تہانوں اس دے

نور دے نور واد اسلامی نظریے دی تبلیغ نظر آوے گی۔ بلکہ "سندھیت" یا "وطنیت" دا نور وی کہ

خالق اسلامی نظریے دے مطابق ہووے گا۔ یعنی۔

اوریہ سائیں! ہر دم کر توں اندر سندھ سکارسے

توں ہیں دوستدے دیرا کر آباد توں عالم سارسے

یا شام مشرق مندر آقبال دا ایہہ ترانہ کہ۔

پنجاب عرب ہمارا ، ہندوستان ہمارا
مسلم ہیں ہم ، وطن ہے سارا ہمارا

گزشتہ "قومی ادب" سائے واسطے اس وقت کام کرنا ثابت ہو سکے گا۔ ہندوں سائے ہر ایک پاکستانی انہیں تمام علاقائی زبانوں کی بڑی لغاتی سے نال بول تھے ہر کے کے۔ تے بیکت
وہ علاقائی زبانوں کی ترویج ترقی تے فروغ توں اپنے سائے قومی زبان "اردو" و انہی جو
کے دی سات دے وہی اہم نہیں ہو سکدا۔ تے نہ علاقائی زبانوں دے انہی توں
"اردو" زبان دے وہی اہم قومی ادب پیدا ہو سکے گا۔ جس دے وہی سائے تاریخ ادب
ثقافت تے تہذیب و تمدن دے ہے بہا وستی سمائے ہوئے نیں۔ اسی ایس کی توں صرف
اوس واسطے پورا کر سکدے آں۔ ہندوں پاکستان دے ہر اک مکتے دے وہی تمام علاقائی
زبانوں دے واسطے بام جام "نیشنل اورینٹل کالج" قائم کیتے ہاوں تے اسٹوڈنٹس مارچس
کیتے پاکستان دیاں تمام ادبی علاقائی زبانوں دے امتحان پاس کرنا لازمی قرار دتے ہاوں۔
ایسے طرح پاکستان دے ہر اک علاقے دے وہی ابتدائی تعلیم اوتھوں دی علاقائی زبان دے
وہی دتی جاوے۔ تے انگریزی دی جگہ "اردو" توں دے کے اوس توں اک قومی زبان
جیہیت دے نال فروغ دیون دے سلسلے دے وہی کدی غفلت توں کم نہ لیا جاوے۔ کہ
ایہناں ساریاں کلاں دی تکمیل دے کیتے رسم الخط و اختلافی مسئلہ سائے قومی ادب دی ترقی
دے ماد دے وہی سہ توں وڈے پھول وڈی شکاوت اے۔ لہذا ضروری اے کہ پاکستان
دیاں تمام علاقائی زبانوں دے کیتے انورسمنٹ ترقیاتی جاوے۔ میرے خیال دے انورسمنٹ
رسم الخط توں نقصان بیاں ٹوہیاں دے نال، کتاب دے لکھن توں اوتھوں دے دی بورڈز و ناشرین
جاوے تاں ایس رسم الخط توں زیادہ پور کوئی رسم الخط موزون نہیں۔ تے سبب توں توں
رکھی اے انورسمنٹ تے پاکستان دیاں تمام علاقائی زبانوں دے کیتے انورسمنٹ رسم الخط ہونا چاہیدا اے۔
حقیقت دے وہی پاکستان دے قومی ادب دے کیتے تیار ہونے ہر دے دی وادیاں پیدا کر رہے نیں۔

پہر حال قومی ادب دے سلسلے دے وادیاں تے ایسے پیدا قدم دی نہیں اٹھایا اے۔ جس دے واسطے
اے کہ میں پاکستان دے اریب لہجوں و قباہ و سارے اک دوسرے دے نال کھنڈ کھنڈ ہاوں
سائے وہی کوئی خیراتی تے اصولی اختلاف ہے دی میں تاں اتنا جلدی توں چھوڑ کے بری واصلی دے
اوس اختلاف توں ایسے ایسے تے کریمہ تاجا پیدا اے جس دے اسٹوڈنٹس "قومی ادب" دی ترقی تے
دی حیات سبکی ہوئی اے۔
پہر حال قومی ادب دے سلسلے دے وادیاں تے ایسے پیدا قدم دی نہیں اٹھایا اے۔ جس دے واسطے

ہیر وارث شاہ پروفیسر صدیق کیم

ہیر وارث شاہ پنجابی دی کلاسیک شمار ہوندی اے۔ میرے خیال دے وہی ایہدی سبھ توں
وڈی جگہ ایہ اے کہ ایہ نظم جس زمانے دے وہی لکھی گئی اوس دے مختلف پہلوآں توں ایہ پتہ
فریض کر دی اے۔ ایہ نظم اک پوری معاشرت اور ثقافت دا مرقع اے۔ پتہ پڑی ات توں توں
دوسرے پہلے شمالی ہندوستان دے وہی ملدی سی۔ اوس زمانے دے وہی اک تے دسار دا پتہ
کی تے اک کام توکاں دا دوبار دے وہی فارسی زبان دا دور دورہ سی تے باقی ملک
دے اندر قادی زبان دا رواج عام سی۔ شمالی ہندوستان دے وہی چھوڑاں دے وہی ذکر کرہاں
پنجابی رائج سی۔ اوس ویسے پنجابی تے اردو دوسری زبان تشکیل پا چکیاں سن۔ پنجابی چونکہ نرم
دی زبان سی عوام دا شمار دی اوہناں نال ایسے زمان دے وہی نکلاں کر دیاں سی۔

تیر توں میں ایس کر کے کہک کہہ اے کہ کلاسیک دے جو مکتے مانتے میں ایہ
وہی مل جاندے نیں۔ وارث شاہ اے شاعر اے پتہ انداز توں لکھاں لکھن دے دیکھدا اے۔
اوہناں توں میرے ایس علاقے دے باشندے نیں اچھی طرح مانتا اے تے اوہناں
دی دوزخ و ننگ دے ہر پہلو توں بخوبی واقف اے۔ اوہناں دے دل دیاں دھڑکناں
توں پہچاند اے۔ تے اوہناں دے پچے پچے دی حرکات کم کر دے نیں اوہناں نال دی
پوری واقفیت رکھدا اے۔ وارث شاہ نہ تے دوسری شاعر اے تے نہ ای صوفی شاعر اور
تے عوام دا شاعر اے تے ایس کر کے اک وڈا نمائندہ شاعر اے۔

میں نظم توں میں ایک وادیاں دی تیار آں کیونکہ اوہدے معیار تے پورا اتردی
اے۔ اک گل سبھ ایک تھاں دے مشترک اے کہ اوہ اک پوری قوم تے عہد دی مجوسی
زندگی توں کہانی کہانی دی صورت دے وہی پیش کر دی اے۔ اوہدے مختلف النوع معاشرے توں
سائے سائے تصویراں دی صورت دے وہی رکھدی اے۔ ایک وادیاں شاعر ایہ کمال رکھدا اے کہ زندگی

کھنڈاں کھنڈی رتی دستک

مکھوں مذہب، بھلا کھیں وہیں تہمت متھے یکہ اچندا، کوئی کیہ کے
نی شکر سلجھنے چیکدی منجیوں اٹھ بہو، ریشاں سانجھ
کھنڈس کھنڈی رتی دستک پٹ پٹیاں وچ پٹ پٹیاں ہوئی
میں آکیں، اپنی تھک جھٹکار شانی مستعدا شہد ویتے نوں، اپڑ پیاں
ہن دھیرج رکھ، شرما کل بنجر پانجھ سکھتی تہہ ہر پجات پوتر
دھوں کلامے، جنہی اٹھ دھیاں بد فانی ہڈاں نوں کھنڈاں تہہ
پکلی نشانی ایہا، شک شکایت چھڈ دے، اچھڈ دے فی تہہ
تیرے دھول مچن گھڑے

ہیں، میں تیرے جوگی نہیں
میں سو رتیاں دی چاکری کیتی، دیکھ ٹھٹھنبر نہ
کوئے ریشی جسں چ گھنڈوں

لفٹاں میرے ہتھ دی میل ہمیشاں اجھی

انج میں آپ آں، آہو ای، آہو تیری زبان واڈ لٹھ دیوای،
آہو، آہو، سنگھ نوں گھنڈا روم روم وچ نیچے اسارے، کھر، وہو
ای آہو، کھڑے، میری پک نہ بھل اپھجے، میں دتو کی،
آہو، ہن کیہ کرے، ہن کیہ کرے

پٹنگی مہر لکھوای آ، تیر پوی، چھڈتس، دہا، سبھتے بھل پیڑ۔

کالی رات

مورا نوشی رو

اکھاں چوں، کتاں چوں
ڈلھدی اسے کالوں،
دانت دھ پٹھریا
میرے نوہد چوں کھدے سے
جداں کہ جو سدا ہے
یہ ۱۱ کت ۹

ایہے ہونی سو میریں بھرا
اک فل اسے
دھرتی دی جھاں دج،
نہ ہرچہ، نہ کھر، نہ کنگ

تے ایہے اک فل اسے
میں نے مرنا نہیں
میں نے سونا نہیں
تے اوہ گا رہیا ہے، اگا رہیا ہے

دیا ہے دستو
فل دے اس گیت نوں سکھو
اس دے کالے گیت نوں

غزل

راحت نسیم ملک

اک ٹھنڈے تال ڈسے پٹی اپنی، وہ مونہ زور سی
اسل دسے متھے رانگی، اوہی اسی ڈگور سی
میں کل اسل توں ویلہ کے چپ پپینا رہ گیا،
اوہی اکھ توں جھانکدا میرے دل دا چور سی
لکھوں ہولا کر گیا مینوں بھر گنہ دا۔
نٹے دسے ویلہ باہری میری اک اک پور سی
میری گل ویلہ گنج سے بنجے کھر دی
جے چپ ساں تے بولدا اکلاپے داشور سی
سہناں دسے ہرپے گیا مٹی کھنڈا اڈ کے
چپ دھسے سردار دی اُنجے توں لگور سی
اسناں دسے نٹ تے کجھ میں دی ساں دھل گیا
کجھ دھ دی بے مہر سن، جیہناں دسے ہتھ زور سی

نظم

محمد انور

خروسے لندیم کھنڈا
پتھر موم بنے
لکھاں ویلہ لکھے ہرپے
کھنڈے ہون تے رتا رنگ کجھ ساوا ماسے
اک دسے دھ دی ڈوبو ہلن
جیہڑا تارو پار کرے
وصپ دیاں جھوپیاں تے نہدی مائی بھوری
اوس توں کول ہلائے
دور سروتہ دیاں کھیتاں اندر نکک داسٹا
نیزہ بن کلیمے وسیے
تاں کجھ نیجے

غزل

جہن چانشی جی بھل دی پٹی اسے مست ہوئے دی و
 بن کے نور، سمجھوں میرے دیکھتے دیکھ بہ

ت دی میریوں بولوں دے دیکھ تیری سب خستہ
 ج دی تیرے یادوں دل نور پاندیوں میں تری

نور ج اکہ اٹھائے دی میں راہوں مل کھلوتا
 بیویاں پا کے شکلیاں سناں میں دل نظر اٹھا

لکڑی ٹکڑے دی بڑھکھ ج دے مینوں تیر سوئی
 شہماں ویٹ دی لان دیکھ تیری سندھ مہ

نویاں دی شہزاد دی اک دن آپوں دی آپ جیسی
 "آہو بنگا، دل اپنے وا مینوں دل سنا"

یادوں

معنی مند

رات تیرے دے دیکھ بہ کے
 نینداں آپ گنواٹیاں
 دھپ دی تھکی برہمی سہ کے
 دھپ دیکھ کنکلاں لائیاں

فصلاں اندر سچاں لکے
 بانہواں دین بنائیاں
 ہ مردے دی پانی موٹے
 راہ دیاں کنکھیاں ڈھائیاں
 سبھے کھڑیاں آئیں

چھاں دے چھاتے جیہوں بہ کے
 سینے بانہواں لائیاں
 مکھ کچھ یادوں آئیاں!

کافیاں شاہ حسین نور کاظمی

(۱)

کات اسی ایسی چھوہری کات رتی پر ختم کات
یونہی عمر گنوائی تو نے چرخے لگا نہ بات
گیوں میں یوں غم غم پھرنا بھی نہ سہے بات
کے حسین فقیر اللہ کا بھلی ہے عالی بات

(۲)

سجدہ اسی نادان چھوہری وقت گزرتا ہائے
دنیا چار دنوں کا میلہ جائے پھر نہ سہے
دولت دنیا، ماں خزانہ ساہوکار سہی کے جائے
مات بہتا، بھائی اور جودو ساتھ نہ کوئی جائے
ہے حسین فقیر بے جاہ باقی نام خدا سے

کافیاں شاہ حسین راحت نسیم ملک

(۱)

راخیں زول سوں من چاہے
نگہری نگری ڈھونڈ مچائی ہر خیم موشگ کہے
ہیر کہے جھنگ، زور تو لے، موہن بہت کہے
پریم دوانی بھی پھروں نہ، ہاؤں گن گن گاہے
کہے حسین فقیر او مور کہے میلن بودت گاہے

(۲)

موسے سنگ بھی کالے کوئے جیوں راخیں سوں ہاٹ
بیباں پڑی میں، کوئے نہ مانا، ایو کیسے پاٹ
گری ندیا، ٹوٹی تیا، شیبہ بیٹھے مل گھاٹ
رین دھکی میں، انس دن روگی، برہ گھاٹ میں پاٹ
راخیں ہماری رو جانے پر تکی ہے من کاٹ
کہے حسین فقیر گیان کی موہن بھیجے لاٹ

میں سے مرد کیپ وچ مینوں وہ رفتہ رفتہ جا رہا ہے جسکو وچ چھوڑتے ہوئے
 لایا گیا ہے۔ خورشید دا کچھ پتہ نکل لگا ہے۔ ایسی اخبار توں دوجے پیر
 دایاں پڑھیا کہ میں پتہ نکل لگا ہے۔ پیر کئی دھار کو خورشید
 منجھیا ہوئی ہوئے۔ سب سے بھارت وچ مندر قیدی مندر ریڈیو تے بولے
 میں۔ پندی مہولی سے لپکا ہے وہ بکے تان مینوں دس دینا۔ میری بھین دا کال کورشیہ
 سی جی ہندوستان سے دستک آئی۔

میں کئی طرح۔ مرد میری سب سے خورشید ہوئی ہوئی تان مینوں کدو کی دور دورے ہاں
 لایا گیا ہے۔ سی دسویں دورے کورشیہ کور۔ میں تکی دیدی۔

پیر ۲۲ جی جیٹ کے مان کال کئی مینوں پیراجی آگے کے اور مینوں دسویں دورے ہاں
 دینوں مینوں کورشیہ کا۔ مینوں پیر مولا کے جاکے۔ باقی۔ تے یہ کورشیہ
 تے یہ مینوں پیر کورشیہ مینوں سی۔ تے اور کئی مینوں کورشیہ کورشیہ کورشیہ

کونیکس بھال مان میر پتہ چڑھے کھدی۔ سب سے پیری کورشیہ۔ پیر کورشیہ۔
 دیکھے میں مردوں میر پتہ مینوں کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ
 میں کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ
 کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ

پیر میں کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ
 تان میر پتہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ
 کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ

توں کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ
 کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ
 کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ

کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ
 کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ
 کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ

میں سے کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ
 کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ
 کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ
 کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ

کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ
 کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ
 کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ

کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ
 کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ
 کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ

کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ
 کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ
 کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ

کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ
 کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ
 کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ

کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ
 کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ
 کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ کورشیہ

"نہی بول جہد سندھ اسے کہ دشمن دیاں فوجیں نہیں ساڈے سامنے نہیں تے ایسے
 ایسوں نوں جہد سسکتے تے۔" ہنرل نے ایسوں خورنہاں دیکھتے تے کہیا۔
 "میسوں پتہ ہے" جہد اسے جیتی جیتی گل کرن توں پتہ تھک سی ۔ اوہ کی ہر جہد
 جناب کرنی جہد تے تھک کرن دی اجائزت مثلاً ہے۔
 "کرنل توں برا سلام کہتا تے جو ب دیاں دھول دی پلان دا علم برقرار ہے
 گھرواں سرے سلوٹ کیتا تے جیتی نال اور جہد جہد کرنل نے پتہ پتہ زمین تے مارے تے پر
 دشمن دیاں توں دن وچین لگ پیا۔
 "کرنل تے نال ملوئے فرسے ہوئی جی ہیا۔
 "میں بولے کہ تانوں اصل گل داپتہ ہیں تہاں پتہ ہے ۔ شیر گل سامنے ہے ہا
 و میں والا ہے۔
 "نہیں تے۔
 میں شکیا اسے نہ پھیلے کر میں وی لائے تے سامنے وئے پتہ وئی ڈیرہ لیا سی تے۔
 آپ شیر گل دے گھوٹا سی تے
 "سن" کرنل نے اوس نوں ڈک دتا۔
 "توں شکیا ہے؟
 تے اوس ویلے اک گولہ پڑی تے پتی توپ وئی پٹیا تے دھولیں بنار بہ ۔ طرہ
 "ویجھ تے کرنل چلیا۔
 پر جہد دھواں آسمان وں اڑ گیا تے چوٹی نظر آن گئی ۔ اک شور جہا ہو پ تے اں ویر
 توپ اوسے پتی نظر آئی تے اوہ پھیر لائن کرن لگ پیتے ۔
 "سپا اسے تے فوجی فرسے کرنل نوں کہیا۔
 "شیر گل دی دھول پتہ سی تے وہ تھک چر چپ رہیا تے ہیا۔
 "یہ بڑے گھم دن گل اسے شیر گل نوں و دس تے جہد رن دا علم دیا ہے۔
 کرنل اوس پتہ توں لپک کے اٹھ خلوت تے غصے نال تہدیاں داس ورتوں ۔
 "توں ایہ کہانی کہے جے بندے کوں شکیا اسے یا جھوٹے بولوں ۔
 "میں ایہ دستا نہیں چاہوئے ۔ یہ کہانی مینوں تھوڑے پتہ ملی پر لکھی ایہ حدت تھکے

تے جو پتہ تھک ہیا ۔ وہ میری ۔ تے کرنل اک دم افسرں دی لہلہ دل ودھیا ۔
 "یقیناً تھک تے اوس نے آواز ماری توں وچوں اک بندہ کرنل دل جھپ تے ہیا۔
 "جناب ۔ اوہ شکیا ہو چکے ہیں ۔ حکم ۔ یہیں یہ کر سکداں پ
 "ہاتے جاے بول ماری توں ڈکوں دا علم سنا ۔ تھک میں آپ ای جاندا ہاں ۔
 کرنل نے کھولے نوں اڈی ماری تے ہو وانوں آواز ماری ۔ اوسے پتہ تے اوس
 نے لپک نکلا دیکھا ۔ چوٹی دی یوں تھاں تے چار تہاں ہوئی توں پٹیاں سن تے مرے
 لکے بندیاں دا ڈھیر لگا ہوا سی ۔ چوٹی تے پٹیاں مں بندیاں نوں ٹھکن دے ہاں کوئی چارہ
 لکھی ۔ کچھ آخری دھاں تے سن تے کچھ جتے زخمی کرنل نے جھاڑ وچ کھولے نوں
 بولے دے اٹے جھاڑ ۔ نے چوٹی تے پٹیاں کے طرے تجربے وچ ک فوجی تے وئی ۔
 فوج دے ٹوب وچوں ہو وگ رہیا سی ۔ تے سامے فوجی اپنے اپنے کھلے تے ایس
 فوج تے ہوئے سن جیویں فیامت ٹٹ پئی ہوئے تے اوہ اوساں جناب دے رہے
 ہوں ۔ کرنل نے اک دے سر نوں ہتھ دیا تے اک دم اوس نے توپ وچ پتے آپ لہلہ
 نہ یا اوس سمجھا وینوں نوں لگ گئی ۔ دسے ویلے اک ہو ر لاں جھوت جہا اوس دی ہا
 مں وں سے ودھیا ۔ اوس دے پتے وچوں ہو وگ رہیا سی ۔ تھوڑے ہر تھوڑے کرنل کھوتا
 کھن دے م وچ ایس طرح کچھ بولوں نوں دیکھ لگ پیا ۔ غصے توپ وچ پانی ٹٹ
 پتہ تھک وئی اوس نوں پانی دینا کھل گئے ۔ دس بندے دے اک دم پنی ہانہ
 دے تے ہو پانی والی جاتے یا دنا ۔ کرنل نوں توپ دے موند وچوں ہو نکلیں دی وچ
 کھ وچ آگئی ۔ کرنل اگے ودھیا تے فریو ۔
 "گولہ ماری بندہ کر دیوئے ۔
 دشمن دیاں توں تے پہلاں ای چپ کر گیاں سن اک توپ لکھی لکھی لک
 ورتوں دے دھند کی سی ۔ بس توپ دے چپ کمن ٹروں ۔ وہ وی چپ ہو گئی تے
 ہوں تے اوس وادی تے قبضہ کر لیا ۔ ہر بنے قلعہ فوجی پنی پنی تھکاوٹ لاہن ہی کھوتے
 پے تے کچھ بیٹے لگاں کر دے سن ۔ دشمن دے ہتھوڑے جھپے دے والے دھکے پنے
 سہ تے سے تھک وچوں آخری دھاں تے تے تے کوئے لکھی لکھی دھولیں دی لکھی
 تے کی میرین کے نظر جامے سن ۔

رات نے اپنے دلالوں کو بھیجا تھے کہ رات کے چل کر آج کل ہوسٹل میں رہنے والے لوگوں کو بلانے کے لئے کہیں۔ رات کے چل کر آج کل ہوسٹل میں رہنے والے لوگوں کو بلانے کے لئے کہیں۔ رات کے چل کر آج کل ہوسٹل میں رہنے والے لوگوں کو بلانے کے لئے کہیں۔

”صاحب۔ وہ نالے ہی کوئی بندہ ہے۔ میں یہاں توں ٹولہ دیتے ہیں تھے۔“
رات نے حلقوں کے موم بنی لے لے رہی تھی۔ اس کے افسر وجہ سے نالے سن۔ رات کے چل کر آج کل ہوسٹل میں رہنے والے لوگوں کو بلانے کے لئے کہیں۔ رات کے چل کر آج کل ہوسٹل میں رہنے والے لوگوں کو بلانے کے لئے کہیں۔

”یہ پچھتاہ پر تو نہیں۔“ رات کی آواز تھی۔ رات کے چل کر آج کل ہوسٹل میں رہنے والے لوگوں کو بلانے کے لئے کہیں۔ رات کے چل کر آج کل ہوسٹل میں رہنے والے لوگوں کو بلانے کے لئے کہیں۔

”یہ کمریرا ہے۔“ اوس نے بولی تھی۔ رات کے چل کر آج کل ہوسٹل میں رہنے والے لوگوں کو بلانے کے لئے کہیں۔ رات کے چل کر آج کل ہوسٹل میں رہنے والے لوگوں کو بلانے کے لئے کہیں۔

”تھے ایسے؟“ رات نے رات کے چل کر آج کل ہوسٹل میں رہنے والے لوگوں کو بلانے کے لئے کہیں۔ رات کے چل کر آج کل ہوسٹل میں رہنے والے لوگوں کو بلانے کے لئے کہیں۔

(اگر)

ایسے خاتمہ و توں پنجابی لغت

نئی سنہ ۱۹۵۰ء میں لکھی گئی

کتاب

۱۔ نالے دیوانے
۲۔ نالے دیوانے

کتابیں

۱۔ نالے دیوانے
۲۔ نالے دیوانے
۳۔ نالے دیوانے
۴۔ نالے دیوانے
۵۔ نالے دیوانے
۶۔ نالے دیوانے
۷۔ نالے دیوانے
۸۔ نالے دیوانے
۹۔ نالے دیوانے
۱۰۔ نالے دیوانے

ناول

۱۔ نالے دیوانے
۲۔ نالے دیوانے
۳۔ نالے دیوانے
۴۔ نالے دیوانے
۵۔ نالے دیوانے
۶۔ نالے دیوانے
۷۔ نالے دیوانے
۸۔ نالے دیوانے
۹۔ نالے دیوانے
۱۰۔ نالے دیوانے

کتابیں

۱۔ نالے دیوانے
۲۔ نالے دیوانے
۳۔ نالے دیوانے
۴۔ نالے دیوانے
۵۔ نالے دیوانے
۶۔ نالے دیوانے
۷۔ نالے دیوانے
۸۔ نالے دیوانے
۹۔ نالے دیوانے
۱۰۔ نالے دیوانے

کتابیں

۱۔ نالے دیوانے
۲۔ نالے دیوانے
۳۔ نالے دیوانے
۴۔ نالے دیوانے
۵۔ نالے دیوانے
۶۔ نالے دیوانے
۷۔ نالے دیوانے
۸۔ نالے دیوانے
۹۔ نالے دیوانے
۱۰۔ نالے دیوانے

مکتبہ پنجابی ادب۔ سنت نگر۔ لاہور

کتاب

۱۔ نالے دیوانے
۲۔ نالے دیوانے

کتابیں

۱۔ نالے دیوانے
۲۔ نالے دیوانے
۳۔ نالے دیوانے
۴۔ نالے دیوانے
۵۔ نالے دیوانے
۶۔ نالے دیوانے
۷۔ نالے دیوانے
۸۔ نالے دیوانے
۹۔ نالے دیوانے
۱۰۔ نالے دیوانے

کتابیں

۱۔ نالے دیوانے
۲۔ نالے دیوانے
۳۔ نالے دیوانے
۴۔ نالے دیوانے
۵۔ نالے دیوانے
۶۔ نالے دیوانے
۷۔ نالے دیوانے
۸۔ نالے دیوانے
۹۔ نالے دیوانے
۱۰۔ نالے دیوانے

کتابیں

۱۔ نالے دیوانے
۲۔ نالے دیوانے
۳۔ نالے دیوانے
۴۔ نالے دیوانے
۵۔ نالے دیوانے
۶۔ نالے دیوانے
۷۔ نالے دیوانے
۸۔ نالے دیوانے
۹۔ نالے دیوانے
۱۰۔ نالے دیوانے

کتابیں

۱۔ نالے دیوانے
۲۔ نالے دیوانے
۳۔ نالے دیوانے
۴۔ نالے دیوانے
۵۔ نالے دیوانے
۶۔ نالے دیوانے
۷۔ نالے دیوانے
۸۔ نالے دیوانے
۹۔ نالے دیوانے
۱۰۔ نالے دیوانے

گیت

ایس جان دا نہیں اتہار گڑے

ایہہ چاننی اوں دن چار گڑے

جی ہر کے تک بے شاخاں لوں دل کھول کے دیکھ بے باغاں لوں

مڑ آنی نہیں بہار ٹھٹھے ایہہ چاننی اوں دن چار گڑے

ڈاہ چرخا پور کما جمدی اٹھ کیئے سیس گوندا جلدی

گر وقت نہ اپنا غار گڑے ایہہ چاننی اوں دن چار گڑے

اٹھ گیت سبک دے گارے نوں نامے رٹھرا شام مناسے توں

پھر ٹٹ مانی اوں تار گڑے ایہہ چاننی اوں دن چار گڑے

تیرا اٹھنا بہت توجھناں دا تیرا رہنا سچھنا تیرنجناں دا

ایہہ ہونا نہیں ہر بار گڑے ایہہ چاننی اوں دن چار گڑے

تک سوچ سرتوں لہندا ہی اسے کم تیرا بھناں رہندا ہی

نہیں کردا وقت ادھار گڑے ایہہ چاننی اوں دن چار گڑے

جانباز دی گل جی نہ آویں توں ایویں وقت نہ اپنا دیاویں توں

ایہہ سدی اول سبکار گڑے ایہہ چاننی اوں دن چار گڑے

پنجابی ادب

Monthly

PUNJABI ADAB

Lahore

ابو کی کہانی

پندرہویں صدی

ادب لاہور

پندرہویں صدی * خانہ لاہوری * شمار ۱۵

پندرہویں صدی کی کہانی

ابو کی کہانی پندرہویں صدی کی کہانی ہے۔ اس میں ایک شخص کی کہانی ہے جو ایک عورت سے محبت کرتا ہے۔ وہ عورت اس کی بہن کی بیوی ہے۔ ابو کی کہانی پندرہویں صدی کی کہانی ہے۔ اس میں ایک شخص کی کہانی ہے جو ایک عورت سے محبت کرتا ہے۔ وہ عورت اس کی بہن کی بیوی ہے۔

ابو کی کہانی پندرہویں صدی کی کہانی ہے۔ اس میں ایک شخص کی کہانی ہے جو ایک عورت سے محبت کرتا ہے۔ وہ عورت اس کی بہن کی بیوی ہے۔ ابو کی کہانی پندرہویں صدی کی کہانی ہے۔ اس میں ایک شخص کی کہانی ہے جو ایک عورت سے محبت کرتا ہے۔ وہ عورت اس کی بہن کی بیوی ہے۔

پندرہویں

پندرہویں - چوک کشمی - میکلوز روڈ لاہور

پندرہویں - چوک کشمی - میکلوز روڈ لاہور



پندرہویں صدی کی کہانی پندرہویں صدی کی کہانی ہے۔ اس میں ایک شخص کی کہانی ہے جو ایک عورت سے محبت کرتا ہے۔ وہ عورت اس کی بہن کی بیوی ہے۔ ابو کی کہانی پندرہویں صدی کی کہانی ہے۔ اس میں ایک شخص کی کہانی ہے جو ایک عورت سے محبت کرتا ہے۔ وہ عورت اس کی بہن کی بیوی ہے۔

پنجابی زبان تے لکچر دا نمائندہ

پنجابی ادب لاہور

جولائی ۱۹۶۶ء

نگران : صوفی تبسم

ادارہ
راحت نسیم ملک

خالد لاہوری

نمائندہ ادارہ حالہ سہیلہ
پرنٹنگ : مکتبہ پرنٹرز لاہور

پہلی بار شائع : ۱۹۶۶ء

پروپسٹیشن تے لائسنس نمبر ۱۰۰

ایس پریس ورج

جلد ۷
شمارہ ۷

ویٹ نام پہلی نمبر ۲

پہلی بار شائع

بیرون مرن دی نظم راحت نسیم ملک ۵

جنگ باغ حسین کمال ۶

مضمون

تہ عید سعید بٹنی دی پنجابی شاعری رشید احمد لاشکی ۷

نظم لالہ لالہ

دو ہفتے احمد علی ۲۷

نیمہ دلی صدیقی ۳۵

ہر ایک سے سولی ٹیکے پتہ ۳۹

عزل نظام مصوب اور ۴۰

نہاڑ دا شکار شامب نساہی ۴۱

آپا شہ محمد الہام ۴۲

عزل محمد ثریا سنگھ ۴۳

پہلی بار شائع

نوریں سل دا طبع ایشیا ملک ۴۵

آل دوائے

علم خالد لاہوری ۵۳

ادبی گھر خالد لاہوری ۵۶

رشیو

حسین رفیق

چرخاں وچ بول بولیاں دی پرتا

وہیت نام

پہلی کتاب میں ہے کہ دنیا میں رہنے والے لوگوں کے لیے ایک ایسا نام ہے جس سے ان کی زندگی میں سکھ اور غم کا فرق ہو سکے۔ اس نام کو 'وہیت نام' کہتے ہیں۔ یہ نام ہر انسان کے لیے ہے، چاہے وہ مسلمان ہو یا کافر، غنی ہو یا غریب، سچے ہو یا جھوٹے۔

اس نام کے ساتھ ساتھ ایک اور نام بھی ہے، جسے 'وہیت نام' کے ساتھ ساتھ 'وہیت نام' بھی کہتے ہیں۔ یہ نام ہر انسان کے لیے ہے، چاہے وہ مسلمان ہو یا کافر، غنی ہو یا غریب، سچے ہو یا جھوٹے۔

اس نام کے ساتھ ساتھ ایک اور نام بھی ہے، جسے 'وہیت نام' کے ساتھ ساتھ 'وہیت نام' بھی کہتے ہیں۔ یہ نام ہر انسان کے لیے ہے، چاہے وہ مسلمان ہو یا کافر، غنی ہو یا غریب، سچے ہو یا جھوٹے۔

اس نام کے ساتھ ساتھ ایک اور نام بھی ہے، جسے 'وہیت نام' کے ساتھ ساتھ 'وہیت نام' بھی کہتے ہیں۔ یہ نام ہر انسان کے لیے ہے، چاہے وہ مسلمان ہو یا کافر، غنی ہو یا غریب، سچے ہو یا جھوٹے۔

اس نام کے ساتھ ساتھ ایک اور نام بھی ہے، جسے 'وہیت نام' کے ساتھ ساتھ 'وہیت نام' بھی کہتے ہیں۔ یہ نام ہر انسان کے لیے ہے، چاہے وہ مسلمان ہو یا کافر، غنی ہو یا غریب، سچے ہو یا جھوٹے۔

اس نام کے ساتھ ساتھ ایک اور نام بھی ہے، جسے 'وہیت نام' کے ساتھ ساتھ 'وہیت نام' بھی کہتے ہیں۔ یہ نام ہر انسان کے لیے ہے، چاہے وہ مسلمان ہو یا کافر، غنی ہو یا غریب، سچے ہو یا جھوٹے۔

اس نام کے ساتھ ساتھ ایک اور نام بھی ہے، جسے 'وہیت نام' کے ساتھ ساتھ 'وہیت نام' بھی کہتے ہیں۔ یہ نام ہر انسان کے لیے ہے، چاہے وہ مسلمان ہو یا کافر، غنی ہو یا غریب، سچے ہو یا جھوٹے۔

ٹری کا بیاجا مال ڈالے ہوئے آں۔ گویا ایسی ویلے ویٹ نانی نے دسیا کہ
مکانہ حکمت علی دالسماء آں۔ ارج اسمہ سا ڈال فرم سے ہوا لے بی آسا
ایسی ساجے دسمن دے حلق ویٹ کافی سرس لسمہ لیں سے ہوئے مال
مٹھا جڑا کے لڑیے

وہی نامی عربیہ لیبیاں داخلہ دی اوپر لے جو کسٹریاں دالے
حق خود اختیار کی گئیں، ایک سیاسی مسئلہ نہیں، ساڈی جاچے ایہہ مسئلہ
مسئلہ لے۔ اسسے کسی دی عربک آبادی دی حاجت کر کے انیس سٹے
ویج انسانی حقوق دی سر ملدی نئیں لڑ چکے آں تے ساڈے وہی نامی لیبیاں
نوں دی دنیا دی کوئی حاجت ایہہ حق سنگی توں نہیں روک سکدی

امریکہ دنیا کی سیاست فتح ایسا بلکہ بھاری رکھن واسطے خواہتا
ہے۔ غرض کہ ہر کتاں کو رہنمائی ہے۔ اس کی سربراہی میں ملکی ہے۔
ایسا ہی وڈا کرنا واسطے ساری نوٹ الیسی کی طرح فتح مادیات
صرف حالتیں دیکھتے اندھرتے دے رہے ہیں۔ یہی شخصوں کو سوچتا ہے۔ ہر
نے ہو رہی ہے۔ امریکی قوم دنیا میں باقیوں کے خلاف ہر کتاں کے
دیاں گھر تو تانے بارے خاک توں دی رائے کیسویں ہو سکدی ہے ایسا
اندازہ ایسی مل توں نہ کوئی اک لالہ حکیم کے واسطے لکھو جس اک
نار لکھتا ہے کہ اہل صدی امریکی توں باہر مل جائے۔ دامن کر کے اہل
مذہب دا فرقہ برادرانہ کر کے توں تیار ہے

انسانی تہذیبوں کے عالمی امن دے چلا۔ اسی عہداری کے تحت
 "الطیبار" بنیالی اور "دولوی پیلیوں" کہیا جا چکیا ہے (تقریباً ۱۹۰۰ء) نے ہی
 پھر اس سید کا راج دینے چلا۔ اگر اسی دیباہی فکر کی اس دی حمایت و اہل
 ایاد میں جائے آں — حق نکل رہا ہے اسی دی ساری پیادے والی
 عالمی تہذیبوں کی تہذیب و اعظم تہذیبوں کے لئے اسی دی تہذیب و اعظم
 دے دلی میں

الفصل الثانی

جیون مرندی نظم

(دو مٹ تائی سُوریاں اُٹھیں)

راحت نسیم طاب

میرے نال لہو دہاں لہراں اُپ
 سنات کون کرے گا —
 کٹھے اُپر کُتیا آردی دانت بھلا کی جانے
 پانی اندر ڈب کے سورج
 پھر کچ اُگدا اس (۴)
 ایسے ہی سب دکی اُتے تی سہہ ہزار سالو
 ڈالر چھوٹ

ایک دوسرے
 سچ وی ہاڑی تھن والے
 سر دے ہیں منگدے؟
 اچر اور پل ہے
 جد طوقان و تبولان دے لے
 شینب جواناں وی رت مٹن وی بلال
 تیرھی سچھی سہنی دہی!

ا۔ جیت نام و صحیح و ادریس
ب۔ امریکین مجریہ آزادی

(13)

۴۰۵ ی

۴ پیمانوں

لاہنتیاں دی کنہہ و سہ اہیے

پہلی چار کڑیوں سے چھٹے سے آٹھوں

الہامیہ فیضانِ اسلامیہ

پیشی نمکدہی ملک مرزا کے

سلی لاشیں دیوان قصائد لکھن

سب نول ایچ کے پاؤ آئیں :

— سوچ وی تے میری مہم ہے !

۱۰۸

مجلس شریعت

تے پورا دل سے جانے،

پہلے ایک ماں سگہ وی ہوتا ہے

پادشاهان و پادشاهی

(۲)

2004

تفصیل ایرانیہ میں ہے

... ..

جنگ

دوبیت تمہیں (اُنیت)

بارغ حسین خاں

جنگ : میختری —

راست و خیر

خون تے اک

ذکر پیرچینواں

وسدنی زہیر

ہیں مٹی سے آج —

رتنگی ۲۰۰

حسن عظیمی

ملک شہزادہ

پہلیوں لہر

شاہ لطیف بھٹائی

دکی پنجابی شاہی

رشتید محمد الانصاری

نکستہ و خند کے ساتھ ہر ایک کے حق میں جیوریز (جوزیف) نام کا واسطہ ہے۔ چنانچہ انگریزوں کو کہے گئے تھے عام وقت ہے۔ - (۱۵)

نہی ہے کہ انتخاب قومی وادی ایسا حاصل ہو سکی ہے۔ صوبہ قومی سب سے زیادہ مال نہ ہو
ہو۔ نہ ہی ہر صوبہ میں سکون اور خوش میاں تہذیبیں نہ ہوں۔ یہاں وہی کچھ ہیں طریقے مال کثرت پر
کھدائی میں اور ہر صوبہ میں ایسا نہ ہو۔ ہی نہیں کہتا ہوں کہ ہر صوبہ کے لیے ایسا صوبہ تہذیبیں نہ
ہوں۔ نہ ہی ہر صوبہ کے لیے ایسا نہ ہو۔ ہی نہیں کہتا ہوں کہ ہر صوبہ کے لیے ایسا صوبہ تہذیبیں نہ

ہاں سے ہیں جاگیر تیرہتوں ساڈے خالی پالسان دا مقام دی معلولا نہیں رہ سکيا۔ ہر جگہ
”سورج مون“ لکھی سندھ سے نکل مشہور سی تھے ہوس سے وچ سندھ تھے پنجاب تھے سندھ
شمال داون دورا معد موجود ہیں سی۔ یعنی اوسط سی اما قوم سی تھے اکا زبان وقت مقامی پیوں کے

[illegible]

میرے مددگاروں کو، جو کہ میری ساری زندگی میں میری خدمت میں رہے، ان کے لئے میں نے ایک خاص جگہ پر ایک خاص مکان بنوایا ہے۔

۱۔ ہنس کے منہ میں سب تیر۔ توں لگے میرے دہر ۱۱
 کھانکے خدام پڑھتے قرآن تینوں پاک نظر دا
 ۲۔ ایسے لکے توں تک لکھ دیس تاں قیومے قوت قبر دا
 ۳۔ دہر منہاں دے نہ لکے میں لکھ لکے دا قیوم
 لکے واراں میں اڈیاں اوج پچھے چا سٹیاں
 پڑھو محراب کسے اکھنچے راقہ پھولی تکی میں بیجاں
 ۴۔ چوٹی میل صابن تھولا۔ قتل مل دی دھوواں
 پہنے اند داغ راضی د جیوں دیکھاں تیوں دھوواں
 ۵۔ نرہیں راضی کر دیاں گڑ پھر سٹیاں کپھوں ۶
 تیرا شوق ہے تلک تمہیں دے چٹک لایو فی مینوں
 لکے اسادی آسیاں سبیاں بول ول تاں دھوواں
 تیرے جیہا مینوں کور د ماہیاں میں پھیلے طر تیروں
 ۷۔ تن دی کھٹکے من دی کھٹکے پھول درختی دیاں ہیر
 دیاں ہیر دی میں کھٹک پیراں چساں کال لقاں
 تہی جیہا مینوں کور د ماہیاں میں پھیلے کھ پیراں
 ۸۔ ماہیاں کھڑے ہری شکر میں میں طعہ قیوم
 کسے کلا اچا لکے جاوے۔ مینوں کھانکے تلک میں بیوں
 ۹۔ داغ دھوئی سوز دیاں ما، لکھن قبر وچ تھیاں
 پھڑکے دیاں میں کھول دھوواں۔ چھ وچ مغلخ مرثیوں
 مگر تے غیر دے اکوں حفت دیوئی تھیاں
 تھو راہیاں مینوں آن کلا جو سہ آکھیا سوکھیاں
 رست باہیوں یار راہیوں دے، وچ تبت دے نہ دھوواں
 ۱۰۔ چلے چوڑی کھ ڈاہر چوڑا کھوواں ساوے
 دو دیاں دے دھن بکتے کھٹکے تلک دھوواں
 ۱۱۔ پختہ سوچ پختے پختے سوکھیاں۔

۱۲۔ ہنس کے منہ میں سب تیر۔ توں لکے میرے دہر ۱۱
 کھانکے خدام پڑھتے قرآن تینوں پاک نظر دا
 ۲۔ ایسے لکے توں تک لکھ دیس تاں قیومے قوت قبر دا
 ۳۔ دہر منہاں دے نہ لکے میں لکھ لکے دا قیوم
 لکے واراں میں اڈیاں اوج پچھے چا سٹیاں
 پڑھو محراب کسے اکھنچے راقہ پھولی تکی میں بیجاں
 ۴۔ چوٹی میل صابن تھولا۔ قتل مل دی دھوواں
 پہنے اند داغ راضی د جیوں دیکھاں تیوں دھوواں
 ۵۔ نرہیں راضی کر دیاں گڑ پھر سٹیاں کپھوں ۶
 تیرا شوق ہے تلک تمہیں دے چٹک لایو فی مینوں
 لکے اسادی آسیاں سبیاں بول ول تاں دھوواں
 تیرے جیہا مینوں کور د ماہیاں میں پھیلے طر تیروں
 ۷۔ تن دی کھٹکے من دی کھٹکے پھول درختی دیاں ہیر
 دیاں ہیر دی میں کھٹک پیراں چساں کال لقاں
 تہی جیہا مینوں کور د ماہیاں میں پھیلے کھ پیراں
 ۸۔ ماہیاں کھڑے ہری شکر میں میں طعہ قیوم
 کسے کلا اچا لکے جاوے۔ مینوں کھانکے تلک میں بیوں
 ۹۔ داغ دھوئی سوز دیاں ما، لکھن قبر وچ تھیاں
 پھڑکے دیاں میں کھول دھوواں۔ چھ وچ مغلخ مرثیوں
 مگر تے غیر دے اکوں حفت دیوئی تھیاں
 تھو راہیاں مینوں آن کلا جو سہ آکھیا سوکھیاں
 رست باہیوں یار راہیوں دے، وچ تبت دے نہ دھوواں
 ۱۰۔ چلے چوڑی کھ ڈاہر چوڑا کھوواں ساوے
 دو دیاں دے دھن بکتے کھٹکے تلک دھوواں
 ۱۱۔ پختہ سوچ پختے پختے سوکھیاں۔

دس کنوں ست ہاں بچے کتنی کنوں ست کنوں
 بہ میں ہاتھ عشق ڈھونڈتا تھا بانی تر فغان
 ۱۲۔ حاکم قیدوں غم پلاواں عشق اباد سے پلاواں
 جو کوئی عشق نہ جانتے اس نوحی اکدم قتل کراواں
 ۱۳۔ صد سداں دی جی جی تھی، ہاں دل سے قوسے
 چھوٹے لاکوں نیوں دیو سے پڑنک پنی دی چوے
 ہمیں بھٹن وہ مینوں نیوں غم طیر بھولے
 والی مل

بہ مل لایا بیٹہ

ماہی سے میں سمجھ نہ لایا
 رات اندھاری حاکم ڈھونڈتا
 تھڑ پھڑ دسدا بیٹہ
 جہاں تھیں بچے بھڑا
 زلاں تھیں گرنے بیٹہ
 بچے اندر رخ رخصی ما
 بیٹہ کجدا شیبہ
 والی مل

وو راجا

یہ پرائن ہوئی

راجہ سے سر رتہ بھیمی

پیر سے سر رتہ لولی

جیں تر رانجا بھیاں پاسے

جیں تر سو بھیاں سوئی

"شاہ جو رسوا" سے "نر بھاری" دی جتے محبت سید محمد تقی پیر دستگیر دی بھو
 بہت لکے گئے ہیں اس کے دہان سندس بیٹیاں سے دی پنجاب سے عادت ہندوستان سے

قیامت تے محبت دا اکھار وی مل بیوں مقبول کہیاں پچوں یں کیا سے
 مردوہ تے صف بند سامنے دے۔ حضرت خورشید بہادر الدین رکیا لٹائی تے حضرت شاہ رکن الدین غلام
 دی قیامت مل بھرا بھولا سے تے فصل مل سے آخر فریق "والی" سے عنوان مال باک پنجابی ملی وی کہہ
 سطرچہ مال دی مہائی سے۔ ذرا جھٹکا ہووے۔

کوں بچے گھڑ دل دے

ادھی بنوں کون بچے

اندھلا لوبہ کرے گا

میرے دل دے قتل بچے گا

ایسے کامیوں چکیوں کو

یار اٹھا دل دا

ملنے اندل کنوں عشق پھوٹے

ہام سائیں دا دس گدھوے

نکھی دہر بیاں دی کو

لوک دلت شریں دے

ایسے طرح "شاہ جو رسوا" سے "نر بھاری" سے "نر بھاری" سے "نر بھاری" سے
 دی سے عنوان مال لکے گئے ہیں۔

جیں تھیں قی میں کہیں سنگ

جانی سے

پا تیں گن ایک تھیں

باک کوچی مدھی صوبہ تھیں

توساں مل مورا جی

شاہ جت کی دوست لائی

پسلی ٹکڑ میں جالی

"نر بھاری" دی الک فصل سے۔ تے اور مارا فصل سے "نر بھاری" دی نہیں سکوں راجہ تار
 دی "نر بھاری" دی سے۔ جیس فصل دی لولی جیہا بیت نکھر نہیں آوے جو بکے ہور شاعرے کہا ہووے۔ پس

توں وکر سندھ۔ ان سے شہر۔ جو مٹی، دیب بھٹ مل سے لکھی کتاب "کھولہ داد" سے وچ وٹے وٹے
شہرستان پیش کر کے ایسے لکھی تصدیق کیتی سے کہ شاہ بٹائی بھواری نہ چھوڑا۔ وہیں ساریں رہائش جاسے سوتے
اوپر ان سے بھولہ لادم "شاہ جو رسالہ" وچ "سر ڈھولہ" خود اوہاں وا اپنا بیہ ہویا سے۔

ایسے طرح "شاہ جو رسالہ" سے ایسے لکھے وچ "دروہ" بٹائی ظام ورا جو یا سے تے اور بٹائی ۵۰
مغربی پنجاب دی زبان تے تہذیب دی ترمیمی کردا اسے سکوں اوس سے مال مال شاہ جو رسالہ وا
نمبر بزرگ ہندی دی سابق مشرقی پنجاب ایس وقت دی زبان تے کورونامہ واسب دی صوبہ واسب وا
پارہ پور ترمیم اسے۔ اس سے وچ ہندی زبان سے فصیح مشہور شاہواں تے "کورونامہ" وچ
بھوں ایجا کتاب پیش بٹائی اس۔ ایسے طرح ایس کہ وچ ہی ہندی میت ایسے دی میں بوسے ہندو
شاہ سے لادم وچ عربی آوندے۔ میں توں ایس معلوم ہونا اسے کہ ایس میت عزت شاہ جو رسالہ
سے اپنا ہے ہوئے اس۔ تب سندی بٹائی لکے شاہ کا۔ دیں زبان سے مل مل ہندو۔ اس
سے دی وٹے توں وٹے شاہ سن سین اوہاں وا ہندی ظام وٹاں سے پڑائی ظام وٹاں
صرح کر دتا گیا سے۔

شاہ بٹائی سے ایس ہندی۔ واسب مشرقی پنجاب مال سے میں واسطے مناسب ہووے۔
نمبر سانبھا "دن طبع اوٹاں" سے بٹائی ظام سے مال مال اوہاں سے کہ "مال" ہندو ہندو
رم لکھ توں ہندو ہم خدا وچ نقل کیتا جاوے۔ اس سے وٹاں سے ہندو ظام لکے وٹاں سے
ورق وٹے مل جاوے تے اوہاں توں دوت مستحق واسکوں ایہاں ساٹوں زبانوں وا لکھ تیریاں ہندو

نمبر ایک ہندی فصل ۱۱

۱۔ بھہ نہیں پور نہیں وچ میں ہی دور

۲۔ مال سبوں سے مال خود سور

۳۔ پر ہندی توں گڈ چلاں بھر ہفت ہفت ہفت

۴۔ بیوں بیوں سانبھ سورن سبوں تیوں یوں لکھ

۵۔ میں بھید توں جو۔ میں ہندی ہندو

۶۔ ہاں قیامت اور ہے جو بیٹی آئی سامت

۷۔ میں چھپا پھر لکھا کیا جاتوں کہ ہوئے

۸۔ لکھ مرنا یہ ہے بھہ مت مت مرنا سے

۱۔ سانبھ گئے دو دن بھہ میں جاتوں قدس جاس

۲۔ ہوسے پچھ پچھ پچھ کا دن میں بھہ ماس

۳۔ سانبھ کر رہی مپلی نہ سانبھ ساتھ

۴۔ دکان کادیں جو رہی مرگ ہ ہوسے ہفتہ

۵۔ سانبھ آیا ہم سنبھالی سے بھوں ساتھ

۶۔ سانبھ سے پٹے دھروں بھہ ایس مسکات

۷۔ سانبھ آو ہم شہا، ایسے بھہ بروں

۸۔ قاتل جہاں لکھی جویوں اوہاں دھروں

۹۔ سانبھ مت ہما سے ہم لکھے تیسے ہاں سے

۱۰۔ ہم بھہ تم بہت ہیں ہم بھہ ہم کاں لکے

۱۱۔ گول بھاہ گول گول، بھہ ہمارا بھہ

۱۲۔ سانبھ تم وچہ بھہ ہمارا جودا

۱۳۔ گول کوہہ دوہیں گول سے میں کس کے لاکوں ہاں

۱۴۔ ہم بھہ دی اوس گول کی میں گولہ بتایا ناں

۱۵۔ گولہ گولہ دھری گولہ چکس لکھ میں کاں لکے

۱۶۔ میں ہندی توں گولہ کی میں گولہ ملایا ناں لکے

۱۷۔ میری پر لکھے نہیں چوک ہانٹے ہالہ

۱۸۔ گولہ بھہہ کی کسے چوک چاکری باب

۱۹۔ لاتی لاتی رم کی کسوں کچھ نہ جانے

۲۰۔ جیوں گولہ توں سنبھال بھہ تیوں بھہ مت من مانے

۲۱۔ کار کال تب بھہ جب متقی نے کھر جانے

۲۲۔ انجن کامیں کسے کل میں گولہ لکے

۲۳۔ بھہ اس توں مت بھہ پڑ جانے

۲۴۔ چار کے کھر چندن گیا نت ہفت لکھے چام

۲۵۔ چندن بیوں لکھے جب پڑا بھہ سے ہام

- ۱۷۔ صاحب تیری صاحبی گھٹ گھٹ مہرے سہنے
جیوں مندی نے اندھ میں لان لکے ہر جائے
۱۸۔ صاحبی مہار کا پریم کا صدف ہلنے پھرتے
ٹوٹے پیچھے ساڑھے گانڈیج دے مارے
۱۹۔ اسے کیا ماہر دیکھ لہوئی آتر تو ہ نام
کام کیا ہے لوں میں جو پڑے ڈسے سے کام
۲۰۔ کہ کروں تو جو جھوٹا شک کروں مری
کوئی ہوئے سنی سب کا جو مجھ آں ملا ہے
۲۱۔ کہ کروں تو جگ ہے اندھ چلے لکے لگاؤ
ایسے کھن سب میں مت ست کروں اپاؤ
۲۲۔ پانی کر دھوپیا ہنڈا کا ہم دے
مٹ کوں ورن ہوئے بد کا بونی سے ہی دے
۲۳۔ ہر ہر مٹ کوئی کچھ ہر ہر سلطان
جس گھٹ ہر پچھو اور گھٹ ہے شاہ

والی

آن ملا ہے کوئی

دکھ سے پیا

پیسے ۲۲ دائم قائم

دوست ساڈا صدف پیا

فصل ۳

- ۱۔ آس مہرے لوں کیا رویے جو کھر پٹ جائے
دھسے اہہ بندھی آپ لوں جو پٹ پٹ بجائے
۲۔ میں مہرے سوں جگ ڈسے اہہ مریا اہہ
کب سوئے کب پائے وچس پر ماند
۳۔ مریا تو آمان سپہ عمر کو اندھ اور
بی سوں مریا جو پٹ کب پٹے اور نور

- ۴۔ مہرے مریا کوئی کچھ مریا جانے کوئے
یہ وار ایسا مہرے جو پھر مریا ہوئے
۵۔ نہیں تم نہیں ہو دور دور سے مانہ
ساجن پھل جو کچھ پریت جات مانہ
۶۔ ساجن میرا ایک ہے دوجا کروں نہ کوئے
دوجا ساجن تب کروں جب کل دوی ہوئے
۷۔ کاسے کی دین جو ساجن پھل دے
دیکھو لاٹوں کی پریت جگ پٹا سامنے
۸۔ خد خد چیا ہر کوئی بید چلایا دے کوئے
بید سے میدوں میں کھڑا کیا دے کوئے
۹۔ کانا سب حق کھاؤ دھن پٹن کھاؤ ماس
دو زیناں مت کھاؤ پٹا مں کی آس
۱۰۔ مہار تو شہ کرو پٹا آکھ سہنے
دبان چارسی کھٹ لو ہم کالی کو جائے
۱۱۔ سن ٹھری دھول کی سے پان میں پھول
دو ٹھری کا دیکھنا آتر دھول کی دھول
۱۲۔ ساجن جہرے پاس سبے میں ڈھول دھول دیں دیں
ساجن ہے مریا میں آں دھول دھول مار کے پس
۱۳۔ ساجن جہرے پاس سبے میں ڈھول دھول دیں دیں
ایک ایک دھول برس کے ہے ہوں دن تیس
۱۴۔ ساجن پد پد ملائے کے ہر تو دھول دے
تھوے دشمن دھول تیری دھول دے
۱۵۔ ساجن پریت ملائے کے پرتوں دور نہ جوئے
نہو چارسی ٹھری ہم بن تم ہے لکھئے
۱۶۔ ساجن ایسی پریت کرو جیسے غم مہرے
فیں ساڈا ساڈا پھول دیں پریت

۱۰۔ ساجن اتنی پریت کرو جیسے شکہ کریں
 آپ جیسے سرور و پ کے اور چھاں کریں
 ۱۱۔ میرا دل جگ پڑا ، سا سوئے نہ دے
 گاہیں کروڑوں سوئی آن کی پوچھا ہوئے
 ۱۲۔ کمال بھی کی ہالہ پار کھو کیے نہ میں لاف
 ڈرتے ڈرتے ڈر رہی ہوں تو روکے چھانو
 ۱۳۔ دیانت کو سب دہ سے آ دیانت کو ہے دین
 کہوں سوں لے پوتا جو پیٹ جھون سوں جان
 ۱۴۔ سائی صورت میں لی سائی صورت میں
 من نقطہ دور کرو تو وہ میں کی میں
 ۱۵۔ سب جگ باندا لاپہ حال کے کوئی نہ جھوٹا
 او جھڑ چلایا سو کھم پتا ماد چلایا سو لونا
 ۱۶۔ میری پریت نکالنے کے دیاں گود نہ جلتے
 نہ جیسی شری میں ، میں مانگوں تم نکالنے
 ۱۷۔ مدھو کی جگت جل کھوئے کھوکھلا خاص
 مدھو داسے کن کسے دل میں رکھے سپاس
 ۱۸۔ سب جگ رہے نہیں جھوٹا کئے نہ نام
 کہ کبیر کس ہوں ہوں ، دونوں جیاری کام
 ۱۹۔ کبیرا ہے جگ جانا ہے ہانسون گیتار
 ہوسوں پوچھا آروں لاجوں ہشتیار
 ۲۰۔ کبیر کبیر کی کرو سو جھو آپ مرے
 سا ترشتا میں کہ تم ہو واس پیر
 ۲۱۔ کبھی کسوں کوئی نہ سبے گل جین کی بانو
 ڈھنکی قتل رہے جیوں ترور کی پھانو
 ۲۲۔ جو جیو شوق میں مدھو نہیں ہر کی جگت نانہ
 اور شوق مسوان ہے جھوٹ دے اسے اسے نانہ

۳۰۔ مدھو چیں شکہ رہا ، شکہ میں ہیں ۱
 آئی اُس کی وار جو ساچے کون جھوٹا ہے
 ۳۱۔ شکہ چلے شاکر چلے ، چلے ٹھکی ہار
 آئی تہیں کی وار جو ساچے کون جھوٹا ہے
 ۳۲۔ سچا تو جھوٹا ہے ، جھوٹا سب شکہ
 جب سقوں تب رو جئے جب اُنھوں تب ایک
 ۳۳۔ سچا تم سلطان ہو اتم تیری ذات
 سو کہاں سامیں ہے ، لہ آں طاویں ذات
 ۳۴۔ تن میں من مانگی ہم تو بونڈن ہار
 کھن کبیر کا گیا پھانچ ہے سدا
 ۳۵۔ شکہ دھوا نت نیا شکہ نہیں دن ذات
 گودی جس ہوا نہیں مٹی ، تاکہ ہاتھ نہ سات
 ۳۶۔ شوق پھر تب نہیں ، جھوٹ ہمارے باب
 شکہ میں ہر سے ہی ہے اُس کے ہر سے آپ
 ۳۷۔ لہ لیا دنیا نے نہ کچھ کھو دیا
 دو ہی کئے اسے نانا بھنوں شکہ کیا
 ۳۸۔ شکی شیب ۵ جھوٹے موت رذل سب سات
 لہ جگت سوں مدھو تلم اسی کے ہاتھ
 ۳۹۔ پو پو ہم آتے ہے مدھو
 نیا لاف پافیا دیا لاف ہتھ
 ۴۰۔ تم دانا ہم ، کئے نہ نورک مت نہیں
 میری گوری تم کھنڈو تم میری جبین
 ۴۱۔ جی جی نل ہی جی جی ۵ جئے
 اُن مدھو جی جی جی جی جی جی جی
 ۴۲۔ گاہ جی جی جی جی جی سب جگ ہوسا
 سوئی تیر کان مارا پر لکے جیس

۴۴۔ آٹھ پہر چونسٹھ گھنٹہ کی رات پرست میں
سنن پڑھیں پانچ کی صبح لائے تب چھین
۴۵۔ لائے میں کہ مس نہیں کہ میں گمارے ریت
عین گنوں توں جیہ کہ لٹکا بیٹھے پڑیں
۴۶۔ ورت سب لائے گروں، لیکن گروں ورتے
مادا مند میں گروں جا ایک گن عبادت جائے

130

راہ مسافروں کی طاقت
مسافروں کی طاقت دو میں
دور کی مسافروں کی طاقت
پچھلے مسافروں کی طاقت

والثاني ٢

لبیسی، ہندی، انہیں ہندی یاد
 جن نال انکے وہ نہیں ہندی
 مٹ پٹی نوں یہ ویرا من ہوئی
 کل موٹ دھڑ پتے۔
 دھمو معتوقوں دی وجہو
 مہو دیاں دیاں جو تھے۔

والی ۳

خوبی پس کا در میب
سوائی پس کا در میب
جان تیری بار جان تیری
در کوئی جوی کوئی چو ما
در کوئی جوی پریت
بر در کے کیا ہے ساقی

اس مشغل میں کوئی دیرت
 جس سبب چلے اُس کوں بنے
 آتا ہیں عورسی پیٹ
 آتا ہیں میری ہاتی گیہر
 ناتھ تہا کوئی نیت
 فصل ۳۰

۱۔ دادو دھول چھوڑ دے تیں جیوے غیری کوئی نی
 ۲۔ دادو دھول چھوڑ دے جی دھول بن داٹ
 ۳۔ دادو دھول چھوڑ دے جی دھول بن داٹ
 ۴۔ دادو دھول چھوڑ دے جی دھول بن داٹ
 ۵۔ دادو دھول چھوڑ دے جی دھول بن داٹ
 ۶۔ دادو دھول چھوڑ دے جی دھول بن داٹ
 ۷۔ دادو دھول چھوڑ دے جی دھول بن داٹ
 ۸۔ دادو دھول چھوڑ دے جی دھول بن داٹ
 ۹۔ دادو دھول چھوڑ دے جی دھول بن داٹ
 ۱۰۔ دادو دھول چھوڑ دے جی دھول بن داٹ

۱۱۔ ایک رتی پسو کرنا ہوتا ہے سب کو

۱۲۔ امن دینا سب کو سب کی سب سے

۱۳۔ دوسرے کے لئے دوسرے کے لئے

۱۴۔ گورو سے گورو سے گورو سے

۱۵۔ کون سے کون سے کون سے

۱۶۔ کون سے کون سے کون سے

۱۷۔ کون سے کون سے کون سے

۱۸۔ کون سے کون سے کون سے

۱۹۔ کون سے کون سے کون سے

۲۰۔ کون سے کون سے کون سے

۲۱۔ کون سے کون سے کون سے

۲۲۔ کون سے کون سے کون سے

۲۳۔ کون سے کون سے کون سے

۲۴۔ کون سے کون سے کون سے

۲۵۔ کون سے کون سے کون سے

۲۶۔ کون سے کون سے کون سے

۲۷۔ کون سے کون سے کون سے

۲۸۔ کون سے کون سے کون سے

۲۹۔ کون سے کون سے کون سے

۳۰۔ کون سے کون سے کون سے

۳۱۔ کون سے کون سے کون سے

۳۲۔ کون سے کون سے کون سے

۱۔ ایک رتی پسو کرنا ہوتا ہے سب کو

۲۔ امن دینا سب کو سب کی سب سے

۳۔ دوسرے کے لئے دوسرے کے لئے

۴۔ گورو سے گورو سے گورو سے

۵۔ کون سے کون سے کون سے

۶۔ کون سے کون سے کون سے

۷۔ کون سے کون سے کون سے

۸۔ کون سے کون سے کون سے

۹۔ کون سے کون سے کون سے

۱۰۔ کون سے کون سے کون سے

۱۱۔ کون سے کون سے کون سے

۱۲۔ کون سے کون سے کون سے

۱۳۔ کون سے کون سے کون سے

۱۴۔ کون سے کون سے کون سے

۱۵۔ کون سے کون سے کون سے

۱۶۔ کون سے کون سے کون سے

۱۷۔ کون سے کون سے کون سے

۱۸۔ کون سے کون سے کون سے

۱۹۔ کون سے کون سے کون سے

۲۰۔ کون سے کون سے کون سے

۲۱۔ کون سے کون سے کون سے

۲۲۔ کون سے کون سے کون سے

۲۳۔ کون سے کون سے کون سے

۲۴۔ کون سے کون سے کون سے

۲۵۔ کون سے کون سے کون سے

۲۶۔ کون سے کون سے کون سے

۲۷۔ کون سے کون سے کون سے

۲۸۔ کون سے کون سے کون سے

۲۹۔ کون سے کون سے کون سے

۳۰۔ کون سے کون سے کون سے

۳۱۔ کون سے کون سے کون سے

۳۲۔ کون سے کون سے کون سے

دوہڑے

اعتمادی

ادھی باتیں چپ چپیتے دگدیاں ہیں دو جھیاں
سانا بک تے کھلی تہوں کر گئے ہیں بوٹھیاں

نہیں خیال سے سن سنبھوٹے ہس ہس جھٹے ہوئے
تکے سن پل دل کے بیٹے، مڑ فیر تھے ہوئے

یادوں سے پٹے لہو بھڑکن، سیک دے نوں آہے
سڈیوں بانہواں سنجیوں بونیاں دیکے سے بھرے ملاہے

ہل دوپل دی کہ نہیں گدی پل پل مل مل جاوے
جھڑیکھاں وچ جگڑا تے نہیں، نیندر کیکن آوے

حق کے واوردہ تاہیوں، رب جس نوں دے دیوے
آپے ادبیاں جنہاں پارے، آپے پیڑے کھیوے

دبے پیر دے چلے بنے دل کے ہوگ کلائے
جس دھلیجے منداں پاسیے، تھاں تھاں تلو دجائیے

علاں دتیاں تھیں ہس سے ایس توں دگد گدیاں گئے فدی مہرے دی
تھیں دی صورت وچ تھ توں دے میں شکلا۔

مرد در قدم یار دھرا سندھ چہ بجا سندھ

وصل ایہوئی دھک

ہیں دے سامے کلام وچ قرآن مجید تے حدیث شریف دا تھس تے متعدد وادی متوے
ایس قدر جو صورتی مل تھیں لکھے ہوئے ہس دھنی۔ ہیں داکہ دے جید عام توں دھ یہ تہت سے بوجھو
کوئی دھیا بندہ چو نہیں کر سندا۔ چہ کر جانی باہے عام متواتر روایت ایہہ لے کر دہیاں ہس سے تھرا تھو
علم حاصل نہ کیا س۔

"نہ یو دھرا" وچ "ستس چوں" دی داستان سے اندر بوجھ تے برہنی رمان دے دن ی دے
موجود ہس "تھرا بونڈی" تے "مڑ پیرک" وچ بچوں دے لکھاں تے "مادراں موت تے" دے
"مورٹ وچ لکھاں رمان دے سفظ تے مادے نظر دے ہس۔

تھدی کل لکھاں سادیاں کلاں دچوں ایہہ شامت بونڈا سے روایت تھاد جھٹ بونڈ بونڈ
دھرب سدھی رمان دے اک مکیم تھو سن سکوں کرلی، فارسی، پنجابی، سندھی، اردو، پشی، کاشی، دھری، دی
مورلی، ہرادی نے ساجھا ماد اسے ملائے دیاں رمان تھانگی تھہ مارواڑی وغیرہ دے دی اوسار دی دی
جور حاصل س۔ تھہ آپ نے ایساں سادیاں رمان وچ تھادی تھی ہودسگی میں، اوسر دے۔ ہس
دے سدھی کلام داکاں کاڈ حصہ محفوظ رہیا گیا ہس توں اوساں توں ہس، الاقوامی سمیت دی دھادی
پر دھلیوں رماناں دی مینا ہوڈ، مکیم تھہ لاجوب کلام یا تاں کرار دھڈ وچ ٹوٹ چھڈیا پراتے پھر جھکا
دے مقتدار لکھے۔ ہس توں مانی جھہ سدھی طو یو دھیا بوجھہ لا پیر بولی بولی دی توں دی
دکے ایس سمد توں سمدار گئے، ایس واسطے حضرت شاہ جھٹھٹ بٹائی، دی شہادہ صفت تھو دھادی
دیاں سادیاں مکی وادی رماناں وچ مسلم سی وہ عرب سندھ مں زمان تک محدود نہ گوتے وچ بوجھو دھادی
عرب سدھی رمان وہ شاہ اقتدار تھاندا لے

انسوس! بولی ایہہ محقق ہودسہ چہ اکٹھو ٹھٹ شاہ بٹائی دے بٹائی کلام توں تھہ روایت
دے امکات۔ چہ تھہ نہیں ہونے گوں، اتھائی طور تال ایس سبط وچ ہوئے دے دے دھادی
لاہیاں حاصل ہوسکدی لے۔

گیت باقی مدتی

ماہی پشاوریا

کیڑے کیڑے غاں وچ زندگی گذاریا

اچیاں چھاپیاں وچ تینڈی خوشبو اسے
زرمیاں توں سوچیں تک تینڈی نو اسے
چودھویں دسے پئے آ رہ چنتی ملد رہا

ماہی پشاوریا

پیراں وچ روایاں توں منزلاں اوتھیاں
وہیاں لی سٹاں کدھ سہیے اُتے جھپیاں
اگلی نے آلبیاں وچ ہمت نہ ماریا

ماہی پشاوریا

نیم دی تینڈے کوہوں نوں فوہیں رنگ نئے نیں
سدرہاں نے ساؤکیاں رنگاں وچ رنگے ہیر
رنگاں نیاں ہیتیا تے اُچیاں لاریا

ماہی پشاوریا

ہرگیک عیسیٰ سولی لکے جگدر

جملہ کرانگ تے مہر مٹھی وچ بدلی
لہ جیاں سب کو راں تم گیاں
سول دہی نوں ویرل ملی

بڑا دلی

کے تے پار دسے وچ وٹا

سہ دھن دیاں بیہاں توں ہن چیاں س
ی اہیل دس سن ہا سہ
دس دیاں سہ

یت وچ اُس نوں موتہ دا

دیا یا بھید پاس

نہلے تے سولہاں اگیاں

مٹ بر بنی

مہی تے دی بکتے مٹی

بدیتے توں مٹری

اُس نے ڈٹا

گرمہ لکھ دسے پکڑے

ورہیاں توں ادویں دا ادویں پیسے لئے

جانے سورج نوں ہر وقت لے ہتہ جا کے

چھوڑ دی پر نام ہیا

اُس نے نظریں چپ لے ڈٹا

گھٹ گھڑیاں سو دیاں دسے دھکار

دو آپ سی ٹک رہی

اُس نے لڑکچہ نوں تکیا

اماں مل کے

سولی اُتے ٹک رہی سی

کس دی پتی ہوند مسیح دی شکل ویر کے

ایسے چھ نوں

مٹھی مٹری وچ بدلی

غزل

غلام یعقوب انور

ریت چھا ناں اکھدی من دا دلہا بال
 اُٹھ نغیرے وج جیسے اپنا مادھو لال
 پتہ گنج ایمان دا فقر دی سادھی لی!
 دل سے شاہ حسین نوں پاؤں سے دھال
 روپ سے شاہ ماروج سیلے دا کھرچ
 رنج شاہ وریوں پیار سے بیڑا ٹراناں
 باکو کوڑے گھٹ تے مُشد لیند بیست
 سے پیالے تار کے سکھ ہلو پال
 دیلا ہی دم لا کے گونگا تھنسا ہو
 بھٹلا بن کے ملک وج اپنا مال بٹل
 ماں بولی دی جھوڑوں بھرے کدھر یا قوت
 بیڑا شاہاں گھر پے گیا اج لکلاں دا کال
 روستہ ہی انور اکھدی من دی ڈاٹواں ڈول
 دم دم اکھاں یار نوں من کے جیتے مار

اُبھارِ داشت نگار

شارب انھاری

میں سمندیاں سے بینیاں تے مہدی ہوئی ہیں
 جیوں قحطل وج مہیاں سے نکلے پنڈے اُتے
 ریت وج آئی ناہری کوڑ تکیاں ذی دل
 جیوں پنڈوں دور کے
 مہیاں جی بُردا۔ تے ریت جی گھڑ

میں مہیاں دا لاش
 لا دھولاں دا دیر
 تے پھاسیوں دا شاہ۔ جھوڑ جھکڑاں دا پیر
 میں آداسیاں دا چن
 بیوں گئے بھلاں جی کے یوگیاں دی گئی مہوں
 اُٹسے ہوئے کدھر جی جیے دھوئیں دی گئی

میں گھر دھوں کئی۔ خرواں دی پتی ہوئی
 بڑی دا پیار
 لکسے اکھ دا بھل۔ میں اُبھارِ داشت نگار

اچھا بھلا

محمد کرام

تھے دل میرے تہ سے نیتاں

ہر دا سوچ

وہ دے دیے اچھا ہو کے

اپنی سوتی پہ دی گری

کشتائی دے سنک بلا لے

دھرتی دی ہر کھیل سے منج

دن دا آوا دسا اے۔

ایس پنکھ سے سوچ دیاں

دکھ جیہیں لاٹاں

آتے پات بچے کتے

دنج کھلن

بیوں جٹ دا پتر پتی بچن دیے

جھولی تہ کے کٹک دے پھٹے

سنبھے ساویر باروا اے!

ایہ داسی کیوں چائن دے دل کٹ پیر اے

اپنے پیٹے پر پاں اتے ڈوٹھیاں سوچاں لے لے

بکے بکے کھدیاں پتلیاں ہاتھواں مال ملک

لاے رنگ دے فوٹے اناہر دھما لے

دور لوہے لگن دی تھاں قل

گھور گھور کے تھکے نہیں!

پر س توں تھوڑا چر پیوں جد ابھ لاٹاں

دک اچھی دھرتی تے جاتی مارن
جس دھرتی دے ہر واسی د چائن دے وی
خوشیاں دے مال ہر دنا چہرہ اے
تہ اوہن دے ہونٹاں دی لالی منج ۲ پے
جیویں اس دھرتی دے دسینکاں
تتا پکا لے دکھیاں بہہ لے
ایہ کشتائی وٹھی اے
ایہ تہ اوہن لوہاں جٹے اوہ اچھا پریت اے
جس دا آت ابھیاں دیاں ڈیہیں بھان اگے
نیٹے ابھ وٹھوں
ایس بھو دیاں ساریاں حدں پنے وی سمیٹا اے
لٹلے لٹکوا!

ج اس دیں دے داسی ہونڈیاں

چائن توں یوں دے دے او!

ایہ تہا جو رین دی ڈھیری

پون چلے تے بن بن بہندا

پول چلے تے بھر بھر باندا

یوں نہ اسیں دی ڈھول وچا کے

کھیاں مو کے کھیاں پھریے

یس تہ توں کھا لے واکوں پنی آس ج کھا لے جلیے

تاں سے پالی ہر پتی توں لٹو پیا لے

پیتے چہرے دے ہونڈ

ڈوٹھیاں سوچوں تہ دیاں کوں

سٹے تے دی اوہ کشتائی

اوہ جیہیں چھاں مارے

چپ چاپ دلیلاں بہرہ سے تے بنیروی اسے قہر دا
دل سوچاں دے ویج ڈبیا اسے ڈٹکیا کلاپے سے زہر دا

ایس دل لوں کدھنیاں ہر جان دگتہ مان سی
پر سنا کر نہیں سسلیا ترے غم دی اکو لہر دا

میں دل وین جھاتی ماری سے بھٹے پونہ دی ٹھوڑی ذات
جس اکہ توں نکلیا ہانڈی اوستے جیٹے دی بشکوہ چہر دا

ہیں تے ڈھدا جھورا رہ کیوں بہرہ کل نہولی ہونی اسے
میںوں مس مس گل نال لاؤندا سے ہر بندہ تیسے شہر دا

لکھ پھو چھینو دوستو ایہہ کھڑا اسے ڈر سیاتی دا
جتے ہر کوئی ڈر دے سہم کے ڈر ڈرے ٹھوڑے ٹھوڑا

اک سایہ ٹھوڑے جھورا سے سنہاں لی سے موڑے تے
چن اتھو بن کے ڈٹکلیا اسے رات سے پچھلے پھر دا

اودھی آس شگفتہ چھڈے تے اپنی راہ تے ٹٹلے
کدوں اڑے توں بل سلیا اسے کدھی پیرا کھانہ ہر

نویں نسل واطربہ

کبکشاں ملک

ہک جات جٹ جوداں توں نصیب دی پادھی نال سیاتی دی یف دھڑاں ہی سدھی سے پدھی ہی
تے پادھی بلے جٹے فڑوں ایس یف تے ٹھکے ٹھکے سے دیناڑ جھکے دی سس جھکے سے جی والیاں
وہں لوں ڈھکے جوداں دی ٹوڑی دا پروانہ لہر آسے جا دتا۔ تے وہ ایچھے یلھاں ویج جھکے جھاگن دل
ایہاں مٹن کی تھوڑوں دس پارہیل دور بل دی یڈھنوں کیٹی دسے پینیاں دی مڑن تے سس کی
پہنکے۔

ہک پوری ویج توں سٹھ لو دسے پہاں پنجاب سے اک قہرے ویج پیدہ بھولے انہاں سے
دس دس دے کے ائی سکول سے سینڈ ماسٹرس۔ اوس دینہ دی سینڈ ماسٹری جی دی کسری توں گشت
کے کہ ملک جوداں سٹھاں تے دھواں توں پیدہ پارہیل توں گروں بہر۔ دی اک ٹوٹھوڑی پور
یڈہ با ویج انہاں کھویاں تے ماسے قہرے دسے جھڈاں تے ٹوٹھوڑے تے جھڈاں چلا پلا سے
وہں دسے تے دیاں ٹوٹھوڑیاں سنیاں جس دیناڑے ملک جوداں پٹی ویر تھنڈا لواتی ڈھکے ملک جوداں
اک کوہ پادھی سے چھا رہیے دور گئی۔ تے ویج انہاں سٹھاں یٹاچے ملک جوداں سے تھکے تے پھی دا
پھول اسے۔

تے ایہہ گل مس دی پھی۔ یہاں سسور اپنے چتے گھریں ہاں والیاں جوداں تے ملک جوداں پہنے
اک دس سکول ویج ٹول دا انہاں قہرے ویج لٹ آکے پاس کریا۔ تے بہاں پہنے کچے تے سیاتی
سے اڑ لئی شیت موجب فرق ورتی ویا کہ یہاں جے ملک جوداں نالی ہاں تیاں ورتکے رہتے۔
یٹھانی توں بعد جوداں کدوں کی پائی بار جڑی جی۔ تے ملک والیاں اوساں دی یالٹاں کے
تھوڑے مڑی پڑے جوداں توں ماتھ بنا ورتا۔ صاحب جی دا ماں اویہاں دی ماں تے ایہی قبولیت دی
تھوڑے جوداں تھوڑے جوداں سا صاحب جی ائی کھانڈے سہے۔ پیسے دھیندے تے عزت ٹھرت دسے مل
مل ملک دی دس ایہو اچھو جوداں جے اویہاں دا دل دی جیٹہ دھک جھولا تے ایہی اکی پتہ جان لا لکھیا۔
تھکے دھک جوداں دسے علم موجب جوداں پچھتے ریا کرلا لیا۔ دھوڑی پڑے کچے تے ڈھکے کدھی آئی۔

پنجابی ادب

لاہور
1/1/1966

July, 1966

Regd. L. No. 7465

MONTHLY PANJABI ADAB LAHORE

گیت دے شمارے دیوں چھپکے۔

* علاقائی زبانان دی اہمیت — مذاکرہ

* سرور، کتب دی ادبہ حصہ رؤف را رپورڈٹر

* احمد ندیم قاسمی دا لوک فن آئے مضمون

* اساتذہ پریت دی لوک گیتاں دی چون

* سے حمید د شائبہ

* قومی کونجرے کے مشیر دے سفیدیاں بارے د خوراں دی رے

* فلمی صفحہ : ادبی گزشتے

پنجابی دا بان آچا کرن والیوں کہانیاں ، نظمیں نے حوالہ

ماہنامہ پنجابی ادب ، سنت نگر ، لاہور

۱۰ - تقریباً بیست سال پہلے، ۱۹۲۷ء میں ایک ایسے شخص نے سب سے پہلے اس مسئلہ کا بیان کیا تھا کہ جب کسی شخص کو کسی اور شخص کے ساتھ مل کر

پنجابی ادب سے تعلق رکھنے والے تمام فنکار

ایس پرپے ورج

مفتوح

مفتاح السعادت
شہد حیرت
پرو قیصر اور بیگم اعجاز
پرو قیصر اور بیگم اعجاز

۹	رسول	۹
۸	سلطان محمود	۸
۷	بیر الی	۷
۶	لی	۶
۵	سید	۵

نقصان

تو سبقت از ابرار
فصلنامه علمی و پژوهشی
۲۴

کتابخانه

۲۸	کتابخانه	مکتب
۳۴	کتابخانه	مکتب
۴۶	کتابخانه	مکتب

پیشانی و سر پا کر

١٢٣

کتابت

۴۴۸
۴۴۹

پنجابی ادب لاہور

۱۹۹۵ هجری شمسی ۱۵ شهریور

مکملہ صوفی تبسم

ایڈیٹر
فیضانِ الہیہ لکچر

نہالہ لاہوری

سہ ماہیہ پندرہ : ۶ روپے

۵۰ - اے پیرچہ :-

مفتی اعظم - لاہور

مختار - محمد عبد الله بن محمد
مختار - محمد عبد الله بن محمد

[illegible]

ملن حلقہ اقلیتی

۹۔ میں توں ملاؤں سہمی تھے پہاڑی دی واسطے نال اسی ایہہ جیہہ صدد دی میں تہ تارہ تہ تہ
مئے تغیبہ دی حالت ویح سواں دی لہاؤ ویح استعمال چونکہ نہیں - شہید

طبيب	طبيب	طبيب	طبيب
عربي	عربي	عربي	عربي
نظر	نظر	نظر	نظر
شعر	شعر	شعر	شعر

۱۰۔ عربی زبان سے لفظ جو ”مصدقہ تعاون“ سے نکال کر لے کر مصدقہ کے معنی میں لایا گیا ہے۔
بالکل یکساں طور استعمال ہو رہے ہیں۔ مثلاً :-

عربی	سندھی	پنجابی	اردو
اکثر	نرمون	اکثر کمون یا رونا	اکثر رونا
اڈان	اڈان دیرین	کھوان ولپور یا وپیا	اڈان وپیا
راوہ	راوہ کون	راوہ کون یا گون	راوہ کون
افندر	افندر کون	افندر کون یا گون	افندر کون
بیان	بیان کون	بیان کون یا گون	بیان کون

مطابق تنظیمات زیر - - -

آرام ملے دیان فوق الہی فیض و استعمال کی سمجھی تھے بیجا بی رہاں کی وسالت نال ہوا ہے ۔
نورانی رہاں مع مینہ واحد غائب ہے واسطے میرے "خود" استعمال ہوئیں اسے جو سبکی رہاں مع
من کر گاہ "خود" مستعمل ہے ۔

اندر وی نہوتے باہروی جووت ہائیکہ پیشہ جو

یہ زمانہ صبح ایسے "نیو" لوں پہنچ گئے "اوہ" تھے "وہ" ہا تھا گی سے لیکن رعد رہاں صبح
میں چھ سو لوں قلیب مطلق کی ہماری تل "ٹڈ ٹڈ کے" "خو" توں "وہ" ہا تھا گیا ہے۔

یہ قرع عربی صیغہ "می" دسی حرفِ آخر سے سون مال مسدس زبانِ فصیح "میں" استعمال ہے۔ "لے" عربی لفظ "اس" پر "میں" تھے۔ "اسے" استعمال کر کے نہیں ہیں "بدو" زبانِ فصیح صیغہ "می" "نوں" صیغہ "میں" سے ہے "بنا" یا۔

”ہر عرب حُرّال“ سے معنی ہے پجاری رہائیاں وہی ’لئے‘ لئی، ’مستقل‘ اسے رستے پہنچا دلاتا ہے۔
 ”وہی صلاحت نال امداد رہائی وہی“ سے ”حرمت جہاں مستقل یہاں حالہ اسے۔“ مثلاً: ”میرے لئے“

۴۰۔ فی سلاطین طبع عاریسی رہاں مکے وی ہزاراں الفاظ مستدرسی لئے پہنچاں رہاں وی وساحت نال
 ۴۱۔ نکی سون اولو حق شامل جو گئے میں۔ خطہ۔ تب۔ آب و ہوا۔ آبد۔ آسمان۔ ہادشاہ
 ۴۲۔ بیدل۔ سادر۔ بہار۔ دشت۔ کے رہا۔ لے تاب۔ جنگ۔ چہتر۔ جی۔ ب۔ طرہ۔ وغیرہ۔

۱۔ جسکے تھے پہلے نہ انکے وقع جس طرح علی نہ ان کے سے بیڑاں، الفاظ "تسئید" کے "تعقیب" کی صورت
۲۔ جس طرح متصل نہیں تھے انہیں دھڑوں بعض الفاظ کے "تارید" کی صورت کی تیسار کہیں ہے۔ یہ
۳۔ انکی نہ ان کے وہی نہ ان الفاظ "تسئید" کے "تعقیب" کے قواعد مطابق مستندگی کے پہلی رہا تاں
۴۔ جس طرح وہ ذکر آئے ہیں تھے انہیں دھڑوں بعض الفاظ کے "تارید" کی صورت کی اختیار کرتی ہے

<u>مفتی</u>	<u>مسجد</u>	<u>غیر مسجد</u>	<u>کھیت</u>	<u>گنبد</u>	<u>پیشہ</u>
کھیتوں	چلوں	نشوں	سنگ و کھیت	سنگ	
دلی	وئی	واج	جیلپی	جیلی	دلی
تار	تارو	بھتارو	وار	وارو	یارو
خزیر	خزیر	خزور	کلا	کلان	راهن

۱۔ کسی دین سے جو عقائد جو مضامین سے تال میل کی گئی ہو، اس کی طرف سے
 ۲۔ لکھنے والے کو یہ طبعاً استعمال ہونے سے منع ہے۔ مثلاً

فهرست
سند
پنجابی
اردو
برداشت
برداشت
برداشت
برداشت

جملہ	سیدھی	پینچائی	اردو
آباد	آل و گھٹ	آل و گھٹ یا گھٹا	آر و گھٹ
آدا	ادا گھٹ	ادا گھٹ یا گھٹا	ادا گھٹا
بادر	بادر گھٹ	بادر گھٹ یا گھٹا	بادر گھٹا
بال	بجال گھٹ	بجال گھٹ یا گھٹا	بال گھٹ
بہادر	بہادر گھٹ	بہادر گھٹ یا گھٹا	بہادر گھٹا

قالی محمد نصیبی

۶۶ سندھی پنجابی کے اردو لہجوں میں فارسی طرز و اصطلاح "من" سے حیر و احد حاصل تو وہ استعمال و درستی کے لیے مناسب ہے۔ تاہم مطابق باطل عام ہونا اسے کے اردو میں تکرار مل ہی۔

فارسی	سنڌي	پنجابي	اردو
کين	ہیں۔ ہوں	کیں	ہیں
تو	تو	تو	تو

۱۶۔ ساڈی قومی زبان اردو ہے۔ پنج بیٹیاں کمرلی عظام دی آبیہ قی مسہ احمد وی مسجدی مے پھر
نہاٹاں دی دساتھک الی۔ شند۔

چاقو قسی۔ چاقی چپکی پہل میں ہیں پیچہ۔ خالو۔ قند۔ سق۔ بچہ۔ یہی بخند دہو۔
سندھی تھے بھاری نہاں تھے رورو زبان فوس دوہیں بھری نہاں جسے الفاظ قوی مسترد نہ
ہیں۔ شاعر۔

پیشوئی کیمبر علیہ السلام - التورہ - انجیل - قرآن - پستول - بیپ و جبر

١٠٠٠ - میسرہ العناط - مکرہ

مستشفى البقايا الطبية

فرنیج المذاق - طبعیت - نارتھ

۹۔ ایک پہاڑی سردار نے ان کو ملواری سائیکس قومی زبان اوروں سے روکی سندھو دیوان و دیوان سلطانہ سے
گئے انگریزی زبان و آفریدی زبان ملواری سے۔ تھے انگریزی زبان سے ایسے دیوان ملواری سندھو سے
پہاڑی زبانوں سے بھی اصلیت کے قائم ہیں۔ مثلاً -

ٲٲوگرفى - آفٲٲ - آرڊر - آفس - ايسى فسيٲشرايٲس - ايڊريس - پوسٲ - برٲنى ريج - بيمه - سمره
مينبر - راج - رسٲرسٲ - پارسل - پاسپورٲ - ذريہ وجود -

۱۹۔ برآمدگی کے بعد کالی رمان لوقا، گریزی زبان سے لوقا ہیچے ہزاروں الفاظ میں جس میں

عقب چپے سے۔ لیکن دو زبان علی بن ابی طالب سے "نارید" و "تاریخ" کا نام ملتا ہے۔

<u>مربوط</u>	<u>مستند</u>	<u>تکثیر</u>	<u>متن</u>	<u>منه</u>	<u>مربوط</u>
چاپ	چاپ	شاید	فهرست	فهرست	سبب
اول	پول	تجزیه	دوم	دوم	لغت
هم دو	طرح	عالم	پیشتر	پشتون	سما
			طرح	طریق	نحو

وہی وہی تھی یہاں رہا ہے وہی گھری ہوئی مٹا دی وہی شہر تار و پود کا ہے
میراثہ ہے وہی ہے۔

دنگیون	مُسد	مُصبوب
دیزیل	دیزیل کرن	دیزیل کرن یا سرفا
چند نمر	چند - ملن	چند - ملن یا عا
ڈور	ڈور	ڈور یا عا
ڈس	ڈس	ڈس یا عا
سڈنگ	سڈنگ کرن	سڈنگ کرن یا عا

ملفوظات حضرت مولانا مفتی محمد امجد علی صاحب دہلوی مدظلہ العالی -

وہمترتہ چھ ماہی ستالوں کے ہیں جو تیسرے ائمہ دین کے ہیں۔ ان کے لئے ہے۔ ان کے لئے ہے۔

۱۰۰۰ روپے ملاقاتی رہائش وچوں سہولت تھے۔ یہاں رہائش کے سوا کوئی دوسری سہولت نہیں ملتی تھی۔ یہاں رہائش کے سوا کوئی دوسری سہولت نہیں ملتی تھی۔ یہاں رہائش کے سوا کوئی دوسری سہولت نہیں ملتی تھی۔

[illegible]

۴۔ ساڈیوں علاقائی درجہ تاں سے ہنر ساڈی قدیم تاریخ کے اوہ تیں دھوڑ ویاں جیہاں سے ساڈیوں آمد
دراختی ہوئے ہے وہ سرسبز ہیں جس نے اوس تاریخی وسیع و البڑ ساڈی ملاقورہ پھر یہاں سے مقدر و جنگ کوئی

شاہ چراغ جو ہانوی

انور پٹک انور

ہم سب کو جس پر حال وہ علاقہ سارے ملک کی حق سپاہ کشی کی وجہ نامعلوم ہے اسے اس کی
 دلوں پر بکھڑے ہونے پر مسلمانوں کو یاد دلاتے ہیں کہ ان کے لیے یہاں سے جہاد کا حکم ہے اور وہ جس
 نے حق کی وجہ سے اپنی جان قربان کر دی ہے اس کے لیے اللہ تعالیٰ کو پوری عزت ہے اور اس نے
 اس کو جہاد کی سب سے بڑی شہادت قرار دیا ہے جو وہ حق کی خاطر اپنی جان قربان کر دے۔
 اس کے بعد اس نے اس کی شہادت کو قبول کیا ہے اور اس کی شہادت کو قبول کیا ہے۔
 اس کے بعد اس نے اس کی شہادت کو قبول کیا ہے اور اس کی شہادت کو قبول کیا ہے۔

شاہ چراغ جو ہانوی کے لیے اس کی شہادت کو قبول کیا ہے اور اس کی شہادت کو قبول کیا ہے۔
 اس کے بعد اس نے اس کی شہادت کو قبول کیا ہے اور اس کی شہادت کو قبول کیا ہے۔
 اس کے بعد اس نے اس کی شہادت کو قبول کیا ہے اور اس کی شہادت کو قبول کیا ہے۔
 اس کے بعد اس نے اس کی شہادت کو قبول کیا ہے اور اس کی شہادت کو قبول کیا ہے۔

اس کے بعد اس نے اس کی شہادت کو قبول کیا ہے اور اس کی شہادت کو قبول کیا ہے۔
 اس کے بعد اس نے اس کی شہادت کو قبول کیا ہے اور اس کی شہادت کو قبول کیا ہے۔
 اس کے بعد اس نے اس کی شہادت کو قبول کیا ہے اور اس کی شہادت کو قبول کیا ہے۔
 اس کے بعد اس نے اس کی شہادت کو قبول کیا ہے اور اس کی شہادت کو قبول کیا ہے۔

اس کے بعد اس نے اس کی شہادت کو قبول کیا ہے اور اس کی شہادت کو قبول کیا ہے۔
 اس کے بعد اس نے اس کی شہادت کو قبول کیا ہے اور اس کی شہادت کو قبول کیا ہے۔
 اس کے بعد اس نے اس کی شہادت کو قبول کیا ہے اور اس کی شہادت کو قبول کیا ہے۔
 اس کے بعد اس نے اس کی شہادت کو قبول کیا ہے اور اس کی شہادت کو قبول کیا ہے۔

سب کا حق ہے کہ وہ حق کی خاطر اپنی جان قربان کر دے۔
 اس کے بعد اس نے اس کی شہادت کو قبول کیا ہے اور اس کی شہادت کو قبول کیا ہے۔

اے شاہ

دہلی کے

رنگاں مہنیریاں

جہاد کے حق کا لیاں رنگاں مہنیریاں
 چلی گئے پانی کی اسے - درد و محنت کے
 مال کی سہیں - یا اس نال بہار کی
 نوبیاں راہوں - نوبیاں کلان - نوبیاں سوچا - چکے
 طریقے نال کتاب پیپ گئی ہے -

مکتبہ - پنجاب کے ادب سے سنتے تگر - لاہور

گلہ بول معروف میں چٹا دی شاہ سی۔ ریاں ملک صاحب جس دی چند وا ذکر کرتے سے کر وہ دنی چند ہی سے
تے وہ شاہ چرخ و سیول خاص ثابت نہیں ہونا ہے وہ دنی چند سال پہلے سے چتر تیرا شاہ چرخ
خاص سیول کی سکتے جس سے بہت تے نہ دست کہا نہیں جو سے بہت اوس دی اب دنی چنی مدت

ہے لوریندا ہادیوں لکھ اوسے دل کی

جید نام کار چل پائے ہر دم یاد لئے دنی دل سے
اس بہانے پولیس المہیت دمن عشق سے جاتے
مکان دمن کے ہو کی کچ بہ چا سبھاں سید چہاں
اس قلم سے سبھاں کچ

غیر یہ بعد معترف سے طو تے اب گل سی۔ جیوں تک شاہ چرخ سے کام و تعلق اسے اہم
یاد وہ معارف و حق سی دین ادبناں دنی اولاد کی لا پرواہی کے محبت دنی دیناں سے سبھاں سے۔

پتہ چلدا سے نہ دہناں اب وار صلی سی پتہ سی عام قن فریب دنی محبت دنی سی۔ اور سدا چتر دنی
چو کی کھیا نمونہ کہا نہ مائی تے بعد وف سے وہ تے بجالی

یہاں بن یہ وہ دھوکہ دیناں جس م رنہ۔ بہت سیں سے دنی ہوئی سے بڑی محبت کے لوریندا
سے بعد ادبناں سے کام سے بہت نمونہ کھ تے ہمیشہ ایس امید مال دنی جیتے جا رہے ہیں کار تے
محفوظ ہو جان۔

ایس کام سے مطالعہ لوریندا چلدا سے نہ شاہ چرخ دنی شہید دنی تے چلے شہ سے دھوکہ
رہا ہو گیا سے۔ اور دہناں بڑیاں دنی طین یہ کام دنی بڑیاں سے دنی نے مٹی بولی وق کھیا سے۔

دی دہرہ سلی پیر تے عارفانہ ستوئی سے بہت کار سحر دین حیاں افری پچی سیں سہیوں سادیاں سدا
توں سے سے م دیوں ظان لہیوں نیاں مین۔ ریاں خاص بہت سی سے شاہ سہیوں نے اپنی فانی دتے چہاں

سے اپنی فانی۔ دنی میں چوڑاں کن لاہر دنی اسے میں چوڑی دنی کچ صاحب دنی سداوں سے سے
بہتہ ایسہ حیات و ذکر کرتے سے۔ اور دنی ایس محبت و چاہا اپنا لوریندا لیت۔ دنی لاکھ ہو

میں چوڑی لڑی آں

بہاری بہر کھڑ کھڑ کار ساڈی بہا پانا چرنا ساڈی مفر سدا بہا
جو ختم سے دنیا میں سے جانا مان مائی بسا میں چوڑی لڑی آں مفر دنی سدا
چہر لایوں میں کھیں جانہ یوں مین چوڑی لڑی شاہ سہیوں دیاں کافیاں نکل ماکھا دیاں مین سے

ہائے توں میوں غیظوں دنی مل نہ آئے

غصہ غصہ سے جھٹھ تان غیظوں دنی مل نہ آئے
حق قلعہ سدا میں پڑیا سداوں آں سدا میں کچ
سداں سدا چوڑاں دیکھاوں مینا سدا بہر داپاں دنی

سداں دنی سدا جلد دنی سدا میں یہ چاہا کچ لوریندا

یوں جھٹھ لگتاں ایس سداں دنی
لوریندا کچ چوڑیاں کھیا ایسہ تی میرا لایوں دنی
دیکھ کوئی دمن بوس کوڑوں چرنا دنی

دنی میناں میناں جیتے چہاں سے دنی
دنی کی فانی کھ سے ختم ختم ہے دنی
شاہی میناں راجہ تخت دنی دنی

سداں چرنا دنی میناں سب تانوں
سداں چرنا دنی میناں سب تانوں
سداں چرنا دنی میناں سب تانوں

سداں چرنا دنی میناں سب تانوں
سداں چرنا دنی میناں سب تانوں
سداں چرنا دنی میناں سب تانوں

سداں چرنا دنی میناں سب تانوں
سداں چرنا دنی میناں سب تانوں
سداں چرنا دنی میناں سب تانوں

انہی دنی پائی

نہ نے میڈی سس

چاک سے ہزار سے دنی سداں مہدی لاف
دنی نے دنی پائی جھاتی

چاک سے ہزار سے دنی سداں مہدی لاف
دنی نے دنی پائی جھاتی

چاک سے ہزار سے دنی سداں مہدی لاف
دنی نے دنی پائی جھاتی

چاک سے ہزار سے دنی سداں مہدی لاف
دنی نے دنی پائی جھاتی

چاک سے ہزار سے دنی سداں مہدی لاف
دنی نے دنی پائی جھاتی

چاک سے ہزار سے دنی سداں مہدی لاف
دنی نے دنی پائی جھاتی

غزل مثنوی

بختاں دے وچ کاغ کھل گئی
کالی کالی لٹ بند کھل گئی!
تیری رُخت وچ جتنے سُن کے
سانوں اپنی کہانی بھل گئی!
کہنے لوں کہہ دتے سبہ کج
اسی گل پر کہی بھل گئی!
باغ دا جوئی رنج پیا گئے
جگر مار دی گرتی کھل گئی!
خستہاں کووں واند نہ غی
سانوں زہر دی کھانی بھل گئی!
میں دی حالت پہنچنے والے
ہیں تہاں میرا تیں وی کھل گئی!
عقل دے گل توں جھٹے بول گئے
مہنگی جنس سستی کھل گئی!
ہیں ہکان نہ ہو اُس چہچہ
پہلی اوہ گل، رشو گل، گئی!

خودکشی سلمان محمود اشقہ

ایہہ رُختے سنان جاہی رُختے
خجواں دے کہہراں اُستے
رُخت دے والی اک رکھن گئے
دکھتے شہ، لٹیاں دے جُتے
ہناں سٹک مومے رُختے
شیریاں داکھ دھارن گئے
یہ رُختے — صفان 'ظاہاں'
گل بھل وچھیاں وٹاں
میرے گوجاں دے پاں مٹاں
گھن چول، چین ترماں
دریاوں دیاں لمبیاں پٹاں
سہیاں لیر، زمریاں لٹاں
یہ رُختے — ساریں لہاں
کوہڑاں، پھکیاں بھر دوپہراں
سُست گواہس وگندیاں تہاں
روندے تازو، مودیاں تہاں
نمڑاں دے ٹھہر وندیاں تہاں
اسکاں توں ٹھیکیاں تہاں
جسے کہہ لہر دے دتا ہے
نمے کہہ کہہ کھوہ دتا ہے
ایہہ رُختے — عاناں دیاں حاناں
پیتے ڈاہ کے شش پٹاناں
لٹھ کے ریل دیاں تیز زباناں
لانسیاں اوہ طغائی تہاں
کوہ سٹیاں اٹھیاں حاناں
کھنکے کے گل پال تہاں
ایہہ رُختے — میرا ویری کون ہے؟
درد و شاد و ہمدردی کون ہے؟
راہ تے تہاں، ساخی کون ہے؟
سٹک دلاں دے ہستی کون ہے؟
ڈان سمہاد، ہاتی کون ہے؟
کیہ عاناں میرا تہاں کون ہے؟
یہ رُختے — کاک داکھ جتے
جہے خمری دا، دیوا جتے
نہیں بھیل و رہی وگتے
رُخت کھل لٹھاں نور جتے
چیت وی جا پے، ہار دی جتے
سُرسُگیت دی موت دے جتے
تارے تاراں دے پھیرے
بہیس تے بھیتیں موت سہیرے

غزل

بیر انور بجزری

تھاں وچوں نیلے تھرو آکے ڈل ڈال ہاؤں
 لئے وانگوں شوہ دریاویں رہیاں میں نہیں ہاؤں
 لور آکے تھانا ویو دہلہ پل دسے اتے
 موہاں دسے وچ غم دسے قطرے آپے کھل کھل ہاؤں
 مہر دنجہ پنوں وانگوں سن سستی دسے تھنے
 سستی وانگوں نکل وچ آکے رستے نہیں نہیں ہاؤں
 لکھی بے انسان اسے دسیا تے لہر تہاں سوچوں
 پچھوں دی ترکاری تے پارو بندھے نکل نکل ہاؤں
 رب سائیں نے تیری جیہی لکھنا رس اسے پایا
 نکلیں دے وچ غوستو وانگوں نکلاں نکل نکل ہاؤں
 جس ویلے خیراں دسے قہقہے چڑ پوندے نہیں مانی
 کاوڑ وچ سنداری وانگوں دسے پھل پھل ہاؤں
 جنت بہاراں ہی کے آندے نہرتے مد لید دتاں
 انور جی خوشیاں دسے بوسہ آپے کھل کھل ہاؤں

پیننگھ مذکر ام

لہا جھوٹا میں دی سدا
 دسا دھیا پیننگھ جانی
 آپے تھان تے پزل بھیا
 لیاں ٹہنیاں والا
 اس دھرتی توں ٹہیاں جو کے میں ٹھہرے
 پڑے آکاشیں مجھ پر پوندے
 لکھنوں غول د ہارن
 ایس جگت وچ جھوٹے دسے نئی
 مامے پیننگھ پاؤمے
 مہوں ہارا زور دسے کارن مہوں دھندا ہاؤں
 پیننگھ تے نہیں بھ دسے دسے
 دھرتی دسے وچ تھکے
 جس دی بدی چھائی دسے وچ
 لیجے تھان ویری بے نام ہاؤں
 راکھ جو کے سنگ مٹی دی گئے
 دی دی کرت لہاں آساں بے لے آئی
 جھوٹے دسے مال پوں دی نور تے ریم جم جیہی لائی
 دسے دھانچا پرکھا وچ بچے کے
 شہی دسے مال گھٹ لکڑی ہاؤں
 ایہ نہیں جس لہدی ہاؤں مت جائے یہ لکھی
 پچھے کے دسے عالم کسہاں وانگوں
 دھرتی دسے چھوڑے بیٹے دسے وچ
 دوکان بھرم ہو جانا

در بعضی تہ دوویں : اے دوست - چاہیہ سبجال ہاتھ ساتھ مل بیٹھ گئے تے ہین گئے لوکاں جیڑاں ہوں تیریں
جی لہو تھر جیہ مٹاویں - حقہ یوکی دھل دھوسہ میں - ہر مہدی ہر جلی تے میں مُتکے دی لائی -

[illegible][illegible]

اوسل دیکھتے یا نہیں اسے پتی مرد لہجہ ہوتا نہیں چھٹکے تھے عورت اپنی منہ آہر سے مرد ملنے عورت شادی سے
 پہلے ہی سے وہ ایک دفعہ سے قریب آجھا سے میں دیکھا سے دی شان و شوکت۔ اپناں سے ترصہ ملنے وجہ
 وہ بھی سے ہوتا ہے کوڑھی سے سے لگے دی تو یہ دیکھتی جاوے سے نہ اسی گوانڈھ من فوں گریزی
 معلوم ہیں دی گی وہ پرتل سے ہے پتی لی کے کردار کی عرس غاوتہ سے مرد مال سے نہ جاوے یا ہیں غلام دی
 پتی بھی نہیں بچہ یا ہا سے انہوں دیا دی صبیحہ تریں عورت من یا ہا سے تھے مردوں چاہے اب تصور
 ہا سے ہی کہ دی یہ وہ پتی معصوم پشان کے لکھی گئی سے۔ دوسریا نہیں ہوسکتا یہ مرد ہونے مرداک
 ہا سے Complaisant مال یہ کے کہ ہوے۔ تے عورت بکے پچی میر کے رخت کاراں نے مزاحیاں
 سے ہونے سے میں سمجھتا ہوں ہی ہوں ویسے ہیں ملان جاتے سے کہ پتی ایک ماں اور ایک دوسرے

[illegible]

پہچان دی ہاں وہ جانی سے پہلے دیا۔ خداوند پر ہے توں جب بروہہ گرد و پا بہ بیدار تھے نہ سہ
 "اٹھنے اتر" شب دیرا چاہے یا میں دبا جاوے گا۔ یہ ہے پند و حق جو ہاں میں دسیاں تھے جو "دروہہ
 پندرموہ" و "موس" کے ہیں گی "یہ ہے پر" تھے یہ "وہ ہیں" کا جھپٹا لے۔ میں اس دسیاں میں ہوں
 مرہاں سے یہ "یہ ہی کے سپینا پند" ہوشاں سے یہ ترک در دروہہ و "موس" ہوں جو سے مرہاں سے یہ
 "پہرہوی" میں ہی "جاوے" ہوں ہوسے میں لکھو رہی ہے

[illegible]

مکتبہ سید سیدھاں میں لکھی گئی تھیں۔ اس کے بعد وہ بھی لکھی گئی۔

"میں نے جو کچھ لکھا ہے۔ اس کے بارے میں بہت کچھ لکھا ہے۔ اس کے بارے میں بہت کچھ لکھا ہے۔"

"میں نے جو کچھ لکھا ہے۔ اس کے بارے میں بہت کچھ لکھا ہے۔ اس کے بارے میں بہت کچھ لکھا ہے۔"

میں نے جو کچھ لکھا ہے۔ اس کے بارے میں بہت کچھ لکھا ہے۔ اس کے بارے میں بہت کچھ لکھا ہے۔

میں نے جو کچھ لکھا ہے۔ اس کے بارے میں بہت کچھ لکھا ہے۔ اس کے بارے میں بہت کچھ لکھا ہے۔

اس کی تحریر میں قلم رماج سے جو کچھ لکھا ہے۔ اس کے بارے میں بہت کچھ لکھا ہے۔

نور منار سے

پنجابی زبان سے تین سال پہلے نور منار سے لکھی گئی تھی۔ اس کے بارے میں بہت کچھ لکھا ہے۔

پنجابی ادب سے سنتے نکلے لاہور

پتھر پتھر

نور منار سے

پتھر پتھر

پتھر پتھر

اس کے بارے میں بہت کچھ لکھا ہے۔ اس کے بارے میں بہت کچھ لکھا ہے۔

پتھر پتھر

پتھر پتھر

پتھر پتھر

پتھر پتھر

پتھر پتھر

پتھر پتھر

پتھر پتھر

پتھر پتھر

پتھر پتھر

پتھر پتھر

پتھر پتھر

پتھر پتھر

پتھر پتھر

پتھر پتھر

پتھر پتھر

پتھر پتھر

لی پر ہوا د

یہ دیکھنا ہے کہ کون سی بات ہے۔

کسی سے کہیں کہ وہ دیکھ لے جو یہی ہے۔ میں وہی کہتا ہوں کہ یہی ہے۔

یہ یہ ہے

جو یہی کہی نہیں ہو چکا۔ یہی کہی آئی۔ کہنے لگے کہ میں یہی کہتا ہوں کہ یہی ہے۔
یہی کہتا ہے کہ میں یہی کہتا ہوں کہ یہی ہے۔ یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔
یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔ یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔ یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔
یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔ یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔ یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔

یہ سن ہے۔ کہنے لگا۔ یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔ یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔
یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔ یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔ یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔

یہ سن ہے کہ یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔ یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔
یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔ یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔ یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔

یہ سن ہے کہ یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔ یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔
یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔ یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔ یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔

یہ سن ہے کہ یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔ یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔

ناولٹ دیوانے دریا

مگروں

افضل احسن

دیاں نظروں و امجھوٹ

شیشہ اک لشکارے دو

پتہ بے دہ۔ سنہ نگہ۔ لاہور

۲۲ روپے

گیانی عباد اللہ

نادر لاہوری

نادر لاہوری پروردگار کی حمد و ثناء چاہتا ہوں کہ یہی کہتا ہوں کہ یہی ہے۔
یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔ یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔ یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔
یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔ یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔ یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔
یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔ یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔ یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔
یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔ یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔ یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔

یہ سن ہے کہ یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔ یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔
یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔ یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔ یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔
یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔ یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔ یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔
یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔ یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔ یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔
یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔ یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔ یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔

یہ سن ہے کہ یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔ یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔
یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔ یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔ یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔
یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔ یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔ یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔
یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔ یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔ یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔
یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔ یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔ یہی کہتا ہے کہ یہی ہے۔

مہاراجہ صاحب لاء جامعہ دارالعلوم کے دو حصے لکھے گئے ہیں جن سے پھر تقریباً ۱۰۰۰۰ روپیہ کا امرہ ملے گا۔

[illegible]

کائنات ہمیں نہیں بلکہ ہمیں کائنات کے لیے ہے۔

[illegible][illegible]

اولیٰ : حضرت عیسیٰ علیہ السلام رسول

شیخایک با سنی گریبان در آغوش پیوسته قیام

بک و - - - - - نڈوں ٹٹکے ہیں ہے - یہ شکوک تھے صبح کے بعد اس میں کو شیخ نے
 دیکھا - - - - - اور ان کے ہاں وہاں سے بھٹک چکا تھا - اور اس سے وہ شکوک توں دھمکے

جو کہے کہانی جو کہی دوسرے میں اس طرح اور پھرانی پھرانی دنی پہنچ سہی کہوں جو بدھ دے پڑھتے راق
 میں مشورہ ہوں ان عرقا کیو ہے۔

اصلی لکڑی سے پیدا ہونے والے پتے رسول

شیخنا حضرت داس کو کہاں اور کب پہنچے قبول

لیٹی ہوئی دس سال "اس" سبب "تلاش" سے کوئی سہارا نہ ملتا تھا۔ اس کے بعد اس نے اپنے اساتذہ سے کہا کہ وہ اس کے لئے ایک نیا راستہ تلاش کریں۔ اس نے کہا کہ وہ اس کے لئے ایک نیا راستہ تلاش کریں۔ اس نے کہا کہ وہ اس کے لئے ایک نیا راستہ تلاش کریں۔

محمد آصف خاں
دی
تحقیقی، تنقیدی تے تاریخی کتاب
سادا ادبی ورثہ

سب سے تولے وڈی تختہ تولے پورا کر دیو گے

۵۰ روپے

پنجابی ادب سنت نگر۔ لاہور

کافیاں شاہ حسین نور کا شیری

امار رسی میں ہوئی دیوالی دیکھ جہاں کا شور
ایک بوڑولی ایک لٹوٹی ایک چٹا اک گور
پر پرہیز جاتے دیکھے جن کے دھن کا زور
ایک بادشاہ ایک ہے مفلس اک سادھواک چہر
لکے تین فقیر اسد کا ہم سے ہے بی دھور

(۲)

اس دنیا میں لوٹ کے پھر آئے
سدا نہ پھولے تو یہ اور سدا نہ یاد آئے
یہ بھون سے ڈھلتی چیں وں کاسٹ بھوٹ کٹے
کب تک دنیا کی رنگ ریاں دنیا یک مرنے
لکے حسین فقیر اللہ کا جگن پناہ آئے

کتاب	نکھاری	ج	مکتب	نکھاری	ج
۱۔ منی محاورے	۲۔ آکا ارب	۲۰	۱۔ منی محاورے	۲۔ آکا ارب	۲۰
۳۔ دیوانہ	۴۔ صوفی سنہ	۲	۳۔ دیوانہ	۴۔ صوفی سنہ	۲
۵۔ دیوانہ	۶۔ دیوانہ	۲۰	۵۔ دیوانہ	۶۔ دیوانہ	۲۰
۷۔ دیوانہ	۸۔ دیوانہ	۲۰	۷۔ دیوانہ	۸۔ دیوانہ	۲۰
۹۔ دیوانہ	۱۰۔ دیوانہ	۲۰	۹۔ دیوانہ	۱۰۔ دیوانہ	۲۰
۱۱۔ دیوانہ	۱۲۔ دیوانہ	۲۰	۱۱۔ دیوانہ	۱۲۔ دیوانہ	۲۰
۱۳۔ دیوانہ	۱۴۔ دیوانہ	۲۰	۱۳۔ دیوانہ	۱۴۔ دیوانہ	۲۰
۱۵۔ دیوانہ	۱۶۔ دیوانہ	۲۰	۱۵۔ دیوانہ	۱۶۔ دیوانہ	۲۰
۱۷۔ دیوانہ	۱۸۔ دیوانہ	۲۰	۱۷۔ دیوانہ	۱۸۔ دیوانہ	۲۰
۱۹۔ دیوانہ	۲۰۔ دیوانہ	۲۰	۱۹۔ دیوانہ	۲۰۔ دیوانہ	۲۰
۲۱۔ دیوانہ	۲۲۔ دیوانہ	۲۰	۲۱۔ دیوانہ	۲۲۔ دیوانہ	۲۰
۲۳۔ دیوانہ	۲۴۔ دیوانہ	۲۰	۲۳۔ دیوانہ	۲۴۔ دیوانہ	۲۰
۲۵۔ دیوانہ	۲۶۔ دیوانہ	۲۰	۲۵۔ دیوانہ	۲۶۔ دیوانہ	۲۰
۲۷۔ دیوانہ	۲۸۔ دیوانہ	۲۰	۲۷۔ دیوانہ	۲۸۔ دیوانہ	۲۰
۲۹۔ دیوانہ	۳۰۔ دیوانہ	۲۰	۲۹۔ دیوانہ	۳۰۔ دیوانہ	۲۰
۳۱۔ دیوانہ	۳۲۔ دیوانہ	۲۰	۳۱۔ دیوانہ	۳۲۔ دیوانہ	۲۰
۳۳۔ دیوانہ	۳۴۔ دیوانہ	۲۰	۳۳۔ دیوانہ	۳۴۔ دیوانہ	۲۰
۳۵۔ دیوانہ	۳۶۔ دیوانہ	۲۰	۳۵۔ دیوانہ	۳۶۔ دیوانہ	۲۰
۳۷۔ دیوانہ	۳۸۔ دیوانہ	۲۰	۳۷۔ دیوانہ	۳۸۔ دیوانہ	۲۰
۳۹۔ دیوانہ	۴۰۔ دیوانہ	۲۰	۳۹۔ دیوانہ	۴۰۔ دیوانہ	۲۰
۴۱۔ دیوانہ	۴۲۔ دیوانہ	۲۰	۴۱۔ دیوانہ	۴۲۔ دیوانہ	۲۰
۴۳۔ دیوانہ	۴۴۔ دیوانہ	۲۰	۴۳۔ دیوانہ	۴۴۔ دیوانہ	۲۰
۴۵۔ دیوانہ	۴۶۔ دیوانہ	۲۰	۴۵۔ دیوانہ	۴۶۔ دیوانہ	۲۰
۴۷۔ دیوانہ	۴۸۔ دیوانہ	۲۰	۴۷۔ دیوانہ	۴۸۔ دیوانہ	۲۰
۴۹۔ دیوانہ	۵۰۔ دیوانہ	۲۰	۴۹۔ دیوانہ	۵۰۔ دیوانہ	۲۰
۵۱۔ دیوانہ	۵۲۔ دیوانہ	۲۰	۵۱۔ دیوانہ	۵۲۔ دیوانہ	۲۰
۵۳۔ دیوانہ	۵۴۔ دیوانہ	۲۰	۵۳۔ دیوانہ	۵۴۔ دیوانہ	۲۰
۵۵۔ دیوانہ	۵۶۔ دیوانہ	۲۰	۵۵۔ دیوانہ	۵۶۔ دیوانہ	۲۰
۵۷۔ دیوانہ	۵۸۔ دیوانہ	۲۰	۵۷۔ دیوانہ	۵۸۔ دیوانہ	۲۰
۵۹۔ دیوانہ	۶۰۔ دیوانہ	۲۰	۵۹۔ دیوانہ	۶۰۔ دیوانہ	۲۰
۶۱۔ دیوانہ	۶۲۔ دیوانہ	۲۰	۶۱۔ دیوانہ	۶۲۔ دیوانہ	۲۰
۶۳۔ دیوانہ	۶۴۔ دیوانہ	۲۰	۶۳۔ دیوانہ	۶۴۔ دیوانہ	۲۰
۶۵۔ دیوانہ	۶۶۔ دیوانہ	۲۰	۶۵۔ دیوانہ	۶۶۔ دیوانہ	۲۰
۶۷۔ دیوانہ	۶۸۔ دیوانہ	۲۰	۶۷۔ دیوانہ	۶۸۔ دیوانہ	۲۰
۶۹۔ دیوانہ	۷۰۔ دیوانہ	۲۰	۶۹۔ دیوانہ	۷۰۔ دیوانہ	۲۰
۷۱۔ دیوانہ	۷۲۔ دیوانہ	۲۰	۷۱۔ دیوانہ	۷۲۔ دیوانہ	۲۰
۷۳۔ دیوانہ	۷۴۔ دیوانہ	۲۰	۷۳۔ دیوانہ	۷۴۔ دیوانہ	۲۰
۷۵۔ دیوانہ	۷۶۔ دیوانہ	۲۰	۷۵۔ دیوانہ	۷۶۔ دیوانہ	۲۰
۷۷۔ دیوانہ	۷۸۔ دیوانہ	۲۰	۷۷۔ دیوانہ	۷۸۔ دیوانہ	۲۰
۷۹۔ دیوانہ	۸۰۔ دیوانہ	۲۰	۷۹۔ دیوانہ	۸۰۔ دیوانہ	۲۰
۸۱۔ دیوانہ	۸۲۔ دیوانہ	۲۰	۸۱۔ دیوانہ	۸۲۔ دیوانہ	۲۰
۸۳۔ دیوانہ	۸۴۔ دیوانہ	۲۰	۸۳۔ دیوانہ	۸۴۔ دیوانہ	۲۰
۸۵۔ دیوانہ	۸۶۔ دیوانہ	۲۰	۸۵۔ دیوانہ	۸۶۔ دیوانہ	۲۰
۸۷۔ دیوانہ	۸۸۔ دیوانہ	۲۰	۸۷۔ دیوانہ	۸۸۔ دیوانہ	۲۰
۸۹۔ دیوانہ	۹۰۔ دیوانہ	۲۰	۸۹۔ دیوانہ	۹۰۔ دیوانہ	۲۰
۹۱۔ دیوانہ	۹۲۔ دیوانہ	۲۰	۹۱۔ دیوانہ	۹۲۔ دیوانہ	۲۰
۹۳۔ دیوانہ	۹۴۔ دیوانہ	۲۰	۹۳۔ دیوانہ	۹۴۔ دیوانہ	۲۰
۹۵۔ دیوانہ	۹۶۔ دیوانہ	۲۰	۹۵۔ دیوانہ	۹۶۔ دیوانہ	۲۰
۹۷۔ دیوانہ	۹۸۔ دیوانہ	۲۰	۹۷۔ دیوانہ	۹۸۔ دیوانہ	۲۰
۹۹۔ دیوانہ	۱۰۰۔ دیوانہ	۲۰	۹۹۔ دیوانہ	۱۰۰۔ دیوانہ	۲۰

مکتبہ: پنجابی ادب سنت نگر - لاہور

فروری ۱۹۶۷ء کے پرچے توں

کچھ نوپاں گلاں — کچھ نوپاں سوچاں نے توں و دے

- ۱۔ ویسے دی لور : محرم یار هوری لکھن دے۔
- ۲۔ تسی پچھدے : گھمے لکھاری دہادے سولان دے جواب دیں دے
فروری ۱۹۶۷ء کے پرچے دی لکھاری: سوہ۔
- ۳۔ ڈاکی : عبدالحمید امر هوری جواب دیں گے۔
- ۴۔ مونہ آئی گل : لوکانی کیہا کہہ دے۔
- ۵۔ دھرتی دی آوار : لوکی گیت نے لوکی گیتاں دے بارے مضمون۔
- ۶۔ پڑچوب : کتاباں نے تبصرے۔

بس سو۔ وکھ

مضمون، کہانیاں، نغمات، غزلان وغیرہ

آگے سے نکلا

درجیم بخش :- کریمے دی ماں - ورنہ تھے ایسے میں کیا -
توں کے اوسوں میں ویسا -
نمبر دان - تو مانتے اور مانوں - یہے ان پاسے
چلے گئے

کریمے دی ماں :- میں نہیں دیکھی -

نمبر دان :- جب گل ہوئی اسے تو کمر -
ستوا - جتنے ایسے کوٹھڑی وچ نہ ہونے -
درجیم بخش :- ماسیوں وں گل لکھتے سے ناں - ایس
کوٹھڑی لکھ لکھوں جو سکھا اسے - جیسا جیسی
تو کہ بہروں جیسا لگا جو اسے -
جسکو - مینوں انیسوں شک ہیں س -

نمبر دان :- پھا پھا کے پیٹے توں جیسے گل چڑیا
کیا تے غور چھانسی ہب چاہے کا یہاں دی
دی جو سکھا اسے پتی دن دھانکے بندہ مار
دیوے - رات جو گئی اسے - کریمے سے مٹی
و بدوہست تے ہن سوہست اسی کواں کے -
کریمے دی ماں میں جا سے اپنی تاجہ رو رہا ہوا -
نمبر دان :- اور موت تیرے توں بہوے کی -

کریمے دی ماں :- جوں توں پہلاں کریمے دی مٹی دیکھے
اچوں چٹک کے اندر سک دیے -

درجیم بخش :- پھر دیکھی میں اندر - رہ دینے "نئی پاب سے
اندر سے جانکے میں -

نمبر دان :- مٹی جا کے مولوی توں دی گھٹکے آن -
توں شریعت پڑے گا - آدھو جیو دوسری درجیم بخش
پچھتی رو - جیسے توں در و تلیو ہے سوہست
پچھتی توں دی اطلاع دیکھ سکے -

درجیم بخش :- دیکھا کریمے دی ماں میں تے جانکے توں
تے کریم دی ماں توں تے اسی گھٹکے آن اسو
جانکے میں جا
اجیٹ کھروں جیسا تے گھٹکے دی توں
آدھو میں اسے

کریمے دی ماں :- دیکھا اسے ایہ - تے تے میں
درجیم بخش :- جیسا تے

درجیم بخش :- مینوں - مینوں پتہ میں سی رہے ہوا
مینوں صاف روکے میں - کریمے دی ماں
نہیں پتا ہٹا ہٹا ہٹا ہٹا - توں جیسا تے
گئی - توں جیسا تے گئی - توں جیسا تے
سب کچھ معلوم اسے - جیسا تے
دیوے سے گا -

(نمبر دان اسے)

کریمے دی ماں :- اسوں مولوی دوم حالات
جہ دیوے گا جہ دیوے گا -

درجیم بخش :- جیسا تے - جیسا تے
مولوی دی توں تے آدھو میں تے -

نمبر دان :- تے تے تے تے تے تے تے تے
تے تے تے تے تے تے تے تے تے
درجیم بخش :-

نمبر دان :- جیسا تے

تیس چھپا ہے؟

نمبر دان :- جیسا تے
جیسا تے جیسا تے -

اک شہر

اسرا پتہ

یہی فصل تابیوں بیج - کس نے پھر گودا میں پائی
توں دی بوری توں جھاڑا - رات دی مٹی گڈن گڈن
پندرہ ماں اک کھٹا دھتیا - کھٹے کھٹے توں گونہ مارا
دھرتی ماں جتنے تے بھی - امیر دی ٹھری توں چٹے
ہسپتال دے بوجے اسے حق - کج ایمان تے خداں
کھٹے لفظ بیمار پئے نہیں - پیڑ جی اک کھٹ گئی اسے
خیرے کوئی جے کا نندہ - خیرے کوئی نندہ کھٹ جاسے گا
پہر ہل تان انج ماہدا - آدھو ایمان دی پک گئی اسے
اس شہر سے حق اک متاویں تھاں - تہ جتنے دیں متاویں
میں دی کوئی نہ جے غور دی - اسوں دن چند اوہناں دی ٹھری
پہلی رات ہڈ چپے والی کتاں دے وچ آکے کہہ گئی
کہ ایس شہر دے وچ اوہناں دی لہی جوانی چوڑی ہو گئی
کل رات قبر وا پالا - آج سڑکے سیوا سستی توں
شراب دے آتوں لاش ملی ہے - نالوں تھوڑ کچ پتہ نہ لگے
مٹیوں دے وچ اک پتی جیوی - کوئی نہ لیں لاش توں مدیا
میں کوئی مویا ہے اک شکست - جان کوئی شاید فلسفہ مویا

کے مرد دی بھل دے وج، بکے ٹھکی تے چیک مار کے
پنٹھے توں اک پتہ لایا
تھانے دے وج ہاسا جھیا، قہوہ گھر دے وج ہی... ہی... ہوتی
مڑکاں تے کھ بکھر چ دے، اک اک پیسے جبر دیکھے
رہنما پتہ لیر نو پدے۔

کل گھر دے رکھن بیٹیاں، نوکری اک دوجے نوں ملے
بڑی زور دی ہمدے، گاؤں دے
اک دوجے توں اپنی اپنی موت دی خبر چھپانا چاہوئے
چٹا جھپا قہر دا پتہ۔

بھنوں دے وج بھلی پھر دے، اتے لاش دی ماگی کروے
کڑھڑ کڑھڑ کرن مشیتاں، مشہر جیویں اک جھپا پتہ
اک اک بندہ ایس مشہر دا، اک اک تے اکہ والوں
برہنہ اک کیا زینہ، اکہ میل میل کے دیکھے
اکراں دے وج اکہ اکہ، اکہ اکہ فترہ بندہ

دلی ایس مشہر دا ناؤں، اکوئی ناؤں دی ہو سکدا اے
(ناؤں دے وج کیر پیا اے)

روز بھوکھ دا سپنا لائیں، ورنہ دی ملی چادر
ارسی پنے کپڑے تالے، اوی اپنے بیٹہ دیکھا دے
بناچے کچر سوچے، جاگے، پھر نیند دی کول تھ دے

غزل

نذیر جودھری

وصف نصیبان دلی مارے ہڈ پٹیاں لشکاراں
میں پرچیا توں تھنے وہیہناں تھنے نیکہ ہزاراں
جنت ہنہ کے آٹھ گلیاں نیں آس دے پوٹے ستنے
ٹر ٹر لے پندہ غناں دے لکھیاں گٹیاں تاراں
ہو اک ہڈا وی ٹھہر دے سائے دروہے دا
اک وج ما کے نال ہوا دے میں پتہ وقت گزاراں
بوکی شرم دے پاروں نشت پیرلی زرو بچدوں دی
چاہتہ پیرے لاسے پھر دیاں کاسے ویس بہاراں
سنے دے دور دے مخلص بندے دروہہ اندے رہے نہیں
یہ، دھرتی چھپا، مینوں کول دیاں غم خواراں
نظراں وج چھپا کے رکھے پیر دی اک دے منبو
سینے وج دیا کے رکھیاں میں آساں دیاں ڈاواں
دل نذیر ایانیاں والوں اسے دی ہندہ کردا
بھانویں مروج مشابہتیاں نیں کئی پندہ دیاں تاراں

امن دا پرچھاٹواں

حسن اعلانی

اک پاسے اوکھ آکھے

دوب کے رست ویاں
گول مشوں لمب دے آتے پن رجب ٹھواں
وینت نام یا نامو دے ہی وچوں ونجہ لیاواں
یہ این او دے کرنا لے وچ وکیل لیاواں
وا لک جادے تاں ایہ مہاں د مینہ برسواں
نکروں ناٹا پرست لے بہر کے سٹک و جاواں
این مہم ہی مے وڈی امن پچھی لادوں
کہہریاں تائیں جو نڈا کسے دوسرے دے وچ پادوں

گوس کہے

ہیں ایس لہاری دنیا لوں چتہ ہاوں
چتاں تہاں مٹے جاکے امن مے پندرو ہاواں
اُنٹے باکے وچ سوواں پندروں ایہ ٹوٹا
چتاں تہاں دھالے گئے کلا مہیلا گونا

چہرے آکھے

سب قہر پٹاں دی پڑ پڑا جوں دھول
امن دا نوڈ لڈیا چینی جیونیاں ال نہ چھوڑاں
مہم کچھ کچھ پڑ پڑا تہاں کسے سبھاواں
اک دن سانورے پچھے تاہن دا ایہ پچھوڑاں
اعدائے نے چول مے ڈٹے قہریاں دے دوتے
اوتے گویا دہ پکڑیے سب ایس دے چرسے

اُدھار گیت

بشوکر

سٹوں پر مہی
اک اُدھار گیت اُدھار گیت
ساڈی تھدی چاکھی اک، انگارا اور دی
ہی گی ٹرسے ساڈا جد پٹھا پٹھاں
ساڈی جوچ گیت لئی دودھ اُدھار گیت دی
ساڈی پد پد گیت
اک اُدھار گیت اُدھار گیت
گیت دیلے میرے جوچ لڈا سولا گونا ہاں
ہن چڑھ دے دی لای دا چوں ہر مہر لڈا
رہ دھوئے قتل وچ جیوں پہلا سہمہ و تہاں
سنگھ جولی ساڈے دی قتل نہیں
اک اُدھار گیت اُدھار گیت
ہاں ساڈی دی لای دالے
ہر سرور وچ عور دی

پر مہی

دیہوں جی سیت تاں پیتے سیت جانا نہ پیتے
اُدھار گیت اُدھار گیت
مہر پتے دے پال پر مہی میرے - کلاں پیتے
ساڈے دی پٹھاں دے پٹھاں
ان پیتے ہی روڑھ دیلے
جاں جو گیت لڈا لڈا
اوہ دی پر مہی گیت دیلے

پر مہی

روپ د لڈے سلائے جیڑا لڈا توں گونا
اوس لڈا دی صفت د لڈے جیڑا لڈا توں
دودھ دیکھا پیت د لڈے - لڈا د لڈا د لڈا
جے ساڈا چل مہم د لڈا
تاں گولی توں توڑ دیلے
جاں ساڈی ساڈے لڈا لڈا
گیت اُدھار گیت

غزل
عبد الحمید آفر

ٹھنڈے سپہ گنگے بھوکے سمجھاں پتھر ہوئیں میراں اکھیاں
 موت پسینے سبک نہ سکے تھکے تھکے مجھ کے کچھیاں
 تیرے دل نگارے سے لگی میں قہر دیو رو سے پاروں
 بکھرے راہیں لکھ کے آیا دساں تیرے یہ زہراں چھیاں
 ہمیں کتنے سنا سنا آں نہ ایہہ تجھیاں جاؤں معینوں
 تیری دست بچو دیاں پیٹنے دے فوق ساجد کے رکھیاں
 طوفاناں توں راجاں ماراں دل پر چاؤں سے شہادت
 اٹھ بھریں توں نہیں ڈر دے چہیناں شو دیاں لقاں چھیاں
 ہر دم پر حسن دے رہی ہر رما کے ٹہر پند سے نہیں
 جھگڑاں اتنے پھیریاں کووں جاؤں مول نہ رہا توں ڈکیاں
 خونی ٹہیاں اتنے چڑھیاں خور سے لہ توں نچی زیاں حسن
 اکو مجھو حسن تیرے واساں کہو بھیں دیاں چھیاں
 یار احمد اوہ یار وہی کہی اسے کول و تے تے عورتوں سے
 میرے دل دیاں بچے جا میں اپنے دل دیاں کھے دھنیاں

غزل

منظور غنیر آبادی

دل دھک مٹکی پیٹے وہی اُمی ساون دھنوں و سیاں اکھیاں
 لہ کر تینعل دناں تیرے ہورج کہی کہی نڈال چھیاں
 ہور لائی من موٹی موست ایہتاں وچ سمانہ چوسے
 ایس لگی میں تیرے پھول پنیاں اکھیاں بند ای رکھیاں
 ہل گشت توں بھماں اُتے ہاساںک وی نہیں سی آوا
 خورے پٹری لکوں اچ تے بس بس لٹیں پیاں دکھیاں
 ایہہ ہنی ہی قطبت اسے ایہنوں کوئی جھٹا نہیں سکدا
 لے لے کنڈے توں نہ چٹا یا کے لے شوہ دیں لہتاں چھیاں
 بدل آئے دتے ہڑ گئے یہہ گل مینوں سمجھ نہ آئی
 یوں لیجھنیاں سے دھکی لگی کیوں لہجے تیک نہیں رکھیاں
 ڈڈھی وکی اندامش سی ایہہ منظور سیاتی میری
 ہر ہی صب توں صدمے جاوے جیت میریاں عزتاں دکھیاں

اور تہجد پڑھا کر نکلتے ، اسے پودھ شیو کے چپ ٹریس اگوس — ٹیڑھے سرواں ایسا سے ٹوٹے دار ۳ چھپ چھپ
دیکھ کر وحی ہوا : اے مومن !

یہاں چاہنا کاملاً ناممکن ہے کہ وہی برائی کارروائیاں اسے ہوس میں لپکھ کر ڈال دینا۔ یہ وہی اور مجبور ہو کر یہ

دعا کرتا ہوں کہ

تو میں نے کھپکھپ کے پیشہ مرعوب ہو گیا اور، جبکہ تازہ اپنا ہاں ساتھ لڑو کے ساتھ ہر لمحہ کی طرح
مڑھتا رہا۔ آگے میں پہاڑوں میں رہا، چاروں طرف سے اور ٹھیک اس کے میں کچل کھلا ہوا تھا۔ جسے یہ چودھویں کے دن
اور دوسرے دنوں کا کہنا ہے۔ مجھ کو بڑے اوس میں میں دھجی کے گھر میں دیکھ رہا تھا۔

۱۹۱۰ء میں یہاں سے تھیں۔ ان کے پاس ایک بڑی سیڑھی تھی۔ ان کے پاس ایک بڑی سیڑھی تھی۔

”میرا بیوی ہمارے ساتھ سو رہی تھی۔ میں پہلی لائن پر تھے مجھے سے کہیں نہیں۔ تبھی وہ — یہ وہی صاحبہ تھی۔“

۱۰۔ یہ گل اسے پہنچا دو جسے وہ کسی کو دے گا۔ یہاں سے چل کر آؤ گے اس کے پاس۔

دوایر شمس
تسمیه

ہر آدمی کو جو اس طرح کی بات کہے اسے سزا دی جائے گی۔

نغمہ دار و بیس افسردہ کی طبیعت اور غمناک سی کہ اور کچھ کہہ رہی تھی اور وہ جتنے بے شریعتان رہ رہے۔

میں نے اس کے لئے ایک خاص مکان رکھ دیا ہے جہاں وہ اپنی ساری دولتیں جمع کرے گا۔

مکہ مکرمہ کی طرف سے بھی ایک وفد بھیجا گیا تھا۔ اس وفد کے سربراہان میں سے ایک شخص کا نام تھا۔

[illegible]

یہ کہ وہاں جو یہاں میرے قلم کے تحت دار و ندار رہے ہیں۔ شیخ دوہار میسج کو کے پسند آئی ہیں۔
 رہا۔ نہ رہتے تھے جو کے جس کے ہیں۔ ان میں سے کچھ ہیں۔ سو میں جس کے کہوں۔ ہر دو ہندو

میریں جنت ۴ سے پہلے دل لڑا کر کے چلتے ہوئے تھے اور ان کے دل میں وہاں کے لوگوں کی طرح وہاں کے لوگوں کی طرح

پتہ چھپا دے۔ شکارچی اوسوں کو نہیں سمجھتا۔ کراچی کی طرف سے وہاں پہنچاؤ کی کس سے پہلاداد سہی سستہ ہے۔ تھو وہ نہا ہی
ہوئے۔ پتہ نہ ملے۔ اسے اوسوں کو نہیں سمجھتا۔ شکارچی اوسوں کو نہیں سمجھتا۔ کراچی کی طرف سے وہاں پہنچاؤ کی کس سے پہلاداد سہی سستہ ہے۔ تھو وہ نہا ہی

میں کوئی کام نہ کر سکے۔ میرے پیشے کی تعلیمی سطح کی وجہ سے چھوٹے چھوٹے کاموں پر میری ضرورت نہ پڑتی تھی۔ اس لیے میں نے اپنے لیے ایک خاص کام کا انتخاب کیا۔ اس کام میں میں نے اپنے لیے ایک خاص کام کا انتخاب کیا۔ اس کام میں میں نے اپنے لیے ایک خاص کام کا انتخاب کیا۔

[illegible]

نیویں لے اپنے بیٹے کو چار ساتھیوں کے ساتھ روٹی لائے سن گئے وہی رقم مال اومس سے لٹکا رہا وہی دھڑلے

اوس صوفیہ پیر، کہ کہیں یہاں نہیں خود سوچ، میں تان بھونکوں، ایسے قسمت و اقبال اسے۔ پختہ قسمت و اقبال ہوں۔

فصل دوم : در بیان احوال و حال و سیرت و خلق و عیال و اولاد و فرزندان و حلال و حرام و طهارت و نجاست و زینت و بخت و شرف و خوارگی و ذلت و فقر و غنا و کرم و حقارت و جود و کفر و سخاوت و بخل و قناعت و حرص و آز و غیره

اس میں ایسے واسعے :

یہاں تک کہ اس نے اپنے لفظ کوہ کمال شہیا، اوس ن پھر چہرہ آبی میں برہم میں چہاں اوس سے ہم سے
تک ایک قدم سے پہلے پہلے اوس ہی تھاں تک پہنچے دی دیکھتا مجھ میں تھی۔

یہ دو خط جو خود لکھی ہے یعنی ہوں گی تھکے کہ گھبراہٹ دیں۔
 کہتے ایسے تہیں تیسویں کوں کوئی ٹکڑہ سہولتی جانتے تھیں اس لکھن تھپے کوں لکھا جانتے دیوہ دیشہوئے سنے مہوہا جی

[illegible][illegible]

دوسری باتیں کہیں کہیں ہوتی ہیں۔ دوسرے جیسے ہونے لگے تھے انہیں سسٹم میں لے کر آئے تھے اور انہیں اسی کرنا تھا۔

”میں نے سوچا کہ میں نے جو کچھ کہا ہے اس سے تم کو کچھ یاد آئے گا۔“

چونکہ وہ سب سے پہلے ہی کہہ چکے تھے کہ وہ سب سے پہلے ہی کہہ چکے تھے۔

... ..

ڈاک

عبدالحیدر

محمود احمد مختار

سوتے وہ بھی۔ یہی ہے کہ جسے دوسرے کی دل سے دوسرے کیوں پسند ہے؟
ج۔ وہ کہتا ہے کہ یہاں بہتیاں کتنی ہیں ان کے آؤں گے نہیں۔

سوتے وہ بھی۔ وہ کہتا ہے کہ یہاں بہتیاں کتنی ہیں ان کے آؤں گے نہیں۔
ج۔ آپ جو بڑے ہیں پھر یہاں سے نہیں آئیں گے پھر یہاں سے نہیں آئیں گے۔
شیریا شامی ایسٹ آباد

سوتے وہ بھی۔ وہ کہتا ہے کہ یہاں بہتیاں کتنی ہیں ان کے آؤں گے نہیں۔
ج۔ یہ ہیں ہی۔ انہیں کچھ نہیں دیکھیں گے۔ وہ کہتا ہے کہ یہاں سے نیک کم اپنے ہاں مال کا کر۔
سوتے وہ بھی۔ وہ کہتا ہے کہ یہاں بہتیاں کتنی ہیں ان کے آؤں گے نہیں۔
ج۔ وہ اسی ہوتے ہیں ہی اسے۔

خان محمد جگر

سوتے وہ بھی۔ وہ کہتا ہے کہ یہاں بہتیاں کتنی ہیں ان کے آؤں گے نہیں۔
ج۔ یہ ہیں ہی۔ انہیں کچھ نہیں دیکھیں گے۔ وہ کہتا ہے کہ یہاں سے نیک کم اپنے ہاں مال کا کر۔
سوتے وہ بھی۔ وہ کہتا ہے کہ یہاں بہتیاں کتنی ہیں ان کے آؤں گے نہیں۔
ج۔ وہ اسی ہوتے ہیں ہی اسے۔

افضل اختر نورانی

سوتے وہ بھی۔ وہ کہتا ہے کہ یہاں بہتیاں کتنی ہیں ان کے آؤں گے نہیں۔
ج۔ یہ ہیں ہی۔ انہیں کچھ نہیں دیکھیں گے۔ وہ کہتا ہے کہ یہاں سے نیک کم اپنے ہاں مال کا کر۔
سوتے وہ بھی۔ وہ کہتا ہے کہ یہاں بہتیاں کتنی ہیں ان کے آؤں گے نہیں۔
ج۔ وہ اسی ہوتے ہیں ہی اسے۔

ج۔ یہ ہیں ہی۔ انہیں کچھ نہیں دیکھیں گے۔ وہ کہتا ہے کہ یہاں سے نیک کم اپنے ہاں مال کا کر۔
سوتے وہ بھی۔ وہ کہتا ہے کہ یہاں بہتیاں کتنی ہیں ان کے آؤں گے نہیں۔
ج۔ وہ اسی ہوتے ہیں ہی اسے۔

وہی ہے

فروزی ۱۹۶۷ء کے برجیے توں

نویاں گلاں، نویاں سوچاں، نویں وادے

۱۔ وبلے دی نور : محرم از موری لکھن گئے۔

۲۔ نسی بچھیا اے : آکھن لکھاری تہا اے سولان دے جواب دیں گے۔

• مارج ۱۹۶۷ء دا برجہ :

مسٹر این ایم خاں سی اس میں

(پشاور جیل کمانڈر، کوٹلی)

• اپریل ۱۹۶۷ء دا برجہ :

مسٹر ایم بشیر

(پشاور رجسٹرار پبلک ہاؤس)

۳۔ مونہہ آئی گئی : لودھی کتبہ کرمی اے ؟

۴۔ دھرنی دی آواز : لوک گیت نے لوک گناں ہارے، مضمون۔

۵۔ ڈاک : عبدالحقہ اس موری جواب دیں گے۔

۶۔ پڑچول : کتاباں نے بھرے۔

اس توں دکھ

مضمون، کہانیاں، نڈاں، غزلاں۔

۷۔ قرآن کریم دی تفسیر : عبدالحقہ مدنی ہر سہیے لکھیا کول گئے۔



